الجامعة الانتيرفيه كآديني وللمي ترجات

مبارک بور ماهنامه کاکاکا اکاکاکا

حضور حافظ ملت عليبه الرحمه

آئ اسلامی دنیا ہیں جافظ ملت علیہ الرحمة والرضوان کا اسم گرامی کی تعارف کا مختاج نہیں ، آپ کی پوری حیات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاصل بریلوی قدس سرہ کے مشن "عشق رسول" کی ترویج و اشاعت سے عبارت ہے۔ سادگی ، اخلاص ، قناعت ، تقوی اور قربانی کے پیکر جمیل حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی مبارک پور آمد نے صرف علمی انقلاب ہی نہیں پیدا کیا بلکہ یہاں کے معاشی حالات بہتر بنانے میں کلیدی کروار اواکیا، افھوں نے اپنی مساعی جمیلہ سے شعور و فکر کے ایسے ایسے وروا کیے کہ نج کالمابان علم و وانش کی عقلیں آج تک جر توں کے سمندر میں غوطہ زن ہیں۔ الجامعة الا شرفیہ کی تعمیر کے لیے آپ نے جس مشقت سے کام کیاوہ اپنی مثال آپ ہے ، یقینا الجامعة الا شرفیہ کی بنیادوں میں آپ کے خون کا گارا شامل ہے۔ الجامعة الا شرفیہ کی تعمیر کے لیے آپ نے امام کیا وہ اور اور کا ایسے بھی فراموش نہیں کیاجا شامل ہے۔ الجامعة الا شرفیہ کی جایت سیار انہوں کا ایک جوم تھا آپ کی جمایت سیار انہوں کا ایک جوم تھا آپ کی جمایت میں انہوں کے دوران کے دوران کے دوران کی دوران کے دوران کی دوران کی دوران کی دوران کے دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کے دوران کے دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کے دھول کے بہنچار سے ہیں۔



مبارك ين مقباحي



NTHLY Mubarakpur. Azamgarh (U.P.) India. 276404

%6

%@

جنوری 2025ء

% %e

جلدنمبر50 شاره 1

مجلس مشاورت

مفتى محمد نظام الدين برضوي مولانا محمد عبد المبين نعماني

مجلس ادارت

تزئين كأس S See

BHIM UPI Payments Accepted at ASHRAFIA MONTHLY



ASHRAFIA MONTHLY A/c No. 3672174629 Central Bank Of India

Branch: Mubarakpur IFSC: CBIN0284532 ا کاؤنٹ میں رقم جمع کرنے کے بعد آفس کے نمبر پر فون کریں و ہاں رہے۔ پابذریعہ ڈاکٹ طلع کریں۔(منیجر)

+91 9935162520 (Manager)

سرى لنكا، بڭلادلىش، ماكستان،سالانە 750 رو پيپ £20 يونڈ

قیمت عام شاره: سالانه(بذریعه ساده ڈاک)300 رو _ سالانه(بذر بعه رجسٹری) **600 رو پ**

نوت: آپ ماهنامهاشرفیه هرماه انٹرنیٹ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

http://www.aljamiatulashrafia.org

Email : ashrafiamonthly@gmail.com mubarakmisbahi@gmail.com info@aljamiatulashrafia.org

مولانا محداد اس بستوى نے فیفی كمپيو فر گرافش، كورك يورے چيواكر دفتر اه نامدا شرفيد، مبارك يور، اعظم كڑھے شاكت كيا۔

مالانامه اشرفیه مشمولات مشمولات

مشمولات

						/		
5	5	مهتاب پیامی				فظ ملت يعشق	۵۰روان عرس حا	اداريـــه
			_	رآن——ر	—مطالعة ق			
1	0	لله بیگ از هری	مولاناحبيبا		روشنی میں	آنی آیات کی <i>ر</i>	بعث بعدالموت قر	تفهيم قرآن
			. –	ات	<u>فقه ي</u>			
1	2	الدين رضوى	مفتى محمد نظام	,	4	یے دین	کیافرماتے ہیں علما	آپکےمسائل
		ا مانا	-					
1	4	المصطفى كياوى	محمد فنداء	1	N 1	ت انگیز تقار بر	هندوستان می ں نفر <i>،</i>	فكـــرامروز
				يـات——يـ	—اســــــــــــــــــــــــــــــــــــ		ش لمعظ	
1	9	فتخار احمر قادري	حافظا	,	<u>ي</u> 	ميت و قضيلت	شعبان المنظم كياi	<u>شعاعي</u> ں
		2 4		ىيات—	—شخـــه		کی اشناک	
2	1	ر شک مصبای	أفتاب		إت وخدمات	مدين ملتاتي حيا	ر کن عالم تِحْر کن اا	انسوارحيات
2	3	ار ضوی مرکزی	آفتاب مولانا محمر آل مصطفیٰ		U	ران کی کرامتیر	حضرت خاکی بابااو	انــوارحيات انــوارحيات
				صوف	–اساطین ت			
2	9	زبيراحد صديقي	مولانا			بارحمة الله عليه	حضرت جنيد بغداد ك	ذكــرجهيل
				اتىن	سن دخه		•	
3	1	ظهور احمد دانش	الط الط	' سین	J		شاه ال اخ ا ال	چــراغخانه
3	1	יאבנו אנו ט	ניץ	٠. د	. •		ساديان يا رابيان	پــرن ـــــ
_	_	ر/مهتاب پیامی	— فضاء	اىش	—بـــرمد		. 	پــرونظر
3	3	ر/مهتاب پیای	مي مي			ل تعلیمات	جديد دنيايل اسلا	فكسرونظر
			. –	يات——يا	—ادبــــــ			
4	3	رالزمال رضوى	مجرفم		بر کانتیت	ِی میں رنگ؛	استادز من کی شاعر	گوشـــهٔادب
4	5	رالزمال رضوی حسین مصباحی	مبارك			تجليال	مصباح الائميان كى	گوشــــــــــــــــــــــــــــــــــــ
			_		—ە فىــــــ			
4	9	بيدالمبين نعماني	رضانعمانی/مولاناء	مح عارف	لی قان ی	ي/مواانااخرعا	عل خاندان پر کار .	<u>سفرآخرت</u>
7	,			 	ں <i>ب</i> اروں م	ן נטיין ב		
_	1			بات——	—محد		J	صدایے بازگشت
5	1				4		جاوبدا لترجفاري	صدائے باردست
		٨ . ١ . ١			<u> سرکرمی</u>	. .	_	
5	3	وللشطيني شهبير) وا پسی/غزه میں 77	ے شامی ڈاکٹروں کی	فتل/جر منی <u>۔</u>	ي ^{ے عورت} ڪا ^و	ہر دس منٹ میں آ	عالمسىخبرين
5	5			اجتماع	لامی کا 32وال	ىنى د عوت اسا	ٹریفک حادثات/	خيــروخبر
					—منظـــو			
5	8	محسن نور نوابي	سید محمد نورا	•	•		نعتیں	خيايان جي ۾
_			'	••••••	•••••	••••••	······························	1 5-0
جنوری2025 =								

المحضور حافظ ملت عليه الرحمة والرضوان كابج إسوال عرس

عشقوعقيدتكىداستان

مهتاب پیامی

آئ اسلامی دنیا میں حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا اسمِ گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں، آپ کی پوری حیات اعلی حضرت اما م احمدر ضافاضل پر بلوی قدس سرہ کے مشن "عشق رسول "کی تروخ واشاعت سے عبارت ہے۔ سادگی، اخلاص، قناعت، تقوی اور قربانی کے پیکرِ جمیل حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی مبارک بور آمد نے صرف علمی انقلاب ہی نہیں پیدا کیا بلکہ یہاں کے معاشی حالات بہتر بنانے میں کلیدی کر دار ادا کیا، اضوں نے اپنی مساعیِ جمیلہ سے شعور وفکر کے ایسے ایسے دروا کیے کہ بچکے کلاہانِ علم و دانش کی عقلیں آج تک جیر توں کے سمندر میں غوطہ زن ہیں۔ الجامعۃ الاشر فیہ کی تعمیر کے لیے آپ نے جس مشقت سے کام کیاوہ اپنی مثال آپ ہے، یقینًا الجامعۃ الاشر فیہ کی تعمیر کے لیے جب آپ نے آواز دی تو دیوانوں کا ایک الجامعۃ الاشر فیہ کی تعمیر کے لیے جب آپ نے آواز دی تو دیوانوں کا ایک جمیم تھا آپ کی تھایت کر تاہوانظر آیا۔ اس موقع پر اہل مبارک بور نے جس ایثار وقربانی کا مظاہرہ کیا اسے بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، انھوں نے خود توفاقے کیے لیکن الجامعۃ الاشر فیہ کے لیے اپنے گھروں اور دلوں کے درواز سے کھول کر رکھ دیے اور اب تک اشر فیہ کی حالیت و نصرت میں سیسہ پلائی دیوار بن کر حافظ ملت کے مشن کو تقویت پہنچار ہے ہیں۔

حافظ ملت نے آج سے 50 سال پہلے جہاں اپنامشن چھوڑاتھا حضرت عزیز ملت سربر اہ اعلی صاحب قبلہ نے بورے عزم وہمت کے ساتھ امیدسے کہیں زیادہ کامیابی کے ساتھ اس مشن کو آگے بڑھایا۔ آج الجامعۃ الاشر فیہ بوری دنیا میں ایک عظیم دانش گاہ کے طور پر متعارف ہے اور اس کے فارغین علم و دانش کے مختلف میدانوں میں سرگرم عمل ہیں۔ عزیز ملت کی پچپاس سالہ کامیاب سربر اہی نے ثابت کردیا ہے کہ وہ واقعی جانثین حافظ ملت ہیں۔

امسان 3،2 دیمبر 2024 کو بیچاسویں عرس حضور حافظ ملت کی تقریبات منعقد ہوئیں۔ عرس کی پہلی تقریب میں قصبہ مبارک پورک عوام، معززین علی، مشاکخ اور زائرین موجود تھے، بیروحانی تقریب قیام گاہ حافظ ملت پر بعد نماز فجر قران خوانی سے شروع ہوئی، تلاوت قرآن مجید اور نعت و منقبت کے بعد مولانا مسعود احمد برکاتی استاد جامعہ اشر فیہ کا چشم کشاخطاب ہوا پھر صلاۃ وسلام اور حضرت عزیز ملت کی خصوصی دعا پر بید روحانی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ نبیرہ کافی استاد جامعہ اشر فیہ کا چشم کشاخطاب ہوا پھر صلاۃ وسلام اور حضرت عزیز ملت کی خصوصی دعا کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ اجمن غوشیہ نے حسب سابق اس موقع پر خصوصی نذر کا اہتمام کیا تھا۔ بعد نماز ظہر قیام گاہ حافظ ملت سے جلوس چادر کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ اجمن غوشیہ نے حسب سابق اس موقع پر خصوصی نذر کا اہتمام کیا تھا۔ بعد نماز ظہر قیام گاہ حافظ ملت سے جلوس چادر برائے ہوا ہوا، ہندوستان بھر کر دکھ میں موام و خواص نے شرکت کی ، مزار حافظ ملت پر حیادر لوشی اور گل بوشی کاسلسلہ مختلف آئجمنوں کے ذریعے شام تک جاری رہا۔

2 دسمبر بہ وقت شب پہلا اجلاس بعد نماز عشاقاری محمد تنویر رضا مصباحی جمشید پور کی تلاوت سے شروع ہوا، ہندوستان بھر سے تشریف لائے ہوئے علم ہے اہل سنت کے بیانات ہوئے اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی جہد مسلسل کے نورانی تذکروں سے سامعین کے قلوب واذہان منور ہوگئے۔ جہاں مولانا ایذان عزیز مراد آبادی نے حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کی جہد مسلسل کے نورانی تخلت کے سامعین کے قلوب واذہان مزر محمود کی اسلسٹنٹ پر و فیسر مولانا مظہر الحق یو نیورسٹی پٹننہ نے جامعہ اشر فیہ کے علمی عظمتوں کا خراج پر روشنی ڈائی ، وہیں ڈاکٹر ممتاز عالم رضوی اسسٹنٹ پر و فیسر مولانا مظہر الحق یو نیورسٹی پٹننہ نے جامعہ اشر فیہ کے علمی عظمتوں کا خراج

تحسین پیش کرتے ہوئے بڑے واشگاف لفظوں میں فرمایا کہ آج برصغیر ہندو پاک میں جب کوئی شخص" انٹر فیہ "بولتا ہے تواس سے الجامعة الاشر فیہ بھا تا ہے ور نہ تواشر فیہ کانام ایک انٹر فی بزرگ کے نام پرر کھا گیا تھا بیراس کی امتیازی شان ہے۔ مولانا فاروق حسین مصباحی جموں وکشمیر نے تاریخی حقائق کی روشنی میں ہندو پاک کے علاو مشاکح کی قربانیوں کا تذکرہ بڑے خوب صورت انداز میں کیا ، انھوں نے کہا کہ حافظ ملت کے تین عظیم الشام کار نامے ہیں ، پہلا: الجامعة الاشر فیہ کی تعمیر ، دوسرا: افراد سازی اور تیسرا: عزیز ملت جیسا قائد و سربراہ تیار کرنا۔ مولانا توصیف رضامصباحی شبعلی نے موجودہ حالات کے تناظر میں ایجو کیشن اور حافظ ملت کے مشن کوعام کرنے کی تلقین کی۔ مولانا قاری شرف الدین مصباحی ممبئی ، مولانا و قاراحمد عزیزی تھیونگی، مولانا محمد افرانی اشرف لکھنو ، مولانا جبند احمد مصباحی البرکات علی گڑھ کے بھی فاری شرف الدین عزیزی نے بعد دیگر سے کشیر تعداد میں مداحان نے نعت و منقبت کے نذرانے بھی پیش کیے۔ اس موقع پر نبیرہ محضور حافظ ملت مولانا محمد نیش کے بعد دیگر سے کشیر تعداد میں مداحان نے نعت و منقبت کے نذرانے بھی پیش کیے۔ اس موقع پر نبیرہ محضور حافظ ملت مولانا محمد نیس کے بعد دیگر سے کشیر تعداد میں مداحان نے نعت و منقبت کے نذرانے بھی پیش کیے۔ اس موقع پر نبیرہ محضور حافظ ملت مولانا محمد نیش کے لیے اپنی غدمات پیش کرنے والے قصبے کے احباب کو سر شیفلیٹ اور شال دے کر حوصلہ افزائی گی۔

ہرسال کثیر تعداد میں فارغین اشرفیہ اپنی دستار بندی کے موقع پر اپنی تالیفات اور بزرگوں کی تصنیفات کی اشاعت کرتے ہیں، امسال عرس کی پہلی شب فارغین اشرفیہ اور دیگر مصنفین کی 32 کتابوں کا اجرا حضرت مفتی بدر عالم مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ اور مولاناساجدعلی مصباحی استاذ جامعہ نے مشتر کہ طور پر کیا۔ اجلاس کے اخیر میس حضرت سربراہ اعلیٰ نے ناصحانہ کلمات ارشاد فرمائے، تقریبًا ایک بجے شب میں صلوۃ وسلام پر بیم مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

پہلے اجلاس کے اہم شرکامیں مذکورہ شخصیات کے علاوہ حضرت مولاناعبدالمبین نعمانی چریاکوٹ، مفتی محد نظام الدین رضوی شخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، مفتی محمد عثان رضوی نیپال، مولانا مسعود احدیر کاتی، مولانافیس احمد مصباحی، مولانا ختر کمال قادری، مولانا محمد صدرالوری قادری، مفتی نیم احمد مصباحی، مفتی نیم احمد مصباحی، مفتی ناہد علی سلامی، ڈاکٹر محمد ابراہیم مصباحی، مولانا محمد ابراؤں مصباحی، مولانا حد مصباحی، انہری، مفتی سید صابر علی مصباحی، مولانا غلام نبی مصباحی، قاری نور الہدی مصباحی، مولانا محمد المن مصباحی، مولانا وحمد مصباحی، مولانا وقتی احسن برکاتی، مولانا جنید احمد مصباحی، مولانا وحمد مصباحی، مولانا وقتی احسن برکاتی، مولانا وجمد مصباحی، مولانا وحمد مصباحی، مولانا وحمد مصباحی، قادری، قا

پچاسویں عرس عزیزی کا آخری جلسہ تین دسمبر بروز منگل بعد نماز عشا قاری محمد غفران اعظمی جشید بورکی تلاوت قران سے شروع ہواجس میں ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے علااور خطبانے حافظ ملت، جامعہ اشرفیہ، حالات حاضرہ اور امت مسلمہ کے مسائل پر انتہائی کا رآمہ گفتگوگی، یہ اجلاس شہزادہ حافظ ملت علامہ شاہ عبد الحفظ عزیزی سربراہ اعلیٰ الجامعة الاشرفیہ کی سرپر ستی اور نبیرہ کا خافظ ملت مولانا محمد نعیم الدین عزیزی اور مفتی بدر عالم مصباحی پر نبیل اشرفیہ اور مولانا مسعود احمد برکاتی کی نگر انی میں منعقد ہوا۔ مولانا عطاء المصطفیٰ قادری، مولانا حمد رضا کلکتہ، مولانا ڈاکٹر مصور رضا بور نبیہ، مولانا خالد ابوب مصباحی راجستھان، مولانا علاؤ الدین خبر گیاوی، مفتی منظور احمد عزیزی، مولانا ضاء الحسین خیر آبادی، مولانا محمد بیم رضاساؤ تھا افریقیہ، مولانا شاہ نواز مصباحی از ہری، پر تاپ گڑھ، مفتی مفتی منظور احمد عزیزی، اور مولانا فیا بید اللہ خان اظمی کی گراں قدر خطابات ہوئے۔ قاری نسیم اظمی، خور شید ساحل مدن بوری، تاسم ندیمی محمد وہی اور مولانا فیروز دیناج بوری وغیر ہم نے نعت و منقبت کے نذرانے پیش کیے۔ قل شریف سے قبل نبیرہ کی اور انتھک کوششوں الدین عزیزی نے اپنے خطاب میں جامعہ اشرفیہ کے لیے حافظ ملت، عزیز ملت اور اہل مبارک بور کی قربانیوں اور انتھک کوششوں الدین عزیزی نے اپنے خطاب میں جامعہ اشرفیہ کے لیے حافظ ملت، عزیز ملت اور اہل مبارک بور کی قربانیوں اور انتھک کوششوں الدین عزیزی نے اپنے خطاب میں جامعہ اشرفیہ کے لیے حافظ ملت، عزیز ملت اور اہل مبارک بور کی قربانیوں اور انتھک کوششوں

کاوالہانہ تذکرہ کیااور لوگوں سے اپیل کی کہ اپنے مدارس کو مضبوط کریں۔انھوں نے نظیم ابناے اشرفیہ کی جانب سے دو ممتاز علما کو حافظ ملت الوارڈ دینے کا اعلان کیااور حضرت سربراہ اعلیٰ کے ہاتھوں معتمد حافظ ملت علامہ نصیرالدین عزیزی سابق استاذ اشرفیہ اور مولانا سراج احمد مصباحی امریکہ کو پیدا بوارڈ اور سیاس نامہ دیا گیا، ہم ذیل میں دونوں سیاس ناموں کے متن پیش کرتے ہیں:

سیاس نامه حافظ ملت ایوارڈ

بخد مت گرامی نصیر ملت حضرت مولانا نصیر الدین عزیزی مصباحی بانی دارالعلوم قادرید نورید دودهی وسابق استاذ جامعدا شرفید

بسم الله الرحمن الرحيم * حامدا ومصليا ومسلما

محترم حضرات! اس وقت ہم اور آپ جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبد العزیز محدث مراد آبادی ثم مبارک بوری علیہ الرحمة والرضوان کے عرس زریں کے مبارک و مسعود موقع پر فیضان عزیزی کی بہاروں سے سرشار ہورہے ہیں۔ فرزندان اشر فیہ کی تحریک تنظیم ابناے اشر فیہ ، جامعہ اشر فیہ مبارک بور اپنی سابقہ روایت کے مطابق جامعہ اشر فیہ مبارک بور کے سابق موقر استاذ نصیر ملت حضرت مولانا نصیر الدین عزیزی مصباحی کی خدمت میں ان کی تدریبی و تعلیمی، تبلیغی ودعوتی خدمات کے اعتراف میں حافظ ملت الیوارڈ تفویض کررہی ہے۔

موصوف کی ولادت باسعادت ایک تخمینے کے مطابق ۱۹۳۹ء میں صوبہ بہار کے مشہور و معروف ضلع گڑھوا کی ٹائی ڈیری نامی گاؤں میں ہوئی، حضرت کے والد ماجد ذاکر حسین مرحوم کا شار گاؤں کے زمیندار اور معززین میں ہوتا تھا۔ مولانا موصوف نے مقامی ماتب میں ناظرہ قرآن کریم اور اردو کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نگر او ٹاری کے اسکول میں داخلہ لیا اور وہاں درجہ پنجم وششم کی تعلیم حاصل کی پھر بڑے والد الحاج قدرت علی مرحوم نے مدرسہ عین العلوم گیا بہار میں ان کا داخلہ کرایا۔ وہاں حضرت مولانا تجل ہدی رحمہ اللہ اور دیگر اساتذہ کرام سے اعدادیہ تا اولی تعلیم حاصل کی۔

1971ء میں صوبہ بہارگی مشہور ومعروف خانقاہ آستانہ بیت الانوار کے سجادہ نشین علامہ سراج الہدی مصباحی گیاوی علیہ الرحمہ نے استاذ
العلم اجلالتہ العلم ابوالفیض سید ناسر کار حافظ ملت علیہ الرحمہ سے در خواست فرماکر ملک کی عظیم ترین درس گاہ جامعہ اشرفیہ میں آپ کو داخل کرایا۔
تقریبًا نوسال تک جامعہ اشرفیہ کے موقر اور بافیض صاحبان علم وضل ، بالخصوص حضور حافظ ملت ، نائب حافظ ملت علامہ حافظ عبدالرؤف بلیاوی
مجر العلوم علامہ مفتی عبد المنان عظمی ، علامہ محمد شفیح احمد اظمی اور پیر طریقت الحاج علامہ سید حامد اشرفی المحقولات کی تعلیم حاصل کی اور اے 19 ویسی علاوم شاخ کے مقد سی اتھوں دستار وسند عطام وئی۔
ثانیہ تافضیات اور تخصص فی المحقولات کی تعلیم حاصل کی اور اے 19 ویسی علاوم شاخ کے مقد سی اتھوں دستار وسند عطام وئی۔

فراغت کے بعد درس و تدریس کواپنامشغلہ بنالیا اور مدرسہ شمس العلوم گھوسی میں بحیثیت صدر المدرسین تشریف لے گئے اور تقریبًا چھاہ اس عہدے پر فائزرہ کر خدمت انجام دی پھر حضور حافظ ملت قدس سرہ العزیز کے ایک اور حکم پر ملک کی عظیم دینی و مرکزی درس گاہ جامعہ اشرفیہ مبارک بور میں بحیثیت مدرس آپ کا تقریب اور جہاں آپ نے تقریبا ۵۴ سالوں تک مند تدریس پر متمکن رہ کر طالبان علوم نبویہ کوفیضیاب کیا۔ ۱۹۸۷ء میں سون بھدر یونی کی سرزمین پر جامعہ قادریہ نوریہ اور کلیۃ البنات اور دارالقصنا قائم کیا۔

جلالۃ العلم حضور حافظ ملت قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے حضور حافظ ملت نے آپ کو مختلف اعمال و وظائف اور تعویذات کی اجازت بھی عطافرمائی۔اس وقت دعوت و تبلیغ ،ار شادو ہدایت کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔موصوف کی انہی خدمات کے اعتراف میں تنظیم ابنائے اشرفیہ آپ کو حافظ ملت ابوارڈ تفویض کرر ہی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات کو قبولیت سے سرفراز فرمائے اور آپ کو درازی عمر بالخیر عطافرمائے۔ آمین

عبدالحفيظ عنى سرپرست تنظيم ابناے اشرفيه وسربر اه اعلی الجامعة الاشرفيه بموقع عرس عزیزی کیم جمادی الآخره ۱۳۴۷ه/۳۸ سر۲۰۲۴ ءبر وزمنگل

سپاسنامه حافظ ملت ایوارڈ

بخد مت فاضل اشرفیه حضرت مولاناحافظ مراح احمد مصباحی، خطیب وامام مدینه مسجد ٹیکساس، بوایس اے

بسم الله الرحمن الرحيم * حامدا ومصليا ومسلما

انتہائی مسرت و شادمانی کامقام ہے کہ امسال پچاسویں عُرس حضور حافظ ملت (جشن زریں) کے پر بہار موقع پر تنظیم ابناے اشرفیہ، مبارک پور جن دواہم شخصیات کو حافظ ملت ابوار ڈ تفویض کرنے کی سعادت حاصل کررہی ہے اُن میں ایک نام عزیز گرامی مولانا حافظ سراج احمد بستوی مصباحی کا ہے۔

مولانا حافظ سراج احمد بستوی مصباحی کی پیدائش 5 اپریل 1974ء میں یوپی کے ضلع بستی (موجودہ سنت کبیر نگر) کے ایک گاؤں سوال بازار پوسٹ ہٹوامیں ہوئی۔ گھر کاماحول دینی تھاجس کا اثر آپ کی پوری زندگی پر مرتب ہوا، شعور کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی دینی تعلیم کے حصول کے لیے آپ کا داخلہ گاؤں کے ایک مدرسہ صدر العلوم میں ہوا، جہاں پرائمری درجات اور حفظ قرآن مجیدسے درجہ اولی تک کی تعلیم مکمل کی، پھر اعلی تعلیم کے ۔ لیے ملک کی عظیم علمی دانش گاہ مرکز علم و فن آبر وے اہل سنت الجامعة الا شرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا اور ثانیہ سے دورہ کہ حدیث تک نہایت جال فشانی اور عرق ریزی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1995ء میں عرس حضور حافظ ملت کے مبارک موقع پر علما و مشائح کے ہاتھوں دستار فضیلت سے نواز ہے گئے۔

فراغت کے بعد سب سے پہلے شہراناؤ کے معروف و مشہور ادارہ دار العلوم فیض عام میں بحیثیت صدر المدرسین جنوری 1996ء سے 1997ء تک خدمات انجام دیں۔ شہراناؤ میں قیام کے دوران دارالعلوم کے جونیئرہائی اسکول کے شعبہ انگریزی سے بھی منسلک رہے۔ 1997ء میں آپ کا تقرر عروس البلاد ممبئی میں دار العلوم ضیاء القرآن میں ہوااور وہیں سنی رضوی ہری مسجد کرلا گارڈن میں بحیثیت خطیب و امام بھی منتخب ہوئے، کچھ دنول بعد ممبئی کے معروف ادارہ دار العلوم محبوب سبحانی سے منسلک ہوئے جہاں جماعت رابعہ سے لے کر دورہ حدیث تک کی کتابیں آپ کے زیر تدریس آئیں۔

3 مئی 2003ء میں فجی، مسجد سان فرانسکو (San Francisco) گئے اور پھر 2004ء میں وہاں سے مدینہ مسجد آف کیرلٹن ٹیکساس (Madinah Masjid of Carrolton Texas) گئے۔ آپ ایک عمدہ خطیب، مدرس اور دائی و مبلغ ہیں۔ آپ کے خطابات انگریزی اور اردوزبان میں کیساں ہوتے ہیں اور بڑی دل چیپی سے سنے جاتے ہیں۔

. امریکہ میں امامت و خطابت کے علاوہ آپ کی مصروفیات میں دوشنبہ سے جمعرات تک بچوں کو دینی تعلیم دینا، یک شنبہ کو اسلامک اسکول کانظم ونیق دیکھنا، ہفتہ سے بدھ تک بعد نماز مغرب درس حدیث دینا ہے۔

ہر جمعہ کوبذریعہ ایف ایم ریڈیو مدینہ مسجد سے آپ کا پروگرام بنام "ہمارااسلام" نشر کیاجاتا ہے جس سے بیک وقت ہزاروں
لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ آپ مختلف ذرائع سے موصول ہونے والے اسلامی سوالات کے تشفی بخش جوابات بھی عنایت فرماتے ہیں۔
آپ کی انھی عظیم دنی ساجی اور تبلیغی خدمات کے اعتراف میں "منظیم ابناے انثر فیہ" حافظ ملت ایوار ڈپیش کر رہی ہے۔ رب
کریم کی بارگاہ میں دعاہے کہ آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبول عطافرمائے، صحت وسلامتی کے ساتھ درازی عمر کی برکات سے نواز ہے

اور تاعمر دین متین کی نشر واشاعت کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بحباہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوات والتسلیم۔ بموقع عرس عزیزی

کم جمادی الآخره۱۴۴۲ه/۱۳دسمبر ۱۲۰۲۶ء بروز منگل سرپرست تنظیم ابناے اشرفیه وسربراه اعلی الجامعة الاشرفیه

سات فاضلین ومعاونین کوبھی اشر فیہ ایوارڈ اور اعترافیہ پیش کیا گیا۔ دو در جن کے قریب علماو مصباحی برادران کی خدمت میں شال اور پچاسویں عرس پر خاص طور پر تیار کیا گیا جاندی کاسکہ بطور یار گار پیش کیا گیا، گیارہ نگر پچین منٹ پر قل شریف کی روحانی تقریب منعقد ہوئی اور جانثین حضور حافظ ملت حضرت سربراہ اعلیٰ صاحب قبلہ نے رقت انگیز دعائیں کیں۔

اس اجلاس میں بھی کئی اہم کتابوں کی رسم اجراعمل میں آئی بطور خاص مولانا اختر حسین فیضی کی مرتبہ جہان حافظ ملت کی دو جلدیں، مولانا افتخار ندیم کی مرتبہ ڈاکٹر محمد شکیل اعظمی شخصیت اور فن اور 50ویں عرس پر بطور خاص منظر عام پہ آنے والی کتاب حافظ ملت اور جانثین حافظ ملت قابل ذکر ہیں۔ اسی اجلاس میں جامعہ اشر فیہ کے مختلف شعبوں سے فارغ ہونے والے چھ سوانیس طلبہ کو سندو دستار سے نوازا گیا، خن میں 286کودستار وسند دی گئی اور بقیہ کو صرف سند سے نوازا گیا، فارغین کی اجمالی فہرست حسب ذیل ہے:

	8	تحقيق فى الحديث
	8	تحقيق فى الفقه
	7	تحقيق فى الادب
	175	<i>ف</i> ضيلت
	66	نضيلت خصوصي
	22	فظ
ان کود ستار دی گئی	286	ميزان
	175	مولوی و قاری (روایت حفظ)
	158	عالم
انھیں صرف سند دی گئی	333	ميزان
	619	كل فارغين كى تعداد

اخیر میں حضرت سربراہ اعلیٰ جامعہ اشرفیہ نے اپنے مخضر خطاب میں تمام علی، مشائے اور زائرین کاشکریہ ادا کیااور ناصحانہ کلمات ارشاد فرمائے۔ دونوں شب اجلاس کی نظامت مولانا محمد قیصر اظلمی نے کی۔ اہم شرکا میں اساتذہ انثرفیہ کے علاوہ مولانا محمد حنیف خان رضوی، بر لی نثریف، مفتی عبد المنان کلیمی، مرادآباد، ڈاکٹر غلام کیجی انجم، ڈاکٹر محمد افضل مصباحی، بنارس ہندو یونیورسٹی، مولانا محمد عمر نورانی، مولانا اللہ بخش عزیزی، مولانا فتح احمد بستوی، مولانا محمد طارق مصباحی، مولانا سید ارشد اقبال مصباحی، افریقہ، مولانا سید سیف المدین اصد ق مصباحی جمشید بور، قاری اسلام اللہ عزیزی، مفتی محمد حنیف اصد ق مصباحی جمشید بور، قاری اسلام اللہ عزیزی، مفتی محمد حنیف برکاتی قاری اسلام اللہ عزیزی، مفتی محمد حنیف برکاتی قاری رئیس احمد خان ، مولانا ملک شبیر احمد مصباحی، مولانا طارق حسین مصباحی اور دیگر علماو مشائخ شریک بزم رہے، تقریباً سواچار سید مصباحی اور دیگر علماو مشائخ شریک بزم رہے، تقریباً سواچار سید مصباحی اور دیگر علماو مشائخ شریک بزم رہے۔

بج شب میں بیاجلاس اختتام پذیر ہوا۔ 🗖 🗖 🗖





قرانی آیات کی روشنی میں فرانی آیات



بعث بعد الموت قرآني واقعات كي روشني مين:

بعض افراد عقلی دلائل اور علمی استدلالات سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور مزید کسی چیز کا تفاضا نہیں کرتے، جب کہ بعض دوسرے افراد ان کے بر عکس ہوتے ہیں ، ان کے لیے عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ حسی اور مشاہداتی دلائل کی بھی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ اخیس کلی اطمینان اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب اپنی مراد کو پیکر محسوس میں دیکھ لیتے ہیں۔

اور اس میں کوئی دورائے نہیں کہ محسوسات کو معقولات پر ترجیح حاصل ہوتی ہے اور مشاہدات سے جو یقین حاصل ہوجاتا ہے وہ مسموعات سے حاصل نہیں ہوسکتا، اسی لیے ایسے واقعات بلاتفریق سب کے لیے چشم کشااور باعث اطمینان ہوتے ہیں، شایداسی لیے قرآن کریم نے جہال بعث کے لیے عقلی دلائل پیش کیے وہیں حسی دلائل بھی پیش نے جہال بعث کے لیے عقلی دلائل پیش کیے وہیں حسی دلائل بھی پیش کردیے؛ تاکہ بعث بعد الموت کاعقیدہ آفتاب نیم روزسے زیادہ واضح اور روشن ہوجائے، اور کسی کوشک یا ترددگی گفتاکش نہ رہے۔

آئے! اب ہم آپ کو چندا لیے قرآنی واقعات سناتے ہیں جن میں یہ بتلایا گیا کہ اللہ جل وعلانے کس طرح مردوں کو زندہ کیا، اور احیاے موتی پر کیے روشن دلائل قائم فرمادیے۔

حضرت ابرائیم کے چاروں پر ندے دندہ ہوگئے:

اللہ وحدہ لا شریک نے حضرت ابرائیم مٹالیٹا کے لیے چار پر ندہ کے اور فرمایا کہ جو رب ان چار پر ندوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے وہ بعث پر بھی قادر ہے، ارشاد باری ہے:

وَ إِذْ قَالَ إِبْرُهِمُ رَبِّ آرِ نِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتَى * قَالَ

آوَ لَهُ ثُوْمِنَ ۚ قَالَ بَلَى وَ لَكِنَ لِيَطْمَعِنَ قَلْمِى ۚ قَالَ فَحُنَ الْرَعْمَ وَالْمِنَ لِيَطْمَعِنَ قَلْمِى ۚ قَالَ فَحُنَ الْرَبَّعَةً مِّنَ الطَّذِرِ فَصُّرُهُنَّ الِيُكَ ثُمَّ اجْعَلُ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا ۚ وَ اعْلَمُ انَّ اللّهَ عَزِيْدٌ حَكِيْمٌ ۞ [سرو، بقره: 260]

لیخی اس وقت کو یاد کرو جب ابرائیم نے اپنے رب سے عرض کی، اے میرے رب! مجھے بتادے کہ تو مردول کو کسے زندہ کر تاہے، اللہ نے فرمایا: کیا بچھے لقین نہیں؟ ابراہیم نے کہا:
کیول نہیں، یقین توہے، لیکن سے در خواست مزید اطمینان قلب کے لیے ہے، اللہ نے فرمایا: چار پرندے لے لو، اضیں مانوس کرلو، پھر اضیں ذرح کرکے ہر ایک کا ایک ایک حصہ ایک پہاڑ پر رکھ دو، پھر اضیں پکارو، وہ دوڑتے ہوئے تمھارے پاس چلے آئیں گے اور یقین مانوکہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہم گالیتانے حکم کی تعمیل کی، چار پرندے لیے، اضیں اپنی ذات سے خوب مانوس کرلیا؛ تاکہ بعد میں کسی کے لیے اس شبہ کی گنجائش نہ رہے کہ یہ دوسرے پرندے ہیں، یاسابقہ حالت کے مطابق اعضا کی ترکیب نہیں ہوئی ہے، پھر آپ نے ان پرندوں کو ذن کیا، ان کے پر فکالے، ان کے گوشت کا قیمہ بنایااور اس مخلوط قیمہ کے کئی جھے کیے اور ہر پہاڑ پر ایک ایک حصہ رکھا اور سب کے سراپنے پاس رکھ لیے، پھر سب کو نام بہ نام پکارا، وہ گوشت کے ٹکڑے اڑ اڑ کر باہم ملنے لگے اور اپنے پاؤں کے بل دوڑت ہوئے حضرت ابراہیم کا یقین دوبالا ہوگے، اللہ کی اس قدرت کا ملہ کو دیکھ حضرت ابراہیم کا یقین دوبالا گئے، اللہ کی اس قدرت کا ملہ کو دیکھ حضرت ابراہیم کا یقین دوبالا

جنوري2025

ہو گیااوراحیاہے موتی کی کیفیت کاعلم ہوگیا۔

اس واقعہ سے جو درس ملتا ہے وہ یہی کہ الله رب العزت نے آج جس طرح چار پر ندوں کے مخلوط گوشت سے حسب سابق چار پر ندوں سے مردوں کو اٹھائے گااور انھیں ہزاروں سال پرانی قبروں سے مردوں کو اٹھائے گااور انھیں حسب سابق زندگی عطافرمائے گااور یہ اللہ کے لیے مشکل نہیں، کیوں کہ وہ ہرشے پر قادر ہے۔

بنی اسرائیل کاایک مقتول زنده هو گیا:

اللہ رب العزت نے بنی اسر ائیل کے ایک مقتول کو زندہ
کیا اور اس بات پر ججت قائم فرمادی کہ قیامت کے دن وہ سب کو
اس طرح زندہ کرے گا، اس واقعہ کی پوری تفصیل سورہ بقرہ میں
ہے، واقعہ بیہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک متمول محص کو کسی نے
قتل کردیا، قاتل کا سراغ نہ مل سکا، حقیقت حال کی جانکاری کے
لیے قرابت داروں کی در خواست پر حضرت موئی علیہ السلام نے
اپنے رب سے دعاکی، وتی آئی کہ ایک گائے ذرج کرواور اس کے
اپنے رب سے مقتول کو مارو، وہ مقتول زندہ ہوکر قاتل کا پتا بتادے
گا، حکم کی تعمیل ہوئی، گائے ذرج کی گئی، اس کی دم یاکسی دوسرے
عصے سے مقتول کو ماراگیا، مقتول نے زندہ ہوکر قاتل کا نام بتادیا،
اس طرح اصل قاتل کا سراغ مل گیا اور اس سے قصاص لیا گیا۔
اس طرح آئی اللہ نے ایک مردہ زندہ کیا بالکل اسی طرح قیامت

کے دن سارے مردوں کوزندہ فرمائے گا۔ فرمایا: وَ إِذْ قَتَلَتُمُ نَفُسًا فَادَّاءُتُمْ فِيْهَا ۖ وَ اللّٰهُ مُخُرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۚ فَقُلْنَا اصْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۖ كُذَٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمُوْتِى لا وَ يُرِيُكُمُ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقَلُونَ ۞ [سورة بُرَقِ : 73]

یاد کروتم نے ایک شخص کوقتل کیا، پھر قتل کا الزام ایک دوسرے کے سر ڈالنے لگے، جسے تم چھپاتے ہو اللہ اسے ظاہر فرمادے گا، توہم نے کہاکہ گائے کے ایک جزسے مقتول کو مارو، وہ مقتول زندہ ہوکر قاتل کا پتا بتادے گا، اللہ اسی طرح قیامت کے دن مردوں کو زندہ فرمائے گا، اللہ متحصیں اپنی نشانیاں دکھا تا

ہے تاکہ تم مجھواور ایمان لے آؤ۔

حضرت موسی علیہ السلام کی دعاسے سر افراد زیرہ ہوگئے:

حضرت موسی علیہ السلام اپنے رب سے مناجات کے لیے

کوہ طور پر تشریف لے گئے، اس دوران آپ کی قوم کے گئی افراد

آپ کوہ طور سے واپس ہوئے تو اپنی قوم کی اس سرشی پرحد درجہ

ناراضگی کااظہار کیا، اخیس تائب کیااور اللّہ کی عبادت پر مامور کیا۔ پھر

اللّہ کا تکم پاکراپنی قوم کے سر منتخب افراد کو لے کر کوہ طور پر پہنچے، اللّہ

اللّہ کا تکم پاکراپنی قوم کے سر منتخب افراد کو لے کر کوہ طور پر پہنچے، اللّہ

مناجات سے محظوظ ہوئے، پھر کہنے لگے: جب تک ہم اللّہ کوعلانیہ

مناجات سے محظوظ ہوئے، پھر کہنے لگے: جب تک ہم اللّہ کوعلانیہ

نہیں دیکھیں گے آپ پر یقین نہیں کریں گے، ان کی اس سرشی پر

نہیں دیکھیں گے آپ پر یقین نہیں کریں گے، ان کی اس سرشی پر

خاستر کر دیا، اس منظر کو دیکھ کر حضرت مولی علیہ السلام آب دیدہ

وکئے اور اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کی، اور دعاکی کہ اے اللّٰہ!

اخیس دوبارہ زندہ کردے، اللّٰہ رب العزت نے آپ کی دعاس کی، اور

وَ إِذْ قُلْتُمْ لِيُمُولِلِي كُنْ نُّوْمِنَ لِكَ حَتَّى نَرَى اللهَ جَهْرَةً فَاَخَنَ ثَكُمُ الطَّعِقَةُ وَ انْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿ ثُمَّ بَعَثْنَكُمُ مِّنْ بَعْنِ مُوتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشَكُرُونَ ﴿ الرَّهُ الرَّهُ الْمَ

یاد کروکہ جب تم نے کہاکہ اے موسیٰ! ہم تم پر لقین نہیں کریں گے جب تک کہ اللہ کوعلانیہ طور پر نہیں دیکھیں گے، تو دیکھتے ہی دیکھتے تم پر عذاب آگیا، پھر ہم نے تعمیں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا؛ تاکہ اللہ کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

ان آیات مبارکہ میں اللہ رب العزت نے بنی اسرائیل کے ستر افراد کی موت کا ذکر کیا، پھر اس بات کا بھی ذکر فرمایا کہ موت کے بعد انھیں دوبارہ نئی زندگی عطا فرمائی، جو رب بن اسرائیل کے چندافراد کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادرہے وہ سارے اولین و آخرین کے بعث پر بھی قادرہے۔ (جاری)

--*

فَسَالُوا آهَل الذِّكْرِانِ كُنْتُمُ لِانْعَلَمُونَ





نكاح ميں بدمذ ہب گواہ

شک نکاح میں اگر بدمذہب گواہ ہوں تواس سے نکاح

ہو گایانہیں؟

دنوں کے بعدروح ڈالی جاتی ہے۔

النواب کی اس کے شکم میں بچہ جب پورے چار ماہ کا ہوجاتا ہے بعنی ۲۰ اردن کا، تواس کے جسم کے اندرروح انسانی ڈالی جاتی ہے اور پھراس کا حکم ایک انسان کا ہوجاتا ہے کہ اس کا اسقاط، قتل انسانی کے مترادف ہوتا ہے۔ واللہ تعالی اعلم۔

شوہر نے بیوی کو بیٹا کہ دیا، کیا حکم ہے ؟

لے حائیں تاکہ وقت حاجت ان کو شہادت میں پیش کر کے

جنین کے اندرروح کتنے دنوں میں ڈالی جاتی ہے

ماں کے بطن میں بچے ہے اس بچے کے اندر کتنے

تنازعه كاتصفيه آساني كے ساتھ كياجا سكے ـ والله تعالى اعلم

زید نے اپنی بیوی کو محبت میں بیٹا کہ دیا۔ بیوی کہ تھی ہے کہ اب میں آپ کی بیوی نہ رہی، تو کیا یہ لفظ بول دینے سے طلاق پڑگئی ہائییں ؟

ایبا پیار و محبت میں بھی نہیں کہنا چاہیے، لیکن بھولے سے یاقصداً اگر کسی نے اپنی بیوی کو" بیٹا" کہ دیا تو نکاح پراس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ خیال رکھیں، ایبالفظ بولنا نہیں چاہیے۔واللہ تعالی اعلم

کلمہ کفر پولتے ہی ہیوی نکاح سے نکل جاتی ہے

ایک خاتون دنی کام میں رغبت رکھتی ہیں، لیکن
شوہر اخیں اس سے دور رکھتا ہے اور اجتماع میں جانے سے منع
کرتا ہے اور کبھی کبھی (معاذ اللہ) کفریہ جملہ بھی بول دیتا ہے تو کیا
جنوری 2025

الجواب بنانا جاہے کہ الجواب کو ہر گز ہر گز گواہ نہیں بنانا جاہے کہ ان سے تعلق رکھنے کیاجازت نہیں ،اور اس میں ان کی ایک گونہ تعظیم بھی ہے جب کہ وہ ہدیذہبی کی بنیاد پرلائق تعظیم نہیں اگر بھی کوئی مجبوری بیش آجائے تو مجمع میں جتنے لوگ ہیں اور وہ سنی صحیحہ العقيده بين ان كو گواه بنا ديا جائے، تواس طور پر نکاح صحيح ہو جاتا ہے۔ حالاں کہ دیار ہند میں بدرواج ہے کہ خاص طور سے دو آدمیوں کو منتخب کیا جاتا ہے۔ جب کہ حقیقت میں صرف وہی دونوں نکاح کے گواہ نہیں،بلکہ کل مجمع گواہ ہے، چاہے دوسو کامجمع ہو، ما دو ہزار کا۔ اب ایسی صورت میں اگر دوید مذہب خصوصی گواہ ہیں اور میاں بیوی میں اختلاف ہو گیامثلاً شوہر کہتاہے نکاح ہوا ہے اور بیوی کہتی ہے نہیں ہوا۔ یا بیوی کہتی ہے ہوا ہے ، اور شوہر انکار کر رہاہے ۔ اب یہ دونوں بدیذہب گواہی دینے کے لیے کھڑے ہوں گے توان کی گواہی رد کر دی جائے گی۔اوراس وقت قاضی شریعت کوبہت بڑی د شواری کا سامناکرنا پڑے گا۔ لہذااگر گواہ منتخب کرنا کرناہے توسنی صحیح العقیدہ کوکریں کہ ان کو گواہ بنانابھی جائزہے اور ان کی گواہی قاضی کےحضور مقبول بھی ہے۔ اس لیے ہونا یہ جاہیے کہ نکاح میں جولوگ اہل سنت سے ہوں اور قابل قبول شہادت ہوں۔ان کے نام بھی شار کر کے درج کر

یہ صورت اس سے بے زار ہوکر طلاق لے سکتی ہے؟ الاحلام کی گریاں سکتے ہے کشدہ کف کا

اگریہ بات سے ہے کہ شوہر کفریہ کلام بک دیتا ہے ، تواس صورت میں پھر طلاق لینے کی کیا ضرورت ۔ کفریہ بات بولنے کی وجہ سے آدمی کافر ہوجاتا ہے ۔ اور اس کی بیوی نکاح سے فوراالگ ہوجاتی ہے۔

لہذاجب شوہرنے پہلی بار کلمۂ کفر کا تھااس کے بعد تین حیض گذر گئے تو عورت جہال چاہتی نکاح کر سکتی تھی۔ الگ سے طلاق لینے کی کوئی حاجت نہیں۔ لیکن عور تیں عام طور سے شریعت سے ناواقف رہتی ہیں اس لیے فیصلہ کرنازناد شوار ہے کہ شوہر نے جو کلمات کے وہ ذراحقیقی معنوں میں کلمہ کفر ہیں یا نہیں اس لیے اگر کسی کلمے کے تعلق سے عورت سجھتی ہے کہ یہ کلمہ کفر ہے تواس کومفتی سے سجھے لینا چاہیے۔

والله تعالى اعلم

نشے کی حالت میں دی گئی طلاق کا حکم

ند ند ند اپنی بیوی کونشے کی حالت میں طلاق دے دی ہے اور اس بات کاوہ اور اس کی بیوی اقرار بھی کررہے ہیں۔ اس پر کچھ مولوی حضرات نے یہ راستہ نکالا کہ زید نے رات کی تنہائی میں طلاق دیا ہے اس وقت کوئی گواہ نہیں تھا، لہذ اطلاق نہ ہوئی۔ اس سلسلے میں حکم شرع کیا ہے واضح فرمائیں۔

ایسانہیں ہے اور کوئی سنی مولوی ایسانہیں کے گابلکہ حقیقت یہ ہے کہ زید نے جو طلاق نشے کی حالت میں دی ہے وہ پڑگئی۔ کوئی بھی شوہر نشے کی حالت میں طلاق دے، تنہائی ہویا مجمع، حتی کہ اگر بیوی کو بھی اس کاعلم نہ ہو تو بھی طلاق پڑ جائے گی، کیوں کہ طلاق دینے کا مکمل اختیار شوہر کو ہے، شوہر کے قبضے میں ہی ذکاح کی گرہ ہے۔ وہ جب چاہے نکاح کی گرہ کے وہ جب چاہے نکاح کی گرہ کے وہ دب چاہے نکاح کی گرہ کے وہ دب جائے گ

شوہر پانچ سال سے مفقود الخبرہے، بیوی کیاکرے؟

ایک عورت کاشوہر پانچ سال سے لاپتا ہے،اس کا کہیں بھی سراغ نہیں مل پارہا ہے اب ایسی صورت میں وہ عورت کیاکرے؟

الرواب اس مسلے میں تفصیل در کارہے۔ اجمالاً اس کا تھم ہیہ کہ اگروہ عور ہے تعترالفقہ ہے، کہ شوہر کی طرف سے اس کی خوراک و پوشاک کا کوئی انظام نہیں ہوتا، اس نے اسے بے سہارا چھوڑ دیا ہے اور وظیفہ زوجیت سے محرومی توظاہر و باہر فکاح نے ہیں ہے تو بیہ بات تحقیق سے ثابت ہو جانے کے بعد قاضی اس کا کاح نے کر سکتا ہے اور اگر وہ تعتر النفقہ نہیں ہے تو قاضی عورت کو چار سال کی مدت تک شوہر کے انظار کا موقع دے گا۔ اگر چار سال میں شوہر آگیا تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چار سال میں شوہر آگیا تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چار سال میں شوہر نہیں آیا تو عورت دوبارہ قاضی شریعت کے پاس استغاثہ شوہر نہیں آیا تو عورت دوبارہ قاضی شریعت کے پاس استغاثہ کرے، اب قاضی تحقیق حال کر کے بعد تصدیق نکاح کوختم کر دے گا۔ گھر بعد عدت اس عورت کو دو سرا نکاح کرنے کی اصادت ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم احادت ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

شوہر کہتا ہے کہ میں نے دوطلاق دی، بیوی کہتی ہے کہ تین طلاق دی، کیا حکم ہوگا؟

حضور میرا سوال یہ ہے کہ لڑکی کو لڑکے نے طلاق دی ہے اس وقت جب طلاق دے دیا تولڑ کا کہتا ہے کہ میں نے کطلاق دی ہے جب کہ لڑکی کہتی ہے کہ تم نے تین طلاق دی ہے، مفتی صاحب کیا طلاق ہوگئ؟

شرور واقع ہوگئیں۔لیکن عورت جب تین طلاق کادعویٰ طلاقیں ضرور واقع ہوگئیں۔لیکن عورت جب تین طلاق کادعویٰ کرتی ہے تواسے مرد کے ساتھ رہنا حلال نہیں وہ عدت گزار کر جہاں چاہے نکاح کرلے اور مردر جعت نہ کرے،حل کی راہ یہی ہے۔واللہ تعالی اعلم۔

--*-



مسلمان اور حکومتِ ہندگی جنگ ہے نہ کہ ہندومسلم کی الڑائی۔ بید بھاجیاحکومت اپنی زور اور اپنی طاقت کے دم پر مسلمانوں کو پریشان کررہی ہے اور محب وطن مسلمانوں کو ملک سے باہر نکال چھینکنے کی سازشیں رچ رہی ہے وہ قابلِ مذمتے ہے۔

اگرایک باشخور اور عقل مند شخص اس ر پورٹ اور گراف کا شخفیقی مطالعہ اور تجزیاتی جائزہ لیتا ہے تو یہ بات اظہر من اشمس ہو جاتی ہے کہ 2014 سے لے کر 2024 تک بے شار ایسے تقاریر اور بیانات دیکھنے اور سننے کو ملاجس میں نفرت کے بازار کوگرم کیا گیا ہے اور لوگوں میں پھونٹ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ان نفرت انگیز بیانات اور تقاریر کے ذریعے مسلمانوں کے وقار اور عزت کو شھیں پہنچانے کی بھی مکمل سعی کی گئی ہے۔ انڈیا ٹوڈے اور انڈیا نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق 2014 میں ہندوستان بھر میں 2038 مرتبہ نفرت انگیز بھاشن اور بیانات دی گئی فیسے ہندوستان بھر میں مختلف قسم کے جرائم اور فیسادات بر پا ہوا اور جس کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں کو مجووح نسادات بر پا ہوا اور جس کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں کو مجووح کیا گیا۔ کیا گیا۔ 2014 میں بی جے ٹی کے رہنماؤں کے کھا شتعال انگیز بیانات جو فرقہ وارانہ تقسیم کوبڑھار ہے تھے، درئ ذیل ہیں:

اولا: ہوم منسٹر امت شاہ (اپریل 2014، مظفر نگر): امت شاہ نے مظفر نگر میں ایک جلسے کے دوران کہا کہ انتخابات مسلمانوں سے "انقام" لینے کا موقع ہیں۔ مظفر نگر پہلے ہی فرقہ وارانہ فسادات کا شکار تھا اور اس بیان نے وہاں کی کشیدگی کو مزید اگرہم آج کے اس پر آشوب و پرفتن ماحول اور کیبنہ پرول دور میں اس ہندوستان کا تحقیق اور تجزیائی جائزہ لیس توبہ بات روز روشن کی طرح عیال و بیال ہوجاتی ہے کہ ہمارے ملک کی عظمت کو نمک حرام لوگ گھٹانے کی کوشش میں گئے ہوئے ہیں اور مذہب و ملت کے نام پر ہندوستانیول کو آپس میں لڑانے کی کوشش کر رہ ہیں تاکہ ان کا اصل مقصد حاصل ہوجائے اور بھارت کو ایک اکھنٹ ہندو راشٹر بنا دیا جائے اسی وجہ سے وہ بزدل لوگ مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں، ان کے ذاتی اور مذہبی معاملات میں مداخلت پریشان کرتے ہیں، مسلمانوں کی تعمیر شدہ ہزاروں سالہ قدیم مساجد و معابد کو منہدم و مسار کر دیتے ہیں اور اقلیت کے حقوق کا جنازہ نکال کر رکھ دیتے ہیں۔ ویسے تواس ملک میں ہورہے مسلمانوں کے خلاف ظلم ویشد دکے معاملات نے ہمارے دلوں کو جھجھوڑ کر رکھ دیا ہے اور ہمہ وقت یہ خوف طاری رہتا ہے کہ نامعلوم کب ہماری باری آجا ئے۔

ہمدوسان یں ہورہے مرت ابیر تعاریر بیانات اور برا ہم کی بڑھتے ہوئے واقعات وواردات کواکی رپورٹ اور ایک گراف کی روشنی سجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ س طر 2014 سے لے کر 2024 تک نفرت انگیز بیانات اور تقاریر مسلمانوں کے خلاف دیے گئے ؟اور س طرح اس ملک میں جرائم کوبڑھاوادیا گیا؟ مگر پھر بھی حکومت ہند خواب و غفلت کی نیندسور ہی ہے اور حکمران تعصب کی عینک لگا کراندھے ہے بیٹے ہیں اور مسلمانوں کے بے دردی اور مشکلات کا مزہ لے رہے ہیں۔ اگر ایک جملے میں کہوں تو دردی اور مشکلات کا مزہ لے رہے ہیں۔ اگر ایک جملے میں کہوں تو

بڑھادیا۔ ثانیا: گریراج سکھ (اپریل 2014، بہار):گریراج سکھ
نے ایک انتخابی رکی میں کہا کہ جو لوگ نریندر مودی کے مخالف
ہیں، وہ "پاکستان چلے جائیں"۔ یہ بیان ہندوستانی سیاست میں
ناپسندیدہ فرقہ واریت کی جانب اشارہ کر تا تھااور اس پر اکیشن کمیشن
ناپسندیدہ فرقہ واریا کی کا تھم بھے دیا تھا مگر پچھ بھی نہیں ہوا۔۔ ثالثا:
پروین توگڑیا (اپریل 2014، مجرات): پروین توگڑیا نے مجرات
میں ہندو اکثری علاقوں میں مسلمانوں کو جائیداد خریدنے سے
روکنے کی ترغیب دی۔ ان کا یہ بیان مسلمانوں کے خلاف امتیازی
سلوک کی ترغیب دی۔ ان کا یہ بیان مسلمانوں کے خلاف امتیازی

رابعا: رامداس قدم (ايريل 2014، مهاراشر): شيوسينا کے رہنما رامداس قدم نے ایک انتخابی جلے میں مسلمانوں کے خلاف انتقامی کارروائی کی همکی دی اور کہا کہ مودی اقتدار میں آنے کے بعد پاکستان کو جمہ مہنے میں تباہ کر دیں گے۔ ان تمام ہاتوں کی مدل دليل (The Wire, Deutsche Welle)نے اینے سائٹ پراپلوڈ کیاہے ،اگر آپ کویقین نہ ہوسائٹ پر جاکر پڑھ لیں۔ ربورٹ کے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ 2015 میں 378 مرتبہ نفرتی بیانات اور تقاریر کی گئی ہے اور اس تقاریر اور بیانات کے ذریعے ہندوستان کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کہ نا قابل بیان اور قابل مذمت ہیں۔2015 میں بھی بی جے بی کے کچھ رہنماؤں کے اشتعال انگیز بیانات آپ کے سامنے ہیں، جنہوں نے فرقہ وارانہ تقسیم کو مزید بڑھایا۔اولاً: بوگی آدتیہ ناتھ (اپریل 2015، دہلی): بوگی آدتیہ ناتھ نے دہلی میں ایک جلسے کے دوران کہاکہ ''اگر مسلمانوں کو تحفظ چاہیے توانہیں یاکستان جانا چاہیے''۔ ان کا یہ بیان مسلمانوں کے خلاف نفرت بڑھانے والا تھااور اس نے فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دی۔

ثانیا: سکشی مهاراح (جنوری 2015، اُتر پردیش): سکشی مہاراج نے ایک بیان میں کہاکہ "ہندووں کوچار بچے پیدا کرنے چاہئیں تاکہ مسلمان زیادہ نہ ہوں"۔ یہ بیان مسلمانوں

کے خلاف امتیاز کوبڑھانے والاتھا اور اس سے ملک میں مذہبی تفریق کوبڑھاواملا۔

شالثا: وبویندر فرنویس (جون 2015، مهاراشر):
مہاراشٹرکے وزیراعلیٰ د بویندر فرنویس نے ایک تقریب میں کہاکہ
دمسلمانوں کے لیے علیحدہ قوانین نہیں ہوسکتے ''۔اس بیان سے
مسلمانوں کے حقوق اور مساوات کے حوالے سے سوالات
اٹھے اور اس نے مسلمانوں کو مابوس کیا۔ رابعا: سبرامنیم سوای
(جنوری 2015، دبلی): سبرامنیم سوائی نے ایک بیان میں کہاکہ
''پکتان کے خلاف جنگ لڑنے والے مسلمان دشمن ہیں اور
انہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے والا تھا۔ یہ تمام باتوں کا تذکرہ
وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے والا تھا۔ یہ تمام باتوں کا تذکرہ
سائٹ پر موجود ہے۔اگرکسی کوشک ہو تومطالعہ ضرور کرے۔

کی گئی ہے اور ملک کی جمہوریت کا جنازہ نکالا گیاساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے خلاف مختلف قسم کے پروپگنڈے بنائے گئے اور انہیں زیر کرنے کی ہے انہاکوشش کی گئی۔2017 میں 934 مرتبہ نفرت انگیز اور تعصبانہ بیانات اور تقاریر کی گئی جس سے ملک بھر میں افرت انگیز اور تعصبانہ بیانات اور تقاریر کی گئی جس سے ملک بھر میں طرح طرح کے احتجاج اور فسادات ہوئے اور ان سب میں سب سے ندی مسلمانوں کا نقصان ہوا ہے۔ پتانہیں کیوں ایسا معلوم ہوتا ہے یہ جمامانوں کا نقصان ہوا ہے۔ پتانہیں کیوں ایسا معلوم ہوتا ہے یہ بھاجیا کی سرکار لیعنی ہے قوم میں اس ملک سے نکال باہر چھینکنے کی ممل کوشش کر رہی ہے گویا ہوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اس مکمل کوشش کر رہی ہے گویا ہوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اس مندوستان کو ان ظالم اور وحثی سفید چڑی انگریزوں سے آزاد ہی نہیں ہندوستان کو ان ظالم اور وحثی سفید چڑی انگریزوں سے آزاد ہی نہیں کر رہی کے اس کے سامنے ہیں ، جنہوں نے کر ایا ہے ؟۔ 2016 اور 2017 میں بھی تی ہے بین ، جنہوں نے فرقہ وارانہ کشیدگی کو بڑھا۔ سب سے خہلے 2016 میں ہوئے کھو

نفرت انكيز تقارير إوربيانات كابم جائزه ليتي بين:

اولا: بوگی آدتیہ ناتھ (مارچ 2016، گور کھیور): بوگی آدتیہ ناتھ نے گور کھیور میں ایک جلسے کے دوران کہا کہ "ہمیں 2017 کے انتخابات میں مسلمانوں کو سبق سکھانا ہوگا" ان کا یہ بیان مسلمانوں کے خلاف نفرت کو بڑھاوا دینے والا تھا اور اس سے گور کھیور میں فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافیہ ہوا۔

تانیا: سائی مہارائ (جون 2016، اُر پردیش): سائی مہارائ نے ایک اور بیان میں کہا کہ "ہندووں کو زیادہ بچے پیدا کرنے چاہیے تاکہ مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکا جا سکے "۔ اس بیان سے نہ صرف مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک کی حوصلہ افزائی ہوئی، بلکہ اس نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا۔ ثالثا: سرامنیم سوامی (فروری 2016، دبلی): سرامنیم سوامی نے کہا کہ "ہندووں کو این تاریخ اور مذہب پر فخرہونا عہا ہے، لیکن مسلمان اپنے مذہب سے چھپتے ہیں "۔ ان کا یہ بیان حیالت مسلمانوں کی ثقافت اور تاریخ کو ناپندیدہ اور کمتر ثابت کرنے کی کوشش تھی۔ یہ کوشش تھی۔ یہ Congress کوشش تھی۔ یہ کا در موجود ہے۔ اگر کسی کم ظرف اور ناقل کو لئیسن نہ آئے توسائٹ پر موجود ہے۔ اگر کسی کم ظرف اور ناقل کو لئیسن نہ آئے توسائٹ پر جائے اور سرج کرکے مطالعہ ک لے۔ لئیسن نہ آئے توسائٹ پر جائے اور سرج کرکے مطالعہ ک لے۔ اس کے بعد 2017 میں ہوئے نفر تی بیانات اور تقاریر

اولا: لوگی آدسیه ناتھ (مارچ 2017، آتر پردیش):

یوگی آدسیه ناتھ نے ایک بار پھر اپنے شناز عدبیانات میں کہاکہ ''اگر
مسلمانوں کو بھارت میں رہنا ہے تو انہیں ہمارے مذہب کی
عزت کرنی ہوگی''۔ اس بیان میں مسلمانوں کو بھارت میں رہنے
کے لئے ہندو مذہب کی عزت کرنے کی دھمکی دی گئی، جس سے
فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھی۔

ثانیا: سکتی مہاراج (جنوری 2017، اُتر پردیش): سکتی مہاراج نے کہا کہ ''اگر ہندووں کو اپنی تعداد بڑھانی ہے تو

انہیں چار بچے پیداکرنے چاہئیں ٹاکہ وہ ملک میں مسلمانوں کے اثرور سوخ کو محد ودکر سکیں''۔

ان کا بیربیان بھارت میں مسلمانوں کے خلاف امتیاز کو بڑھاواد سے والا تھا۔

قالثا: راجناتھ سنگھ (اپریل 2017، دہلی): جارت کے وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے ایک بیان میں کہاکہ "دشمنوں کے خلاف طاقت کا استعال ضروری ہے، خاص طور پر جب وہ مسلمانوں کی شکل میں ہمارے در میان آگر ہمارے ملک کی شمنی کرتے ہیں"۔

یہ ساری باتیں National Congress کی سائٹ پر موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کسی کو قیمین نہ آئے تو سرچ کرے دیکھ اور پڑھ لے ۔ ان بیانات نے 2016 اور 2017 میں جمارتی سیاست میں فرقہ وارانہ تقسیم کو مزید ہوادی اور مسلمانوں کے خلاف نالپندیدہ نظریات کو فروغ دیا۔

اگر حقیقی معنوں میں ایک سلیم الطبع، ذی ہوش اور بالغ نظر انسان اس گراف اور رپورٹ کو در سگی کے ساتھ پڑھتا ہے اور جائزہ لیتا ہے تو یہ بات اس قدر واضح ہوجاتی ہے کہ 2014 سے لے کر 2017 تک مکمل 2082 مرتبہ نفرتی اور بھڑکاؤ بیانات دیے گئے ہیں جواس رپورٹ میں صاف صاف نظر آرہا ہوں تاکہ ہے۔ میں یہاں کسی شخص یا کسی قوم کانام ذکر نہیں کررہا ہوں تاکہ بعد میں کوئی دنگا یا فساد برپانہ ہو اور نہ ہی ملک کا نام خراب ہو۔ آگے بڑھتے ہیں اور گراف کو بجھتے ہیں توانسانی عقل اس چیز کو افرار کرتی ہے کہ 2017 کے بعد لینی 2018 میں مکمل ایک افرار کرتی ہے کہ 2017 کے بعد لینی 2018 میں مکمل ایک افرار کرتی ہے نہ نداور جمہوریت ہند کا جنازہ ذکالا گیا۔

اس کے بعد 2019 میں جہاں ایک طرف 1055 مرتبہ نفرتی تقاریر اور تعصبانہ ماحول پیدا کرتے ہوئے بھڑ کاؤ بیانات دیے گئے ہیں جسسے ملک میں افراتفری کاماحول دیکھنے کوملااور ساتھ ہی ساتھ جرائم کو پھلنے اور پھولنے کاموقع ملا تو ہیں

دوسری طرف 2020 میں سب سے زیادہ لینی 1804 مرتبہ ہندوستان بھر میں لینی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں نفرتی تقاریر اور بیانات دیے گئے اور ہندوستان میں الگ الگ طریقے سے جرائم کوبڑھاوا دینے کی کوشش کی گئی ساتھ ہی ہندوستان کی خوشگوار فضا کوآلو دہ کرنے کی بھی مکمل کوشش کی گئی۔

اولا: بوگی آدمتیه ناتھ (اکتوبر 2018، اُترپردیش): بوگ آدمتیه ناتھ نے ایک انتخابی جلسے میں کہاکہ "اگر آپ کانام محمد ہے توکیا آپ اپنے آپ کو مسلمان شجھتے ہیں؟" اس بیان کامقصد مسلمانوں کو ہدف بناناتھااور اس سے فرقد وارانہ منافرت میں اضافہ ہوا۔

ثانیا: سکتی مہارائ (جون 2018، اُتر پردیش):
سکتی مہارائ نے کہا کہ "مسلمانوں کے بچے جتنا تعداد میں بڑھ
رہے ہیں، ہندووں کو اپنی آبادی کو بڑھانے کے لیے زیادہ بچ
پیدا کرنے چاہیے"۔ان کا بیبیان بھارت میں فرقہ وارانہ تقسیم کو
مزیر بڑھاواد ہے والاتھا۔

شالثا: راجناتھ سنگھ (اپریل 2018، دہلی): وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے ایک بیان میں کہاکہ "ہندوستان میں اگر مسلمان پاکستانی بننا چاہتے ہیں تو انہیں پاکستان جانا ہوگا"۔ اس بیان نے نہ صرف پاکستان کے ساتھ تعلقات میں تناؤ پیدا کیا، بلکہ بھارت میں مسلمانوں کوغیر ملکی سمجھا جانے کے تاثر کو تقویت دی۔ یہ تمام باتیں مسلمانوں کوغیر ملکی سمجھا جانے کے تاثر کو تقویت دی۔ یہ تمام باتیں مسلمانوں کو براہد کے سائٹ پر موجود ہے۔ لیکن پھر سمجھ میں نہ آئے توخود بفسہ اس کو پڑھ لے۔

اس کے بعد 2019 میں رونما ہونے والے کچھ اہم نفر تی بیانات اور تقاریر کا جائزہ لیتے ہیں:

اولا: انو پر یا پٹیل (مئی 2019، اُتر پردیش): انو پریا پٹیل نے کہاکہ "مسلمانوں کو بھارت میں رہنا ہے تو انہیں ہندو ثقافت کی عزت کرنی ہوگی"۔ ان کا بیر بیان مسلمانوں کو بھارتی معاشرتی نظام میں کم ترسیجھنے کی کوشش کرتا تھا۔

ثانیا: بوگی آدتیہ ناتھ (فروری 2019، گور کیور):

بوگی آدتیہ ناتھ نے کہاکہ "مسلمانوں کا مذہب ایک خطرہ ہے اور
اگروہ بھارت میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں بھارت کی ثقافت اور
شاخت کے مطابق زندگی گزار نی ہوگی"۔ اس بیان نے
مسلمانوں کے خلاف خوف اور شک کوبڑھاوادیا۔

ثالثا: سائثی مہاراح (مارچ 2019، اُتر پردیش):
سائثی مہاراح نے ایک بار پھر کہا کہ ''ہندووں کو زیادہ بیچ پیدا
کرنے چاہیے تاکہ وہ مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے اثرات کوروک
سکیں''۔ اس بیان نے بھارت میں فرقہ وارانہ کشیدگی کو مزید
بڑھایا۔ تمام باتیں The Wire and Indian پر موجود ہے۔ لیکن پھر
سمجھ میں نہ آئے تو خود بنفسہ اس کا مطالعہ اچھی طرح کرے۔

اس کے بعد 2020 میں رونما ہونے والے کچھاہم نفرتی بیانات کاجائزہ لیتے ہیں۔

اولاً رامداس آتھاوے (جنوری 2020، مہاراشر): مہاراشرک وزیر رامداس آتھاوے نے کہاکہ "مسلمانوں کو اپنے مہرات میں رہنا چاہتے ہیں تو مذہب کا احترام کرنا چاہیے اور اگروہ بھارت میں رہنا چاہتے ہیں تو انہیں ہندو ثقافت کو اپنانا ہوگا"۔ان کا بیبیان مسلمانوں کو بھارت کی تقافت سے الگ تھلگ کرنے کی کوشش تھی جو کہ ناکام ہوکررہ گئی۔

ثانیا: بوگی آو تیم ناتھ (فروری 2020، اُتر پردیش):

یوگی آد تیم ناتھ نے ایک ریکی میں کہاکہ "ہندوستان میں کچھ لوگ
ایسے ہیں جو پاکستان اور بنگلہ دیش کے ساتھ رابطے میں ہیں اور
انہیں بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے"۔ اس بیان نے
مسلمانوں کو مشکوک اور غیر ملکی ثابت کرنے کی کوشش کی، جس
سے فرقہ وارانہ تناؤمیں اضافہ ہوا۔

ٹالٹا: سکٹی مہاراج (جنوری 2020، اُتر پردیش): سکٹی مہاراج نے کہاکہ ''اگر ہندووں کو پاکستان کے حوالے سے بات کرنا ہے توانہیں اپنے ملک میں مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے

جنوری2025 🗦

انرات کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے مذہب کی طاقت کو بڑھانا ہوگا"۔ اس بیان نے فرقہ وارانہ منافرت اور اسلامو فوبیا کو بڑھاوا دیا۔ تمام باتیں The Wire and Indian National کی سائٹ پر موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ بیانات 2018ء 2019 اور 2020 میں بی جے پی کے رہنماؤں کی جانب سے فرقہ وارانہ نفرت اور تقسیم کوبڑھانے والی تھی۔

انڈیا ٹوڈے، نیوز لائٹز انسٹیٹیوٹ فورٹریٹی اینڈ پالیسی
اور انڈیاز نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو کی جانب سے تیار شدہ اس
گراف اور راپورٹ کو سجھنے کے بعد یہی خیال میں آتا ہے کہ جو
حکومت کو 2014 سے لے کر اب تک حکومت کر رہی ہے وہ
حکومت حقیق معنوں میں اور حقیقت میں حکومت کر نے کے
لائق ہی نہیں ہے کیونکہ سرکار اور حکومت کا مطلب یہ ہوتا ہے
کہ وہ اپنے دارالحکومت اور اپنے ملک میں رہنے والے تمام تربر جا
اور شہری بول کی حفاظت کرے ،ان کے ضروریات کا بھر پور
خیال رکھے اور اس ملک کا ہر شہری خود کو محفوظ محسوس کرے۔
حق اور سج تو یہ ہے کہ آرٹیکل نمبر 25 کے مطابق تمام شہریوں کو
ان 1 سالوں کا جائزہ لیا جائے اور دس سالوں کو پر کھا جائے تو
ماری انکھوں نے جو دیکھا اور ہماری کانوں جو سنا اور ہمارے
دلوں نے جو محسوس کیا اور بھینا نا قابل بیان اور قابل مذمت
ہوکہ ہرگر نہیں ہونا چاہیے تھا۔

اس ربورٹ کا اور جائزہ لیاجائے تو 2014 سے لے کر 2020 تک ملک بھر میں مختلف مقامات پر نفرت انگیز بیانات اور تقاریر کی گئی جس سے مختلف علاقوں میں طرح طرح کے احتجاج جرائم اور فسادات ابھرتے، بھڑ کتے اور سلکتے دیکھا گیا۔ چاہے وہ منی بور کا وحشیانہ معاملہ اور مسئلہ ہویا تواتر پردیش میں ہورہے قتل وغارت اور ظلم وزیادتی کا مسئلہ ہویا پھر گجرات کا مسئلہ رویا پھر گجرات کا مسئلہ ہویا پھر گجرات کا مسئلہ ہویا پھر گجرات کا مسئلہ ہویا کھار گھرات کا مسئلہ ہویا پھر گجرات کا مسئلہ ہویا پھر گھرات کا مسئلہ ہویا ہوں کا میں کے مسئلہ ہویا ہوں کیا کہ کو مسئلہ ہویا ہوں کیا گھر گھرات کا مسئلہ ہویا ہوں کیا گھر گھرات کا مسئلہ ہویا ہوں گھرات کیا کہ کھرات کیا کہ کھرات کا کہ کھرات کیا گھرات کیا کہ کھرات کے کھرات کے کا مسئلہ ہویا ہوں کیا کھرات کیا کہ کھرات کیا کہ کا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کہ کھرات کیا کھرات کیا کہ کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کے کھرات کیا کھرات کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھرات کیا کھر

ہو، چاہے کشمیر کامسکلہ ہوتمام مسکوں میں حکومت ہندیعی بھاجیا کے نیتاؤں اور لوگوں نے کھلے عام نفرتی بیانات اور تقاری کی اور اقلیتی طبقے کے لوگوں لینی مسلمانوں کوطرح طرح سے پریشان کیااور آج بھی مسلمانوں کو پریشان کیاجارہاہے۔

اخیر میں ،میں حکومت ہند ہے بس انتاکہنا جا ہتا ہوں کہ مذہب کا بہ مطلب ہر گزہر گزنہیں کہ اپنے مذہب کے فروغ کے لیے اور اپنے مذہب کی نشر و اشاعت کے لیے دوسرے تمام مذاہب کوختم کر دیا جائے اور ان کے تقدس کو پامال کیا جائے میہ مطلب ہر گزنہیں ہے۔مذہب کے فروغ اور نشر و اشاعت کا حقیقی اور درست مطلب سے ہے کہ اس مذہب پرسختی کے ساتھ عمل کیاجائے،اس کے قوانین کوعملی جمع پہنایاجائے اور دوسرے تمام تر مذاہب کوعزت بھری نگاہ سے دمکیھا جائے اور ان کے ماننے والوں کوعزت دی جائے نہ کہ ان کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرکے ان کے ذاتی حقوق کوان سے چھینا جائے یہ ہرگز مرگز مذہب کامطلب نہیں ہے۔اور مذہب کامطلب یہ ہے کہ آپ اینے مذہب کواس قدر اور اس حیثیت سے فالو کرو کہ دوسرا کوئی شخص اگر آپ کو د کیتا ہے توآپ حبیبا بننے کی کوشش کرے اور یہ مثال دے کہ یار اس مذہب کے لوگ اس قدر اپنے مذہب سے محبت کرتے ہیں۔لیکن جو ہور ہاہے وہ مکمل طور پرغلط بیانی اورغلط افعال يرمبني ہے جو كہ آئين ہنداور جمہوریت ہند کے تمام تر توانین کے بالکل منافی اور خلاف ہے۔ امید کرتا ہوں کہ حکومت ہنداور اس ملک میں رہنے والے تمام تر باشند گان اس ملک کی ترقی کے لیے، فلاح و بہبودی کے لیے اور آئندہ انے والے ایام میں ہمارے ملک کی عظمت کو اور بڑھانے کے لیے کام کریں گے اور تمام تر فسادات، جرائم اور اس طرح کے برے افعال سے گریز کریں گے اور امن و آشتی اور بھائی جارگی کا درس بانٹتے بانٹتے زندگی گزاریں گے۔

--*-

مالانامه اشرفيه



حافظ افتخار احمد قادرى

ماہ شعبان المعظم کا شار ان خاص مہینوں میں ہوتا ہے جن
کا چاند دکھنا واجب کفاریہ ہے۔ اس ماہ مبارک کے نام سے ہی اس کی
اہمیت کا انداز ہوتا ہے کہ اس میں عبادت گزار کو شرف و
عزت، احسان و نیکی کی توفق، الفت اللی اور قلبی و باطنی نوار نیت کی
عطا کے ساتھ ظاہری طور پر بھی رحمت اللی کے اثرات اس کے
جسمانی خدو خال پر نظر آتے ہیں۔ ماہ شعبان المعظم میں عبادت
گزار، نیکوکار، خیر کا طلبگار، بھلائی کا خواستگار، اچھائی کا خوگر اپنے ان
نیک اعمال کی آبیاری کرتا ہے جن کے بیج رجب المرجب میں بوتا
ہے۔ اس مہینے آخرت کو سنوار نے والا خیر اور بھلائی کے راستے پر
چانے کے لئے کمربستہ ہوتا ہے۔ اپنے ارادوں کو نیکی سے بھر پور
اعمال کی بجاآوری کے لئے عملی جامہ پہنا تا ہے کیونکہ اس ماہ مبارک
میں عطامے خداوندی کی ہے بہابار شیں اعمال صالحہ کرنے والوں پر
میں عطارے خداوندی کی ہے بہابار شیں اعمال صالحہ کرنے والوں پر

ایک حدیث میں ماہ شعبان المعظم کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ علیہ وسلم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اس مہینے کو "شعبان" اس لئے کہاجاتا ہے کہاس میں روزہ رکھنے والے کے لیے بہت سی بھلائیاں (شاخوں کی طرح) پھوٹتی ہیں یہاں تک کہوہ جنت میں جاپہنچنا ہے۔

(التدوين في اخبار قزوين، 153/1)

ماه شعبان كى اہميت و فضيلت:

رجب المرجب اور رمضان المبارك کے پیج شعبان

المعظم میں عبادت کرنے کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں بہت سارے فرامین رسول ہڑا تھا گئے احادیث مبار کہ میں موجود ہیں اور خود سرکار دوعالم ہڑا تھا گئے کا معمول تھا کہ اس مہینے کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ ایک ارشاد گرامی میں آپ نے فرمایا:
"جب ماہ شعبان آجائے تواپنے جسمول کوپا کیزہ اور اپنی نیتوں کو اچھا رکھو۔" رکا شفۃ القوب)

ماہ شعبان المعظم استغفار و توبہ کرنے اور اللہ رب العزت کی رحمت پانے کا مہینے ہے۔ لہذا! اس عظمت والے مہینے میں اپنے آپ کو نیک اعمال سے محروم رکھنا انتہائی محرومی اور برنصیبی ہے۔ وہ لوگ عفلت میں ہیں جواس مہینے کو پانے کے باوجود اپنے آپ کو رحمت الہی سے دور رکھے ہوئے ہیں۔ اس ماہ مبارک کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا یاجا تا ہے کہ اس مہینے میں ایک ایسی رات محمی الگا یاجا تا ہے کہ اس مہینے میں ایک ایسی رات مرتب ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال کی ساری کارکرد گیاں پیشِ خداوندی ہوتی ہیں۔ سال گزشتہ کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو تا ہے اور نئے سال کی شروع ہوتے ہی کیا ہم توجہ و استغفار سے اور نئے سال کی برکروعات نئے اعمال سے ہوتی ہیں۔ اب غور طلب بات ہے کہ شعبان کے شروع ہوتے ہی کیا ہم توجہ و استغفار سے بات ہے کہ شعبان کی برکاریا یوں سے جان چھڑا نا چاہتے ہیں تاکہ نصف بات ہے کہ شعبان کی بدکاریا یوں سے جان چھڑا نا چاہتے ہیں تاکہ نصف شعبان المعظم جب نامہ اعمال کا دفتر لیمینا جائے تو ہمارے دفتر اعمال میں سیاہ کاریوں کی جگہ نیکیاں درج کردی گئیں ہوں اور ہم اپنے شعبان المعظم جب نامہ اعمال کا دفتر لیمینا جائے تو ہمارے دفتر اعمال رب کے حضور سرخرو ہوں یا اس عظمت نشان مہینے کو بھی غفلت میں سیاہ کاریوں کی جگہ نیکیاں درج کردی گئیں ہوں اور ہم اپنے رب کے حضور سرخرو ہوں یا اس عظمت نشان مہینے کو بھی غفلت

جنوري2025

میں گزار دیں اور جب فصل کی کٹائی کا مہینہ آئے توہم پر گناہوں کا اتنا بوجھ ہوکہ ہم رمضان المبارک کو بھی عبادت میں سستی کرتے ایسے گزاریں کہ بخشش کا سامان بھی نہ ہو سکے۔ خدارا! اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ، نیکی کے راستے پر چلو، اس مہینے میں تلاوت قرآن کثرت سے کرو تاکہ انوار الہی کی بجلی سے سینے کے کیے دور ہو جائیں، غفلت کی چادر تن سے جدا ہوجائے اور بدن پر عبادت کی طرف نہ داخر ہو کے اثرات ایسے مرتب ہوں کہ پھر دل گناہوں کی طرف نہ داغب ہو۔

ماہ شعبان المعظم کی پندر ہویں رات کو شب براءت لیجنی جہنم سے نجات دینے والی رات کہاجاتا ہے۔اس کے علاوہ اس رات کو برکت والی رات، گزشتہ زندگی کے نامہ اعمال کی پیثی کی رات، رحمت خداوندی کی رات، عطاے رب ذی الجلال کی رات، گناہوں کومٹانے والی رات، قبولیت دعاکی رات، زندگی بخشنے والی رات، شفاعت کی رات، قبولیت دعاکی رات، قدر و منزلت والی رات، آسان دنیاسے خاکدان گیتی پر نزول رحمت الہی کی رات اور فرشتوں کی رات بھی کہاجاتا ہے۔ ججۃ الاسلام امام محمد بن محمد عزالی مکاشفۃ القلوب میں فرماتے ہیں: کہ جس طرح اہل ایمیان کے لئیے عبد الفطر اور عید الفحی کی چاندرات مسرت وشادمانی کا باعث ہوتی عبد اس طرح وراتیں عید کی رات کہلاتی ہیں اسی طرح فرشتوں کے لیے بھی دو راتیں عید کی رات کہلاتی ہیں اسی طرح فرشتوں کے لیے بھی دو راتیں عید کی رات کہلاتی ہیں اور وہ دو راتیں عید کی رات کہلاتی

ماہ شعبان المعظم کی 15 ویں شب کور حمت اللی کامنظر کچھ یوں ہوتا ہے کہ آسان دنیا پر اللّہ رب العزت اپنی شان کے ساتھ جلوہ افروز ہو کر مخلوق پر نظر رحمت ڈالتا ہے۔اس کی رحمت کی تجلیات ہراس شخص پر پڑتی ہے جس کادل ایمان کی دولت سے لبریز ہو، شرک نے دل مسلم کو گلاانہ کیا ہو، پھر اس مومن کادل کینہ سے بھی پاک ہو، شراب کے ناپاک قطروں سے منھ اور جسم کو ناپاک نہ کیا ہو، والدین کی اطاعت و فرمال برداری میں بھی پیش پیش ہو تو

اس ایمان والے شعبان المعظم کی پندر ہویں شب میں رحمت و برکت، بخشش و نجات، قدر و منزلت اور دین و دنیا میں عافیت سے نوازے جاتے ہیں۔ اس رات خیر کے دروازے کھولے جاتے ہیں، بھلائیاں بارش کے قطروں کی طرح اہل زمین پر برستی ہیں، گنہگاروں کو توبہ واستغفار کے ذریعے رب ذوالجلال کو منانے کا موقع ماتا ہے۔ عبادت گزار کوریاضت و مجاہدات کے اجرسے نوازا جاتا ہے لیکن چند بدنصیب لوگ شعبان المعظم کی اس عظمت والی رات میں بھی نظر رحمت سے اس وقت تک محروم رہتے ہیں جب رات میں بھی نظر رحمت سے اس وقت تک محروم رہتے ہیں جب تک وارائے تی گراہوں کے اثرات سے پاک نہیں کر لیتے۔

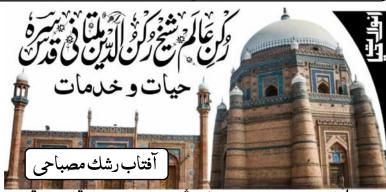
نصف شعبان المعظم كى رات آسان دنياسے ايك خاص اعلان كياجا تاہے۔مولاے كائنات حضرت على كرم الله وجهه الكريم سے مروى ہے كه رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب شعبان کی پندر ہویں رات ہو تورات کو جاگا کرواور
اس کے دن میں روزہ رکھو۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تواس
وقت سے الله رب العزت آسان دنیا کی طرف نزول رحمت فرماتا
ہے اور اعلان کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا تاکہ
میں اس کو بخش دول، ہے کوئی رزق طلب کرنے والا تاکہ میں اس
کورزق دول، ہے کوئی مصیبت زدہ تاکہ میں اس کواس سے نجات
دوں۔ ہماعلان طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہے۔"

(ابن ماجه، حدیث:۸۸۱۱)

محترم قارئین! ماہ شعبان المعظم ایک بار پھر ہمارے در میان رمضان المبارک کی آمد کی خوشیاں اے جلوہ افروز ہونے والا ہے۔ اس ماہ مبارک کی قدر و منزلت کو پیش نظر رکھ کر عبادت کے لیے ہمہ تن مشغول ہونا چاہیے تاکہ عبادات کے ثمرات رمضان المبارک میں حاصل کر شمیں۔ اللہ رب العزت ہمیں شعبان المعظم کی تعظیم اور اس مبارک مہینے میں کثرت سے عبادت کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

-*-*-*-



الله خوانی کرائی۔ آپ نے اپنے والد بزرگوارشيخ صدر الدين محمد عارف قدس سرہ کے حضور حفظ قرآن مکمل کیااور پھرشیخ الاسلام کے قائم كرده اداره جو بعد ميں مدرسه بہائيه ملتان کے نام سے مشہور ہوا، سے دى تعليم حاصل كى ـ

> سلسلہ سہروردیہ کے اولین بزرگ شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی کے خلیفہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہرور دی کو اللہ نے بڑی شہرت عطافرمائی اور اس سلسلے کواخیس کی نسبت سے شہرت حاصل ہوئی۔شیخ شہاب الدین سہرور دی کے خلفامیں ایک بهت ہی نمایاں نام شیخ الاسلام شیخ بهاءالدین زکریاماتانی قدس سرہ کا ہے جن کے بوتے قطب الاقطاب رکن عالم شیخ رکن الدین

21,0%

سهروردى ابن شخصدر الدين محمه عارف قدس سرّ بهابير_ ركن عالم شيخ ابوالفتحركن الدين ملتاني قيدس سره كي ولادت 9 رمضان المبارك 649ھ مطالق 1251ء، جمعہ کے دن ملتان میں ہوئی۔داداحضورشیخ الاسلام شیخ بہاءالدین زکریاملتانی نے آپ کانام ركن الدين ركھااور غرباو مساكين كوخوب بخششيں عطاكيں۔

آپ کی والدہ شہزاد کی فرغانہ بی بی راستی قرآن مجید کی حافظہ تھیں ، شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی سے نسبت بیعت رکھتی تھی، صلات وصوم کی حد درجه پابند خیس - چنال چه آپ جب رکن عالم شیخ رکن الدین ملتانی کولوری دیتیں توکسی اور چیز کی بجائے قرآن مقدس کی تلاوت کیاکر تی تھیں ، آپ انھیں جب بھی دودھ پلاتیں باوضوہ وکر ہی پلاتیں۔اسی طرح جب آپ کچھ بولنے کی عمر کو پہنچے توآپ کی والدہ نے خادماؤں کو بیگم دے رکھا تھا کہ آپ کے سامنے اسم ذات "الله" کے علاوہ کچھ نہ بولیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زبان سے جولفظ پہلی مرتبہ اداہواوہ الفظ" اللہ" تھا۔ جب آب حارسال کے ہوئے توآپ کے داداحضور نے بیم

شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی آپ سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے۔ چنال چہدوہ ہمیشہ آپ کواپنی صحبت میں رکھتے اور روحانی تعلیم و تربیت پرخصوصی توجه فرماتے۔جب آپ کی عمر تقریبًا بارہ سال کی ہوئی توشیخ الاسلام کا وصال ہو گیا۔ دادا جان کے وصال کے بعد آپ نے اپنے والد بزرگوار شیخ صدر الدین محمرعارف سے بھی علوم طریقت حاصل کے۔

661ھ میں شیخ الاسلام شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے وصال کے بعدان کے بڑے صاحب زادیے شیخ صدر الدین محمد عارف مندنثین ہوئے۔ پھران کے وصال 709ھ کے بعدر کن عالم شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی قبدس سرہ نے مسندار شاد کوزینت بخش۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں دہلی کی سرزمین سے محبوب الہی خواجه نظام الدين اوليا قدس سره (725ھ)اينے علمي و روحاني فیضان سے ایک جہان کوستفیض کررہے تھے۔کتب تذکرہ میں بیہ بات نہایت مضبوط ثوتوں کے ساتھ مرقوم ہے کہ سلطان المشائخ خواجه نظام الدين اوليااور ركن عالم شيخركن الدين ملتاني قدس سرجما دونوں ایک دوسرے کابڑاادب واحترام کیاکرتے تھے، دونوں کے چیج بہت گہرااور مضبوط تعلق تھااور دونوں مشائخ ایک دوسرے کے مراتب و کمالات کے معترف تھے۔اوریہی روش (باہمی ادب و احترام اور اعتراف کمالات)مشائخ حقہ کی پیجان ہے۔ چنال چیہ شاہ رکن عالم جب بھی دہلی جاتے سلطان المشائخ سے ضرور ملاقات كرتے اور گھنٹوں باہم محو گفتگورتے۔

جنورى2025

بہار یونیورسٹی، مظفر یور

22 22

سلطان غیاف الدین کے زمانے میں چھاشیخعلم الدین کے اصرار پر رکن عالم شیخ رکن الدین ماتانی قدس سرہ سجادگی سے دست بردار ہوگئے اور دبلی میں سکونت اختیار کرلی۔ دوران قیام بارہاسلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاقدس سرہ کا وصال ہوا۔ میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاقدس سرہ کا وصال ہوا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں شاہ رکن عالم سجادگی سے برطرف ہوکر کمی مدت کے لیے دبلی میں مقیم شے۔ سلطان جی کے وصال برطھائی۔ جہیز و تدفین کے بعد رکن عالم نے برجستہ فرمایا: اب مجھے برطھائی۔ جہیز و تدفین کے بعد رکن عالم نے برجستہ فرمایا: اب مجھے اندازہ ہواکہ سلطان المشائخ نے اب تک مجھے دبلی میں کیوں روکے رکھا تھا۔ سلطان جی کی نماز جنازہ سلطان نے اداکرائی تھی۔

سلطان المشائخ کے وصال کے بعد شخر کن عالم ملتان تشریف لے گئے اور ملتان اور اطراف ملتان میں خلق خدا کی فیض یابی میں مصروف ہو گئے۔وصال سے تقریباتین ماہ پہلے شخ الاسلام شخ بہاءالدین زکریاملتانی قدس سرہ کے عرس میں لوگوں کے از دحام سے آخری خطاب کیا اور اسی موقع پر اپنے بھیتج شخ صدر الدین محمد حاجی کو خرقہ و دستار سے سر فراز فرماکر مسند سجادگ عطافرمائی اور خود خلوت نشین ہوگئے۔ 7 جمادی الاول 735ھ کو مغرب کے بعد صلاۃ اوابین سے فارغ ہوکر سر سجدے میں رکھا اور جان جانِ آفریں کے سپر دکر دی۔ ۸ جمادی الاول کی صبح نماز جنازہ سے فراغت کے بعد آپ کوشخ الاسلام شخ بہاءالدین زکریا ملتانی قدیس سرہ کے قد موں میں جگہ دی گئی۔

شیخ رکن عالم کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کا انھیں ملال بھی نہیں تھا، کیوں کہ اللہ نے انھیں ایسے ایسے عظیم خلفاعطا کیے جن کے ذریعہ ان کی روحانی نعمیں قیامت تک بٹتی رہیں گی۔ آپ کے خلفا میں شیخ صدر الدین مجمد حاجی، مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین جناری، سلطان التارکین شیخ حمید الدین حاکم بڑے جلال الدین جاری، سلطان التارکین شیخ حمید الدین حاکم بڑے

نامور گزرے ہیں۔ شیخ رکن عالم نے باضابطہ کوئی کتاب تو تصنیف نہیں فرمائی، مگر آپ کے افکار و نظریات کی تفہیم کے لیے دو کتابیں بہت اہم ہیں ۔ ایک فتاوی صوفیہ اور دوسری کنز العباد۔ آپ کے صحبت يافتة صوفى عالم شيخضل الله محمرين الوب ماجوى كى فتاوى صوفيه زمانہ تصنیف سے ہی مشائخ سہروریہ کے یہاں مقبول رہی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگا باجا سکتا ہے کہ صاحب در مختار علامه علاء الدين حصكفي (1088 هـ) ني اس كتاب كى تلخيص تياركي تقی۔ ان شاءاللہ حلد ہی فتاوی صوفیہ کا ترجمہ شاہ صفی اکیڈ می خانقاہ عارفیہ سیدسراوال سے شائع ہونے والاہے اور اس کے بعد عربی محقق متن بھی اشاعت پذیر ہوگا۔ کنزالعباد آپ کے مریدو تربیت یافتہ شيخعلى بن احمد غورى كي بي-بية شيخ الأسلام شيخ بهاءالدين زكرياملتاني کیالاوراد کی شرح ہے جو پڑھنے،بلکہ برتنے سے تعلق رکھتی ہے۔ شیخ رکن عالم قدس سرہ بڑے صاحب کرامت بزرگ گزرے ہیں۔ان سے حیات اور بعدوصاف بھی بہت سی کرامتیں ظاہر ہوئیں جس کے لیے کتب تذکرہ کی جانب رجوع کرنا چاہیے۔ ہم بہاں ان کی کرامتوں کی بجاہے ان کے ملفوظات نقل کرتے ہیں ۔ تاكدان كى روشنى مين ہم اينے اخلاق وكر دار بہتر كر سكيں۔ شيخ ركن عالم فرماتے تھے:

- جب تک انسان اپناتز کیه نہیں کر لیتا اس کا شار حیوانوں اور در ندوں میں ہوتا ہے۔
- اللہ کی رحمت کا ظہور ہیہ ہے کہ بندے کو اپنے عیوب نظر آنے لگتے ہیں۔
- نفس کشی ہے ہے کہ انسان اپنے اعضا و جوارح پر ایسا قابو
 رکھے کہ ممنوعات شرعی سے قولا و فعلا بازر ہے۔
- انسان کے نیک ہونے کی علامت سے کہ اس کے ہم سائے اس کی نیکیوں کا اثر قبول کریں۔
 - جوطالب حق نهیں وہ بطال (بیکار، ناکارہ) ہے۔
 ** ** ** **

شعاعيں

حضريفاكي بإبااوران كى كراتيس

مولانامحمد آل مصطفى رضوى مركزي

مجذوب کامل حضرت الحاج الشاہ نعت علی خاکی باباعلیہ الرحمہ کی ذاتِ ستودہ صفات عار فانِ حق میں مختاج تعارف نہیں جن کاباطن اس قدر صاف و شفاف تھا کہ ہم آنے والے کے دل کی تحریر بڑی آسانی سے پڑھ لیتے اور حسبِ آرزو تحمیل آرزو فرماتے۔
آپ کی ولادت طیبہ ۱۲۷۸ھ ددری گاؤں موجودہ ضلع سیتا مڑھی میں ہوئی بچین میں ہی والدہ کے سامیر کرم سے محروم ہوگئے تو اپنے نانیہال پنڈول بزرگ آ گئے اور یہیں بوری یرورش ہوئی۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی رحمة الله علیه فرماتے ہیں کرامات اولیا کا انکار گمراہی ہے۔

(فتاوی رضویه جهاص،۳۲۴)

کرامت کی قسمیں: حضرت علامہ بوسف بن اساعیل نبهانی رحمۃ الله علیہ نے کرامات اولیا کے موضوع پراپنی کتاب "جامع کرامات اولیا"کی ابتدامیں کرامت کی سترسے زیادہ اقسام کوبیان فرمایا ہے۔

بعدوسال مجمی کرامات: اولیاء اللہ سے ان کے وصال کے بعد بھی کرامات ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت امام ابر اہیم بن محمد باجوری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جمہوراہل سنت کا یہی موقف ہے کہ اولیا کرام سے ان کی حیات اور بعد المات یعنی دنیاسے جانے کے بعد بھی کرامات کا ظہور ہوتا ہے۔ فقہ کے چاروں فداہب میں کوئی ایک بھی فد ہب ایسانہیں جووصال کے چاروں فداہب میں کوئی ایک بھی فد ہب ایسانہیں جووصال کے

بعداولیا کی کرامات کا انکار کرتا ہوبلکہ بعد وصال کرامات کا ظہور اولی ہے کیول کہ اس وقت نفس کدور توں سے پاک ہوتا ہے۔ (تخفہ المرید ص، 363)

زمانہ نبوت سے آج تک اہل حق کے در میان بھی بھی اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، بھی کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اوراولیائے عظام کی کرامتیں حق ہیں۔ ہرزمانے میں اللہ والوں سے کرامات کا ظہور ہوتارہا اوران شاءاللہ قیامت تک ہوتارہے گا، بھی بھی اس کاسلسلہ ختم نہیں ہوگا۔

آپ کی ایک نگہ کرم نے نہ جانے کتوں کی ٹیڑھی قسمت سیدھی کردی، کتنے خاطیوں کو نیکو کار بنایا، کتنے قلوبِ ویرال میں محبت رسول کی شمعیں روش کیں، کتوں کو توحید کاسبق سکھایا، مدرسوں کا و قار بچایا، طالبانِ علوم نبویہ کے لیے نگاہوں کے فرش بچھاہے، علما کا احرام بجالانے میں کوئی کسریاتی نہیں رکھی اور جذبی کیفیت کے باوجود شریعت کی پاس داری اور احکام الہی کی بجا آوری میں کوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شک وشبہ ذہن وفکر کے کسی گوشے میں سرابھار تا بور محمد شاقادری علیہ فوراً مجد داظم، فقیہ اسلام، عالم اہل سنت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ سے استفتا فرماتے اور وہاں سے جو جواب آتا اس پر ہی مل کرتے۔ فتاوی رضویہ شریف کے کئی حصوں میں آپ کے ملل کرتے۔ فتاوی رضویہ شریف کے کئی حصوں میں آپ کے استفتا موجود ہیں۔ کیف وجذب کے باوجود جہاں حضرت خاکی بابا

جنوري2025

کاشرع شریف پرمداومت، تصلب فی الدین اور دین وسنیت پر استقامت کی روشن دلیل ہے، وہیں امام احمد رضا قادری کی عبقربیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ علما، مشائخ، دانشورانِ قوم اور فقیمانِ حرم کے علاوہ اپنے وقت کا مجذوب کا ال بھی اس بار گاہِ فیض سے اکتساب فیض کررہاہے۔

حضوراعًلی حضرت اور حضور خاکی بابا کا زمانہ ایک ہے مگر دونوں بزرگوں کی ملا قات نہ ہوسکی تاہم ایک دوسرے بزرگ میں غائبانہ تعارف خوب تھااورایک دوسرے کو تحفے تحائف بھی بھیجا کرتے تھے محدث اعظم بہار علامہ الثاہ مفتی احسان علی حامدی فیض بوری علیہ الرحمہ جامعہ منظر اسلام کے طالب علم تھے اور یہ ان دونوں بزرگوں کے در میان بچ کی کڑی تھے ، ٹچھٹی کے امام گزار کرجب برملی شریف کے لیے عزم سفرماندھتے تو حضرت خاکی بایا کی بار گاہ عظمت میں حاضری دیتے ۔حضرت خاکی بابا، علی حضرت قبله کی بارگاه میں تحفه تھیجتے اور محدث صاحب جب وہ تحفہ پیش کرتے توسر کار اعلیٰ حضرت بے پناہ مسرتوں کا اظہار فرماتے اور کیف کے عالم میں قبول فرماتے اورجب حفرت خاکی بابا کے لیے حضرت محدث صاحب قبله، حضوراعلی حضرت کاتحفہ لے کرآتے توآپ پرایک عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوتی، سریہ رکھتے اور رقص کرتے ہوئے اپنی خانقاہ میں تشریف لاتے اور مہینوں بطور تبرک اسے استعال کرتے اور ہرآنے والے کووہ تحفہ عنایت کرتے اور کہتے دیکھومجد دِ وقت نے تحفہ بھیجا سے اور بار بار فرحت و نشاط کا اظہار فرماتے۔ حضرت کی قوّت کشف کااندازہ اس بات سے لگائیں کہ محدث صاحب قبله اپنے گھرفیض بور سے اعلیٰ حضرت کاعطاکر دہ تحفہ لے کر چلتے ادھرخاکی بابا کوعلم ہوجا تا کہ مولانااحسان علی تحفہ لے کے آرہے ہیں۔

، سے حضرت محدث صاحب کے گھر میں شادی تھی اوراس زمانے میں بیررواج تھا کہ شادیوں میں ہانڈی میں دہی جما کر بھیجا

جاتا تھا۔ حضرت خاکی بابا نے چند ہانڈی دہی اینے خادم کی معرفت حفرت محدث صاحب کے گھر بھیجواہا۔ حفرت محدث صاحب کے گھر جانے سے پہلے ایک چیوٹی سی ندی پڑتی تھی خادم نے ہانڈی سے دہی نکالااور کھالیااوراس میں ندی کا پانی ملادیا جب شام کو حضرت خاکی باباحضور محدث صاحب کے گھر پہنچے توعصاہے مبارک کوزمین پرمارتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے "رے حرمرونی کا دہی کھائے تَہ کھائے پانی کاہے ملائے "(تم نے دہی تو کھا مایا ٹی کیوں ملایا) حاضر باش لوگ جیرت واستعاب کے سمندر میں غرق کہ حضرت کیا فرمارہے ہیں حضرت محدث قبله عرض گزار ہوئے کہ حضور بات کیا ہے، كيول نالال بين، مواكيامي؟ تب حضرت خاكى باباعليه الرحمه نے افشاہے راز کیا کہ جس کو میں نے دہی لے کر بھیجا تھاراتے میں اس نے ہانڈی سے دہی نکال کر کھا ہااور اس میں یانی بھی ملادیا ظاہر ہے کہ جب وہ دہی میں پانی ملار ہاتھا تو حضرت اپنی خانقاہ میں جلوہ فرماتھے کیکن قوتِ کشف کا پیرعالم کہ خانقاہ میں بیٹھ کرخادموں کی نازیباحرکتوں کامشاہدہ فرمارہے ہیں اس سے یہ بات واضح ہوگئ کہ اللہ کے ولیوں کی طہارت قلب اور صفائی دل کابیہ حال کہ اپنی خانقاہ میں رہ کرلوگوں کی نقل وحرکت پر نظر ر کھتے ہیں۔

25 25

مطابق ہو۔

لوگ اس شخص مذکور کومولوی بشارت کریم کے یہاں لے کرگئے۔ابھی بہلوگ راستے میں ہی تھے کہ جِن اس کے جسم سے حدا ہوکر مولوی صاحب کے پیمال پہنچ گیااور کہنے لگا کہ ایک بات بتائیں کہ اگر کوئی کسی گھر میں رہتا ہو توبلاوجہ اس گھرسے نکالناکیسا ہے؟ تومولوی بشارت کریم صاحب جواماً کہنے لگے یہ تو شرعاً درست نہیں ہے یہ سن کروہ جِن بلٹااور پھرسے اس شخص یر سوار ہو گیا جب سبھی لوگ مریض کو لے کر مولوی بشارت کریم کے پاس پہنیج اورانہوں نے جیسے ہی جھاڑ کھونک شروع کیا توجن کہنے لگا حضرت ابھی توآپ نے مسلمہ بتایا ہے کہ یہ شرعاً جائز نہیں اوروہ کام خود ہی کررہے ہیں۔ اب تومولوی بشارت کریم سناٹے میں آگئے اور کہنے لگے اسے حضرت خاکی باباکے یاس لے جاؤ۔سب لوگ اسے خاکی بابا کے پاس لے کرچلے پھر اس نے وہی حرکت شروع کی جو پہلے کر حیا تھام یض کے جسم سے الگ ہوکر حضرت خاکی باباکی بار گاہ میں پہنچااور جیسے ہی مسئلہ در بافت کیاحضرت نے بال پکڑااور فرمایا "رے حرمرونی کا ہمرے بشر تاہمجھے ہے" اور پھر عصاسے دوجار عصالگاما تو گرگڑاتے ہوئے کہنے لگاحضور حچیوڑ دیجیے اب میں اس مریض کو تنگ نہیں کروں گااور پھرغائب ہو گیا کچھ کمجے بعدلوگ مریض کو لے کر حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت خاکی بابانے ار شاد فرمایاکه:تم لوگ جاؤتمهارامریض اچهاهوگیا۔

دین ہدردی اور گستانی کی سزا: ہرزمانے میں محبان اسلام، علما ہے کرام اور عاشقان رسول سے باطل تو توں نے بغض وعناداور شمنی کاکوئی لمحہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا مگران کورباطنوں کو کیا خبر کہ سے وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کی مشی میں نظام کائنات کی دھڑ کئیں ہیں۔اور کیوں نہ ہوجس کے دل میں خشیت الہی اور خوف خدا جا گزیں ہو، جن کی زندگی کے شب وروزرضائے الہی کے حصول میں گزرتے ہوں، جن کا اشخا بیٹے مین الہی کے عین بیٹے مین مونا جا گنا، کھانا بیٹا اور زندگی کی ہرساعت حکم الہی کے عین

جنانچہ کچھ مخالفین نے آپ کوبھی جان سے مارنے کی سازشیں کیں۔ مگرجب تمام حربے آزمانے کے بعد بھی وہ ناکام ونامراد ہو گئے توان لوگوں نے ایک ساحرہ عورت کو اپنے دام فریب میں لے کراوررویے کالالچ دے کر تیار کیا تاکہ حضرت کی زندگی کا قصہ تمام کیا جاسکے۔ معاذاللہ حرص وطمع کی جال میں بچنس کروہ ساحرہ عورت تباریجی ہوگئی اور بلان بناکر حضرت کی خانقاہ میں پہنچ گئی۔ حضرت خاکی بابا کے ساتھ حضرت مولاناولی الرحمٰن صاحب یو کھریروی بھی موجود تھے۔ساحرہ نے کہا:"خاکی بابا آج میرے گھر آپ کی اور مولانا ولی الرحمٰن صاحب کی دعوت ہوئی "۔حضرت نے فرمایا: ٹھیک ہے جاؤ منظور ہے۔رات ہوئی اورجب کھانے کا وقت ہوا تو حضرت خاکی بابا مولانا ولی الرحمٰن صاحب کوساتھ لے کر ساحرہ عورت کے گھر پہنچ گئے۔ پلاننگ کے تحت ساحرہ نے کھانے میں زہر ملادیااور حضرت کے سامنے پیش کیا۔ کھانے میں روٹی اور مچھلی تھی۔ حضرت نے جیسے ہی روٹی توڑ کرمچھلی کی طرف اپناہاتھ بڑھایا کہ مچھلی کی بوٹیاں تڑینے لگیں۔حضرت نے فرمایا اے بڑھیا تونے کھانے میں زہر ملادیا ہے۔ ساحرہ نے انکار کرتے ہوئے کہانہ خاکی بابانہ۔آپ نے فرمایا کہ اے بڑھیا توخودس لے مچھلی کی بوٹی کہ رہی ہے ۔ آپ نے غضب ناک نگاہوں سے ساحرہ عورت کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اگرخاکی کوجان سے ماردیتی توکوئی بات نہیں تھی مگر مولانا ولى دنياسے چلے جاتے تواسلام كاكتنابر انقصان ہوتا۔ يہي مولانا سب دین کی بات اور شریعت کا مسکلہ بتاتے ہیں۔ پھر کیا تھاجلال بھری نگاہوں سے دیکھاادھریک لخت بڑھیاکی آنکھوں کی روشنی ختم ہوگئی اور کچھ ہی دنوں کے بعدوہ عورت مرگئی۔

اس واقعہ سے جہال آپ کی زندہ کرامت کا پہتہ چپتا ہے وہیں ایک عالم دین کی قدرومنزلت اوران کے تئیں سچی محبت وانسیت اور جمدر دی کا درس بھی ملتا ہے۔

مشہورہے کہ تنہواں ضلع سیتا مڑھی کا کوئی شخص حضرت خاکی بایا سے ملنے کے لیے پنڈول آیا تووہاں کے مشہور دیوبندی مدرسہ اشرف العلوم کے ناظم نے اس سے کہاکہ جارہے ہوتو خاکی بایا سے ہمارے مدرسہ کے لیے کچھ مانگ کرلانا وہ شخص حاضر ہوااور جب حانے کی احازت جاہی توخاکی پایانے فرمایا کہ تم سے کہا گیاتھاکہ مدرسہ کے لیے کچھ مانگ کرلاناتم بھول گئے انارکے درخت کی چند ٹہنی توڑ کر حضرت خاکی مامانے اس کودے دیا، جھولے میں رکھ کروہ جیلا گیااور پھر دینا بھول گیا۔ کئی دنوں کے بعدناظم کے مطالبہ پر جھولاسے سوکھی ٹہنی نکال کر دیا جسے مدرسہ کے صحن میں لگادیا گیا۔ قدرت الہی سے اس میں جان آگئ اور لہلہا تاہواہر ابھرادر خت ہو گیااور برسوں پھل دیتار ہا۔ حضرت مجى باني مهتم اول مدرسه نورالهدى تو كهريرا کے عہدمیں حضرت صدرالافاضل،مولانا مفتی سیر نعیم الدین مرادآبادى اور مخدوم الملت سيدمحد محدث عظم هند كجموجيوى رحمهم الله جلسه میں تشریف لائے مدرسه کے کمرہ میں دونوں بزرگوں کا ایک ساتھ قیام تھا ،انھوں نے کیجی و دہی کھانے کا اشتیاق ظاہر کیا، مظفر پور کی لیچی مشہور ہے لیکن وہ لیچی کا موسم تھیں تھا۔

کچھ ہی دریمیں حضرت خاکی بابا ایک توانا مزدورکے ساتھ ایک بڑے ٹوکرے میں تازہ لیجی اور تازہ دہی لے کرتشریف لائے اور فرمایا آپ حضرات کیجی ودہی کی خواہش رکھتے سے کیجے حاضرہے تناول فرمائیے۔

معرت خاکی باباکی زندہ کرامت: پوکیر براشریف شالی بہارکی ایک علمی بستی مانی جاتی ہے دینی اور عصری علوم سے آراستہ شخصیتوں کی کمی نہیں جسے اعلیٰ حضرت کے محب خاص مترجم قرآن حضرت مولانا شاہ عبدالرحمٰن قادری کے گاؤں ہونے کاشرف حاصل ہے اور شالی بہار میں دین حنیف کی خدمت اور مسلک رضا کا فروغ آپ کا اصل ہداف رہا۔ ہرسال خدمت اور مسلک رضا کا فروغ آپ کا اصل ہداف رہا۔ ہرسال

نسلوں کے ایمان وعقیدے کے تحفظ اوراصلاح اعمال کے لیے جلسے کراتے اور جلسے میں علما کا انتخاب حضوراعلیٰ حضرت فرماتے۔ جماعت رضائے مصطفی کے بینر تلے بورے ملک میں آل انڈیاسنی کانفرنس منعقد ہورہی تھی توشالی بہار میں حضرت مجبی کواس کانفرنس کاصدر منتخب کیا گیااور پوکھیر براشریف میں تین روزہ اجلاس ہواجس میں پورے برصغیرسے باون علما،مشائخ اور سادات کرام کو مدعو کیا گیا،اس وقت لاوڈاسپیکر کارواج نہیں تھااس لیے گاؤں میں الگ الگ جار منبر فاصلے فاصلے سے تیار کے گئے اور عوام کی اس قدر کثرت ہوئی کہ جس طرف نظر جاتی ا تاحد نگاه انسانی سروں کا سیلاب دکھائی دیتاجس کانتیجہ بیہ ہوا کہ بوری بستی کے کنوئیں اور تالاب کا پانی خشک ہو گیااس صورت حال کو دکھ کر حضرت مجی رحمتہ اللہ تعالی علیہ اپنے دوست حضرت نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمہ کولے کر مدرسہ نورالہدی کے مغربی حصہ میں پہنچے جہاں سے ایک جھوٹی سی ندی ہورہی تقى اوروه بنمى خشك ہو چكى تقى حضرت خاكى بابانے اپنے ہاتھ میں کدال پکڑااور ایک ہی ضرب لگائی تھی کہ صاف وشفاف پانی کاچشمہ ابل پڑااور سارامجمع اس پانی سے سیراب ہونے لگا۔

اس سال حضور ججنة الاسلام، شیخ المحدثین حضرت محدث سورتی، مفتی عبدالسلام جبل بوری، صدرالافاضل، ملک العلما، شاه ابونصر حمدالله کمال پشاور، سید شاه دیدار علی الوری، مولاناوصی احمد سهسرامی، حضرت صدرالشریعه، مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی میر مشی اور سید قطب الدین بر جمچاری علیهم الرحمه جیسی نادراور عبقری شخصیات کی تشریف آوری ہوئی اور تین شبانه بوم علماکی تقار بر ہوتی رہیں۔

بد عقیدہ مولوی کی زبان گنگ ہوگئ، عمدۃ المحققین پیر طریقت حضرت علامہ فتی محمود احمد رفاقتی، سجادہ نشین خانقاہ امین شریعت بھوانی پور مظفر پورنے فقیر تذکرہ نگار سے حضرت ممدوح کی ایک تھلی کرامت بیان فرمائی کہ حضرت خاکی بابا اور حضرت

ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کسی بارات میں تشریف لے گئے۔ اتفاق
سے بارات جس گاؤں میں گئ وہاں کی مسجد به وہائی امام قابض
تفا، جمعہ کا دن تھا۔ حضرت خاکی بابا علیہ الرحمہ نے فرمایا: مولانا
ولی چلیے ناجمعہ کی نماز پڑھ لیجیے) مولانا نے فرمایا حضرت اس مسجد
مولوی کی اقتدا میں درست نہیں ہوگی۔ لہذاہم لوگ جمعہ کی جگہ
مولوی کی اقتدا میں درست نہیں ہوگی۔ لہذاہم لوگ جمعہ کی جگہ
ہی امامت فرمائیں گے۔ حضرت نے فرمایا: مولانا ولی چلیے آپ
ہی امامت فرمائیں گے۔ چینانچہ دونوں بزرگ مسجد میں پہنچے اور
اپنی اپنی سنتیں اداکیں۔ جب خطبہ کا وقت ہوا تو بر عقیدہ مولوی
منبر به چڑھ گیا۔ حضرت خاکی بابا نے جیسے ہی اس کی طرف نظر
منبر به چڑھ گیا۔ حضرت نے فرمایا: مولانا ولی آپ پڑھا کئے اسے
اٹھاکر دیکھا اس کی قوت گویائی سلب ہوگئی اور ایک حرف بھی نہ ادا
کر سکا۔ پھر حضرت نے فرمایا: مولانا ولی آپ پڑھا کئے اسے
پڑھانا نہیں آتا ہے۔ حضرت کے ارشاد کے مطابق حضرت
مولاناولی الرحمٰن صاحب نے خطبہ پڑھا اور امامت فرمائی۔

میں کے دھیلاکی سواری: خداوند قدوس نے اپنے محبوبان بارگاہ کو ایسی قوت اور تصرف کی دولت بخش ہے کہ جسے چاہیں اپنا تابع فرمان کرلیں۔ چنانچہ اس ضمن میں حضرت کا ایک واقعہ زبان زد خاص و عام ہے کہ ایک دن حضرت اپنے ہم عمر ساتھیوں کے ساتھ بری چرارہے تھے۔ کھیت میں مٹی کا ایک بہت بڑاڈھیلا تھا۔ آپ اس پر بیٹھ گئے اور فرمایا چل۔ حکم پاتے ہی وہ ڈھیلا حلنے لگاور حضرت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس پر بیٹھ سے۔

یہ ہے اہل اللہ کا تصرف کہ اگر بے جان چیزوں میں بھی مخصوکر مار دیں تو زندگی کی حرارت انگرائی لینے گے۔ اور کبھی ایسا ہو تاکہ اپنے ساتھیوں سے فرماتے او پر سے مٹی پاٹ دو بیچے مٹی وال کر گڑھا برابر کر دیتے۔ مگر چند لمحوں میں دیکھتے کہ حضرت خاکی بابائسی دوسری طرف سے تشریف لارہے ہیں۔

ایک سال مدرسہ نورالہدی لوکھریرا شریف کے سالانہ اجلاس میں صدرالافاضل علامہ سیدنعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ

علیہ مقرر خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے۔گھرسے روانہ ہوتے وقت حضرت کے صاحب زادوں نے عرض کیا، حضوآپ مظفر پورتشریف لے جارہے ہیں۔ واپہی میں وہاں سے ہم لوگوں کے لیے آئیں گے۔ حضرت نے بچوں سے وعدہ فرمالیا۔ آپ مظفر پور یہنچ اور رات کو پو کھریرا شریف کے اجلاس میں ایک دل پذیر تقریر فرمائی۔ میے فجر کی نماز کے بعد بیل گاڑی پرسوار ہوکر پو کھریرا شریف سے مظفر پور کے لیے روانہ ہوگئے۔ ریلوں المیشن پہنچ ٹرین پرتشریف فرما ہوئے۔ بس ٹرین کھنے ہی والی تھی کہ حضرت خاکی نے بابار حمۃ اللہ علیہ پہنی سے بھری دو ٹوکری حضرت صدرالافاضل کی خدمت عالیہ میں پیش کرتے ہوئے فرمایاکہ:

"مولانا آپ نے اپنے بچوں سے جو وعدہ فرمایا تھا وہ بھول گئے۔ لیجے یہ ہے مظفر پور کا تخفہ، اپنے بچوں کو پیش کر دیجے گا۔"

الکاندی کی پریٹانیوں سے نجات: حضرت خاکی بابا علیہ الرحمہ جب مہنار بہنچ جو موجودہ ضلع ویشالی میں واقع ہے اورآج جہاں آپ کا آسانہ مبارک مرجع خلائق ہے جب یہاں آپ کی آمد کی خبرپورے علاقے میں پھیل گئی کہ محرم رحمت علی صاحب کے ایک مصاحب کشف ولی تشریف لائے ہیں تو پھر کیا تھاد کیھتے ہی دیھتے پوراعلاقہ سمٹ آیا کیا ہندو کیا مسلمان، کیا سکھ کیا عیسائی، بھی آرہے ہیں اور دست بستہ عرض گزار ہیں کیا سکھ کیا عیسائی، بھی آرہے ہیں اور دست بستہ عرض گزار ہیں حضور ہم لوگ گزگا ندی سے کافی پریشان ہیں ہرسال سیلاب آتا ہے اور ہم سب کے مکانات تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں، فصلیں نصائع ہوجاتی ہیں اور ساری مختول پریانی پھرجاتا ہے۔ ہراکی کی ضائع ہوجاتی ہیں اور این شکایت چیاں چہ سب کی فریاد سننے کے ضائع ہوجاتی ہیں اور ندی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "توسب بعد حضرت نے اپنے ہیں عصالیا، ندی کے کنارے تشریف کو پریشان کرتی ہے یہاں سے دور ہوجا "اوراپنے عصاسے ایک

28 28

نشان تھینچ دیااتنا کہنا تھا کہ گنگا ندی مہنار گاؤں سے تقریبًا ایک کلومیٹر دور چلی گئی اور سبھی لوگ اس سال سے اب تک جان ومال کے نقصانات اور ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ ہو گئے۔

حضرت کے لیے ٹرین ڈک گئی: ۱۲رشعان المعظم • ۵ سلاھ کو چند عقیدت مندوں کواپنے ساتھ لے کر مہنار کے لیے روانہ ہوئے۔ مہنار سے ایک اٹیش پہلے ٹرین رکی۔ حضرت خاکی پایاعلیہ الرحمہ نے رشاد فرمایا کہ عصر کا وقت ہو دیکا ہے چلوچل کرنماز اداکرلیں حضرت عقیدت مندوں کے ساتھ ریل گاڑی سے نیچے اترے۔وضوفر مایااور عصر کی نماز اداکی۔ دعا فرمائی حالت دعامیں ہی آپ پر جذبی کیفیت طاری ہوئی تو آپ آٹیشن سے باہر نکل کر آبادی کی طرف چل پڑے۔ ادھر ٹرین کھلنے کاوقت ہو دیا تھا۔ سارے عقیدت مند حیران ویریشان کہ ٹرین کھل رہی ہے اور نہ معلوم حضرت کدھر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسی بچ گارڈ نے ہری جھنڈی دکھلایا اور ڈرائیورنے سیٹی دیدی۔ مگر ہر ممکن کوشش کے باوجودریل گاڑی چلنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔ اس کی خبر اشیشن ماسٹر کودی گئی ٹرین کے ۔ میکینک کوبلایا گیا کافی جانچ پڑتال کیا گیا گرکوئی خرایی نظرنہیں آئی،آٹیشن کاساراعملہ حیران ہے کہ ٹرین کاہر کل پرزہ درست ہے اس کے باوجود چل کیوں نہیں رہی ہے۔ آخر ہوا کیا ہے؟ ایک سادھوجوائٹیش پر بیٹھا ہوااینے ماتھے کی آنکھوں سے بہسارا منظر دیکھ رہاتھا ایک طرف وہ حضرت کی جذبی کیفیات کا بغور مطالعہ کررہاتھا تودوسری طرف آٹیشن کے عملہ کی پریشانیاں اس کی نگاہوں کے سامنے تھیں اسے رہانہ گیامالآخراس نے اسٹیشن ماسٹرسے جاکر کہاکہ ابھی ایک بابایہاں نماز پڑھ رہے تھے اور نماز پڑھنے کے بعدوہ باہر چلے گئے ہیں۔ٹرین ان کے لیے ہی رکی ہوئی ہے۔ اخیں بلاكر لائيے جبي ٹرين چلے گی۔ ابھی يہ گفت وشنید چل ہی رہی تھی کہ اسی اثنامیں حضرت مسکراتے ہوئے آٹیشن کے اندر داخل ہوئے۔ ریلوے ملازمین نے دست بستہ

عرض کی حضور ہم لوگ کافی دیرسے پریشان ہیں، ٹرین نہیں چلے گی۔
چل رہی ہے۔ جب تک آپ نہ بیٹھیں گے ٹرین نہیں چلے گی۔
آپ نے ان لوگوں کی بات سنی ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا: 'کیوں نہیں چل رہی ہے مسافر کو پریشان کر رہی ہے'۔ انٹاکہ کر ٹھوکر لگائی اور ٹرین چل پڑی۔ جب ٹرین مہنار پہنچی تو آپ اپنے خادموں کے ساتھ از گئے اور وہاں رحمت علی صاحب مرحوم کے عشرت کدہ پر قیام فرمایا۔ رحمت علی صاحب نے آپ کا شایان شان خیر مقدم کیا اور بڑی خندہ پیشانی اور احترام و عقیدت کے ساتھ پیش آئے۔ رحمت علی مرحوم کے گھرسے عقیدت کے ساتھ پیش آئے۔ رحمت علی مرحوم کے گھرسے زمین بہت ہنس رہی ہے۔ گر کے خبر کہ یہی ویران زمین کل خریاں بہت ہنس رہی ہے۔ گر کے خبر کہ یہی ویران زمین کل شاداب چین میں تبدیل ہو جائے گی اور کشف و ولایت کا یہ درخشاں سورج یہیں سے اپنے فیض کا اجالا بھیرے گا۔ درخشاں سورج یہیں سے اپنے فیض کا اجالا بھیرے گا۔

یہ چندواقعات حضرت خاکی بابا علیہ الرحمہ کے قوتِ
کشف کے حوالے سے تھے جس کے مطالعہ سے اولیائے کرام
کی قوتِ باطنی، نگہ عنایت، قربِ الہی اور بارگاہِ مصطفی میں
مقبولیت ومحبوبیت کااندازہ ہوتا ہے۔

مزار تمریف: وصال مبارک سے چنددن پہلے آپ نے مہنار ضلع ویشالی جانے کا ارادہ فرمایا، پنڈول سے بوپری اسٹیشن پہنچ اور وہاں سے بدریعہ ٹرین مہنار کے لیے روانہ ہوئے اور مہنار میں رحمت علی صاحب کے گھر قیام فرمایا ساار شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو فجر نماز کی پہلی رکعت کے پہلے سجدہ میں روح پاک قفسِ عضری سے پرواز کر گئی۔ حافظ عبدالحمید حامد مہناروی نے نماز جنازہ پڑھائی اور جس زمین کی طرف اشارہ فرمایا تھا کہ یہ بہت مسکرار ہی ہے اسی زمین پر آپ کا مزارِ مبارک بنا۔ آئ ہرسال عرس کے بابرکت موقع سے ہزاروں زائرین آسانے پہرسال عرس کے بابرکت موقع سے ہزاروں زائرین آسانے پہرسال عرس کے بابرکت موقع سے ہزاروں زائرین آسانے پہرسال عرس کے بابرکت موقع سے ہزاروں زائرین آسانے پہرسال عرس کے بابرکت موقع سے ہزاروں زائرین آسانے پہرسال

-*-*-*-

ذكرجميل

جالياليالا

مولانا زبيراحمد صديقي

سیدالمشائخ، استاذالصوفیه حضرت جنید بغدادی رحمة الله علیه کی ولادت بغداد (عراق) میں ہوئی۔ آپ ولی کامل اور صاحب طریقت بزرگ سے، آپ ماہر شریعت اور منبع فیوض و برکات سے، آپ کے خطابات والقابات میں لسان القوم بھی ملتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمة الله علیه نام ورصوفی بزرگ حضرت میری مقطی رحمة الله علیه کے بھانچ اور مرید سے۔ بیعتِ خلافت سیخ مامول شخ سری سقطی سے حاصل فرمائی۔ حضرت جنید بغدادی اپنے وقت کے شاہی پہلوان سے۔ آپ کا خاندانی نام جنید، والدمحرم کانام محمد اور داداکانام بھی جنید تھا۔ داداکے نام پر بغدادی گی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، بعض تذکرہ نگاروں بغدادی گی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، بعض تذکرہ نگاروں نے کانی نہوند سے تھا۔ حضرت جنید بغدادی کی والد آئینہ سازی اور شیعتہ گری کے آلات کی تجارت کیارت کیارت کیارت تھے۔ آپ کے آباو اجداد کا اور شیشہ گری کے آلات کی تجارت کیارت کیارت تھے۔

وسلوکی منازل طے کرنے کے ساتھ ایک زبر دست عالم دین اور فقیہ بھی بنیں، چنال پے بیں سال کی عمر میں حضرت جنید بغداد ایک ایچھے فقیہ بنے اور فقوے بھی لکھنے لگے۔علوم دین میں تنجیل پانے کے بعد آپ نے زہدو عبادت میں رغبت حاصل کی، اس کے ساتھ دنیا کے کاروبار میں مصروف رہے، شیشے کا کاروبار کے ساتھ دنیا کے کاروبار میں بایا تھا، یہی کاروبار شروع کیا۔

آپ ریاضت و مجاہدے کرتے اور دنیا کے کاموں میں بھی مصروف رہتے،ان تمام حدود شریعت کوسامنے رکھ کر فرمایا کرتے کہ تصوف قرآن وسنت کاتر جمان ہے جو شخص قرآن وحدیث اور سنت سے واقف نہیں، وہ پیروی کے لائق نہیں۔ ایک وقت آیا کہ شخ سری مقطی نے اپنی آرز و کو پورا ہوتے ہوئے اپنی آئکھوں سے دیکھ لیا۔ اللہ تعالی نے حضرت جنید بغدادی کو روحانیت کے استے بڑے مرتبے پر پہنچا دیا کہ سری مقطی جیسے روحانیت کے استے بڑے مرتبے پر پہنچا دیا کہ سری مقطی جیسے کامل ترین بزرگ آپ سے رائے اور صلاح مشورہ لینے گے۔

تیسری صدی ہجری جو تصوف کی تدوین کی صدی ہے،
اس پوری صدی کو حضرت جنیدی بغدادی کی صدی قرار دیاجائے
تومبالغہ نہ ہوگا۔ تیسری صدی ہجری میں علما و فقہا، اُدبا و شعرا،
صوفیہ وعرفا، اولیا کا مرجع حضرت جنید بغدادی کی ذاتِ گرامی ہی
تھی۔ آپ کی حیات اس پوری صدی کو محیط اور ذاتِ بابرکت اہل
صدی پر حاوی ہے، اس صدی کے اوائل میں ولادتِ باسعادت،
اور اواخر میں وصال با کمال ہوا۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم
ہے کہ اللہ پاک جس بندے کو جس کام کے لیے پیدا فرما تاہے،
وہ کام اس کے لیے آسان فرمادیتا ہے۔ اللہ تعالی کو حضرت جنید

بغدادی سے تدوین تصوف کی عظیم خدمت لیناتھی،اس لیے اضیں ایسے خاندان اور گھرانے میں پیدا فرمایا،جس کے افراد تقویٰ وطہارت،علم وعمل کے زبورسے خوب آراستہ تھے۔

حضرت جنید فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سرّی سقطی کی ہدایت کے مطابق سب سے پہلے حدیث اور فقہ کاعلم حضرت سفیان ثوری سے حاصل کیا ، آٹھ سال آپ کی خدمت میں رہے ، پھر تصوف کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے شیخ ابوعبداللہ حارث محاسی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دی اور تین سال تک آپ کی صحبت سے فیض یاب ہونے کے بعد اپنے حقیق مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سری سقطی کے دستِ حق پر با قاعدہ بیعت کی ۔ شیخ فرید الدین عطار آپ کے مجاہدات میں کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی اہل تصوف کے پیشوا سے ۔ وہ آپ کو سید الطائفہ "گروہ صوفیا کے سردار" بیش اور طاؤس العلما اور سلطان المحققین لکھتے تھے۔ آپ شریعت اور حقیقت کی انتہا پر شھے۔ زہد وعشق میں بے نظیر شھے اور طریقت میں مجہد کا در جہ رکھتے تھے۔ حضرت علی ہجویری ؓ نے طریقت میں مجہد کا در جہ رکھتے تھے۔ حضرت علی ہجویری ؓ نے میں امام الائمہ لکھا ہے۔

حضرت جنید بغدادی کی ذات بابرکت علا و فقها شعرا و ادباصوفیا و اولیا کے در میان آفتاب روشن کی طرح ہے۔ جس کی روشنی سے ہرایک مستفید ہوتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی کے لیے ایک بڑا خراجِ عقیدت توبیہ ہے کہ تصوف کے تمام سلاسل نے بالا تفاق اُنہیں اپنا پیشوا تسلیم کیا۔ ہر عہد کے صوفیا اپنا انتساب انھی کی طرف کرتے رہے ہیں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کھا ہے کہ تصوف کے سلاسل اپنے اوراد میں باہم مختلف ہیں، لیکن اپنے نسب میں سب حضرت جنید پر میں باہم مختلف ہیں، لیکن اپنے نسب میں سب حضرت جنید پر اسطے ہی سے میں باہم و تبینے ہیں۔ تصوف کے سلاسل حضرت جنید کے واسطے ہی سے اور پر کو جہنے ہیں۔ حضرت سیدعلی ہجویری داتا گئی بخش رحمۃ اللہ اور پر کو جہنے ہیں۔ حضرت سیدعلی ہجویری داتا گئی بخش رحمۃ اللہ

علیہ نے جن دس سلسلول کوحق پر قائم قرار دیاہے، ان میں سے ایک سلسلہ جنید ہی ہیں اور باقی ایک سلسلہ جنید ہی ہیں اور باقی نوسلسلول میں سے پانچ ایسے ہیں، جن کے بانیول کا حضرت جنید سے گہراقریبی اور روحانی تعلق ہے۔

حضرت جنید بغدادی ایک مرتبه محفل میں بیٹھے ہوئے سے توسی مریدنے دریافت کیا کہ انسان خود میں کیااوصاف پیدا کرے کہ اسے اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوجائے؟ آپ نے فرمایا، آٹھ اوصاف رکھنے والاشخص اللہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرسکتا ہے۔

، سخاوت،رضا،صبر،خاموش،غربت،سیاحت،گدرای اور فقر به آگھ اوصاف آٹھ برگزیدہ انبیامیں سے ہیں۔

کے ۔۔۔ سخاوت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہ آپ نے اپنے فرزند حضرت اساعیل علیہ السلام کواللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے پیش کیا۔

کے ... صبر حضرت الاب علیہ السلام کی طرف سے کہ آزمائش آپنے انتہائی مصائب پر صبر فرمایا اور اللہ کی جانب سے آزمائش پر ثابت قدم رہے۔

ہے۔۔۔خاموثی حضرت زکریاعلیہ السلام سے کہ آپ نے تین دن تک لوگوں سے اشارے سے کلام کیا اور اپنے رب کو آہستہ بکارا۔۔

میں مسافروں کی مانندرہے اور خاندان میں رہتے ہوئے اپنوں مسے برگاندرہے۔
سے برگاندرہے۔

چراغخانه

شادی ایک خوبصورت تصور
ایک حسین حقیقت ہے جس میں
دوخاندان باہم محبول کے بندھن میں
بخر جاتے ہیں، دوافراد کی زندگیوں میں
بہترین رشتوں کا اضافہ ہوجاتا ہے
کتنا پیادارشتہ طے پاجاتا ہے ۔لیکن
فی زمانہ شادی کی تقاریب کے متعلق
سن کر، پڑھ کر، دکھ کریوں لگتاہے کہ
ایک انتہائی آسان اور باعث خیر و بر
کت کام کو انسان نے کس قدر مشکل
اور خرافات سے بھر پور بنادیا ہے۔

آپ کسی عزیز سے بوچیس کہ

کب تک شادی کا ارادہ ہے تواس کا جواب اسنے وقفے اور فکروں و اندیثوں کے بعد موصول ہوتاہے گویاوہ کسی سلطنت کو فتح کرنے حلاہے۔ جناب!!شادی توکرنی ہے لیکن اس کے لیے اتنی دولت ، سہولت، رقم، پیسہ، دھوم دھڑکے ، فرمائشیں بوری کرنے کے لیے وسائل تولورے کرلوں۔

آپ ایمانداری سے بتائیے گا، فی زمانہ شادی کتنی مشکل ہوگئ ہے۔ بیٹی کاجھیز جمع کرتے کرتے باپ کی کمر جھک جاتی ہے،
بیٹے کی شادی کے لیے باپ فکروں واندیشوں میں وقت سے پہلے
بوڑھاہوجاتا ہے ، کئی بیاریاں پال لیتا ہے ۔ فرمائشوں ، دکھاوے ،
ڈھول دھا کے ، سرتال ، گانے باجے ، بُری ، طرح کے
کھانوں کی ڈشزایک ریت رسم بن گئے کہ غریب کیاامیر کاجینا بھی
دو بھر ہوگیا ہے۔

آئیے ہم وہ پرالممز آپ سے شیئر کرتے ہیں جن کا معاشرے کوسامناہے۔ تاکہ ایک مرض کی تشخیص ہوگی توآئدہ ہم اس کے سدیاب کے حوالے سے بھی بات کریں گے۔

دُاكٹر ظهوراحمد دانش

فضول خرجی : شادیوں میں فضول خرجی : شادیوں میں فضول خرجی اور نمود و نمائش عام ہوگئ ہے۔ فیتی ڈیزائنر ملبوسات، مہنگے ہالز، اور شادی کے کئی تقریباتی دنوں پر بے پناہ پیسہ خرج کیا جاتا ہے، جو مالی وسائل کوضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ سب معاشرتی دباؤ میں اضافہ اور دیگر خاندانوں پر بھی بوجھ ڈال دیتا ہے۔

رسمول کا اضافی بوجھ:شادی کی بہت سی روایق رسمیں جیسے مہندی،

مایوں، مایون یابارات پرزیادہ زور دیاجانے لگاہے۔ ان میں سے کچھ رسمیں اسلامی تعلیمات اور سادگی کے اصولوں کے برعکس ہیں اور شادی کو ایک مالی بوجھ بنادیتی ہیں۔ آج کل کی شادیاں اکثر لڑکی والوں کے لیے مالی مشکلات کا باعث بن جاتی ہیں۔ قیمتی جہیز، مہنگ تحفے اور بڑی دعوتیں، یہ سب غیر ضروری ہیں، مگر معاشرتی دباؤکی وجہ سے لوگ مجیور ہوجاتے ہیں۔

فریکوریش اور فولوگرافی کا رجحان: شادی کے مقامات کو خوبصورت بنانے کے لیے بے شار پیے خرچ کیے جاتے ہیں۔ ہر لیچے کو کیمرے میں قید کرنے کے لیے مہنگ فولوگرافرزاور ویڈیوگرافرزکا انتظام کیاجاتا ہے، جو کہ روایتی انداز سے بہت مختلف ہے۔ جس میں جہال ایک مالی اضافی بوچھ کا سامناہے وہال حیار دہ جیسی نعمت بھی ختم ہوتی چلی جار ہی ہے۔

قاریکن!فی زمانه شادی کوغیر ضروری رسم ورواج، معاشرتی دباؤ، اور مالی مطالبات نے بے حد شکل بنادیا ہے۔ یہ مسائل نه صرف اسلامی تعلیمات اور سادگی کے اصولوں سے دور ہیں بلکہ

لوگوں کے لیے مشکلات کا باعث بھی بن رہے ہیں۔ شادی کو آسان اور پر سکون بنانے کی بجائے آج سے معاشرتی دباؤ اور رواجوں کی پیچید گیوں کا شکار ہوگئی ہے۔

مہنگے جہنر اور تحفے: جہنر کا مطالبہ اور اس کے ساتھ مہنگے جہنر اور تحفے: جہنر کا مطالبہ اور اس کے ساتھ مہنگے تحائف کی خواہش نے شادی کو ایک مالی بوجھ بنا دیا ہے، جو لڑک کے خاندان پر اضافی دباؤ ڈالتی ہے۔ اس کی وجہ سے گئ گھرانے قرضوں میں ڈوب جاتے ہیں یالڑکی کے والدین پر غیر ضروری بوجھ بڑھ جاتا ہے۔

تقربیات کی نجمر مار: شادی میں کی دنوں کی تقربیات جیسے کہ مہندی، مایوں، بارات، ولیمہ وغیرہ شامل ہو چکی ہیں، جنمیں خاص شان وشوکت کے ساتھ منایاجا تاہے۔ان تقربیات کا خرج اٹھانا بہت سے خاندانوں کے لیے مشکل ہوتا ہے اور بیہ شادی کو بے مہنگا بنادیتا ہے۔

معاشرتی دباو اور ممود و مماکش بمعاشرے میں شادی کو حیثیت اور عزت سے منسلک کیاجا تا ہے۔ اس دباؤگ وجہ سے لوگ اپنی مالی حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرتے ہیں، جس کا مقصد صرف اپنے خاندان کی معاشرتی ساکھ کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ یہ رجان شادی کو نہ صرف مشکل بلکہ غیر ضروری طور پر پیچیدہ بھی بنا دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق شادی کوسادگی سے انجام دینا مستحب ہے۔ مگر آج کل سادگی کو کمرور سمجھاجا تا ہے اور اس کا بوجھ مستحب ہے۔ مگر آج کل سادگی والوں پر ہوتا ہے۔ اور اس کا بوجھ اکثر دونوں خاندانوں، خصوصاً لڑکی والوں پر ہوتا ہے۔

تعلیم اور کیریئرگی تاخیر: شادی کے غیر ضروری اخراجات اور توقعات کی وجہ سے اکثر نوجوان شادی کو مؤخر کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی تعلیم اور کیریئر میں استحکام حاصل کر سکیں۔ اس تاخیر کی وجہ سے اکثر لوگ عمر کے اس جھے میں شادی کرتے ہیں جب ان کے لیے از دواجی زندگی میں توازن بنانامشکل ہوجاتا ہے۔ اعلیٰ معیار اور سماجی توقعات: خاندانوں میں یہ توقع ہوتی ہے کہ شادی میں سے پچھ اعلیٰ معیار کے مطابق ہو۔

مہنگے کپڑے، زیورات، شادی ہالز، اور آرائش وزیبائش جیسے معیار کو پوراکر ناایک عام انسان کے بس سے باہر ہو تا ہے۔ یہ توقعات شادی کو مزید مشکل بنادیتی ہیں۔

بڑھتے ہوئے اخراجات اور توقعات کی وجہ سے اکثر نوجوان اپنی شادی میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ وہ معاثی طور پرستخام ہوسکیں۔اس تاخیر کے نتیجے میں عمر کے اس جھے میں شادی ہوتی ہے جس میں بعض او قات ازدواجی زندگی میں مسائل کاسامناکرنا پڑتا ہے۔

سوشل میڈیا اور ورچوکل دنیا کا اثر: سوشل میڈیا پر مثالی زندگیوں اور تعلقات کودیکھ کر حقیقی زندگی کی توقعات بھی بدل گئ ہیں، جس سے رشتے میں اطمینان اور قبولیت میں کی آگئ ہیں، جس سے رشتے میں اطمینان اور قبولیت میں بحش چھڑ ہے۔ ڈراموں کی اسٹوری میں چاچوند دیکھ کر گھروں میں بحش چھڑ جاتی ہیں۔ ایسی ہی دوسروں سے توقعات وابستہ کرلی جاتی ہیں۔ سے بد مزگی ہوجاتی ہیں۔ شادیاں خرابیوں کا سکن بن جاتی ہیں۔

قاریکن!ہم نے کوشش کی ہے کہ فی زمانہ شادیوں کے نام پرجو جومعاشرے کومسائل در پیش ہیں ان کی نشانہ ہی کرسکیں ممکن ہے کہ ہمارے یہ الفاظ کسی کی زندگی میں سکھے چین کاذریعہ بن جائیں کسی گھرے سکون کاذریعہ بن جائیں توہم جھیں گے کہ ہم اپنے کام میں کامیاب ہوگئے ۔ خدارا چیزوں کو ہم جھیں ۔ ذراسی عفلت شادی جیسے بندھن کوآگ کالاوابناکر خاندان کے خاندان اجاڑدیتی ہے رشتہ داروں کے جنازے جدا ہوجاتے ہیں مرنا جینا جدا ہوجاتا ہے ہمیں امید ہے کہ آپ ایسانہیں سوچتے ہوں گے ۔ آپ بھلا سوچیں گے ہملاکریں گے ۔ آسانیال کریں آسانیال بانٹیں ۔ شادیال بنائیں خانہ آبادیال ۔ ہمیاں

جدیددنیامیں اسلامی تعلیمات کانفاذ اوراس کے چیلنجز

بزادانش

بزم دانش میں آپ ہرماہ بدلتے حالات اور ابھرتے مسائل پر فکر وبصیرت سے لبریز نگار شات پڑھ رہے ہیں۔ ہم اربابِ قلم اور علما ہے اسلام کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ دیے گئے موضوعات پر اپنی گراں قدر اور جامع تحریریں ارسال فرمائیں۔غیر معیاری اور تاخیر سے موصول ہونے والی تحریروں کی اشاعت سے ہم قبل از وقت معذرت خواہ ہیں۔ از: **مباد ک حسین مصباحی**

> رمضان المبارک اور اسلامی مدارس معاثی مسائل اور ان کے اسلامی حل

*فروری2025 کاعنوان—

*مارچ2025 كاعنوان—

اسلامی نظام تعلیم دینی اور دنیوی تعلیم میں تفریق نہیں کرتا

از: فضلي عمر

اگر ہم مسلمانوں کے ابتدائی صدیوں کے رائج نظام تعلیم پر غور کریں تو ہمیں دینی اور دنیوی تعلیم کی کوئی تفریق نہیں ملے گی۔لیکن گزشتہ تقریبًا دو سوسال سے اسلامی دنیا میں مختلف فکری بنیادوں پر الگ الگ قسم کے تعلیمی ادارے قائم ہیں، عصری اداروں میں علوم دینیہ یا مابعد الطبیعات سے برگائی نظر آتی ہے اور مدارس دینیہ میں خالصتًا دینی علوم پر زور دیاجاتا ہے جس کی وجہ سے وہ علوم طبعیہ سے لا تعلقی برتے رہے، بوں ہمارے نظام تعلیم میں وحدت نہ رہی اور دوالی دھاریوں میں اور اس کے نتیج میں فتلف خیالات کے گریجویٹ پیدا ہور ہم بیں، جوعملی دنیا میں مختلف خیالات کے گریجویٹ پیدا ہور ہم بیں، جوعملی دنیا میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت نہیں مرکھتے ۔ آن کی مسلم دنیا کو در حقیقت ایک نظام تعلیم کی ضرورت ہے جودنی وعصری تعلیمی نظاموں کو کیجا کرکے ایک ایسا صرورت ہے جودنی وعصری تعلیمی نظاموں کو کیجا کرکے ایک ایسا صرورت ہے جودنی وعصری تعلیمی نظاموں کو کیجا کرکے ایک ایسا

جدیدترین نظام تعلیم مرتب کیاجائے جس میں دینی و دنیاوی علوم متناسب مقدار میں جمع کردئے جائیں۔ دینی علوم کا عالم بننا ہر ایک طالب علم پر ضروری نہیں لیکن دین کی بنیادی معلومات حاصل کرنا ہر مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ آج ہم اگر دنیوی لیاظ سے متعلوب ہیں تو دینی لحاظ سے متعارب فرقوں میں تقسیم ہیں اس لیے جہلے علوم اسلامیہ کے احیاءاور اس کو زندہ کرنے پر توجہ صرف کرنا ہوگی اور ملت اسلامیہ کے تحفظ کے لیے سائنسی علوم کو بھی سیھنا ہوگا۔ عصر حاضر اور مستقبل میں علمی پیش رفت کے حوالے سے ہماری کچھ ذمہ داریاں بنتی ہیں جنہیں بوراکر کے مسلمان بوری دنیا کے لئے امن واشتی کے حقیقی پیامبر بن سکتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں ہماری موجودہ تعلیمی حالت اور مستقبل کی خدمہ داریوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ دمہ داریوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ دمہ داریوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔

مشتمل ہے۔ مسلمان دنیا کے تقریبًا ہر جے میں آباد ہیں 56 آزاد وخود مختار اسلامی ممالک میں سے زیادہ تربر اعظم ایشیا وافریقہ میں واقع ہیں، ان میں سعودی، عراق، کویت، پاکستان، ترکی، انڈونیشیا اور ملائیشیا زیادہ اہم ہیں۔ براعظم افریقہ میں مصر، صومالیہ، سوڈان، لیبیا، الجزائر اور مراکش زیادہ مشہور ہیں۔ بورپ کے مسلم ممالک میں البانیہ، بوسنیا اور ترکی شامل ہیں۔ الغرض دنیا کا کوئی براعظم ایسنہ ہیں۔ الغرض دنیا کا کوئی براعظم ایسنہ ہیں۔ العرض دنیا کا کوئی براعظم ایسنہ ہیں۔

معاصر اسلامی دنیا کو جو مختلف النوع مسائل و چیلنجز در پیش بیں ان میں ناخواندگی، جہالت اور فرسودہ نظام تعلیم بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ تعلیم کے حوالے سے آج وہ امت پریشان فکر ہے جس کی بنیاد ہی لفظ " افراء "لیخی لکھنے پڑھنے سے ہوا تھااہ می پیغام کا آغاز ہی لفظ " افراء "لیخی لکھنے پڑھنے سے ہوا تھااور لپوری دنیا کواس نے علم، تعلیم و تہذیب سے منور کیا۔ اسلامی نکتہ نظر سے بنی نوع انسان نے اپنے سفر کا آغاز جہالت و تاریکی سے نہیں، بلکہ علم اور روشنی سے کیا ہے۔خالق کا نئات نے حضرت آدم علیہ السلام کوسب سے پہلے علم جیسے عظیم نعمت نے حضرت آدم علیہ السلام کوسب سے پہلے علم جیسے عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا اور علم ہی کی بدولت حضرت آدم اور بنی نوع سے سرفراز فرمایا اور علم ہی کی بدولت حضرت آدم گاو قات پر عظمت و فضیلت بخشی۔ تخلیق آدم کے انسان کوساری مخلوقات پر عظمت و فضیلت بخشی۔ تخلیق آدم کے در میان ایک بڑامعنی خیز انسان کوساری مخلوقات کی مطلع فرمایا:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ غَلَمْقَةً.

اور جب تمھارے پرورد گارنے فرشتوں سے کہاکہ میں زمین میں اپناخلیفہ بنانے والا ہوں۔

تو فرشتوں نے رائے پیش کی کہ انسانوں میں توالیہ لوگ بھی ہوں گے جو فساد اور خون ریزی کریں گے ان کو زمین کی خلافت اور انتظام سپر د کرنآ ہجھ میں نہیں آتا،اس کام کے لیے

توفرشتے زیادہ مناسب معلوم ہوتے ہیں تواللہ سبحانہ وتعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی فرشتوں پر ترجیج اور مقام علم میں اس کے تفوق کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت ارضی کے لیے تمام کا نئات عالم کے نام اور ان کے خواص وآثار کا جاننا ضروری ہے اور علم کی میں میں ودیعت کی گئی تھی ارشاد میں طال ہے:

بیر صلاحیت صرف حضرت آدم ہی میں ودیعت کی گئی تھی ارشاد باری تعالی ہے:

وَعَلِّمَ أَدَمَ الْأَسْهَاءَكُلِّهَاثُمِّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ
فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْهَاءِ هَوُلاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔

اس کے بعد اللہ تعالی نے آدم کوساری چیزوں کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیااور فرمایا اگر تحمارا خیال صحیح ہے (کہ کسی خلیفہ کے تقرر سے انتظام بگڑ جائے گا) توذرا ان چیزوں کے نام بتاؤ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض چیزوں کے نام جانے کوانسان کی تخلیق اور افضلیت پر دلیل تھہرایا گیا یعنی امر واقعہ یاامر موجود کو جانئے کی صلاحیت رکھنا، یہ صلاحیت اللہ تعالیٰ نے انسان میں تخلیق کر دی ہے اور باقی مخلوقات میں پیدا نہیں کی، اس بنا پر انسانوں کو باقی تمام مخلوقات یہاں تک کہ فرشتوں پر عزت وعظمت اور فضیلت عطاکر کے مسجود ملائک تھہرایا گیا۔

دین اسلام کی آمد نے ہر طرف علم و حکمت کی شمع روشن کردی اور وہ عرب بدو جو عام طور پر جہالت کی نسبت سے ہی پہچانے جاتے تھے سب سے مہذب قوم بن کر دنیا کے سامنے آئے۔اس لیے کہ اسلام نے ہر مردوعورت پر علم حاصل کرنافرض قرار دیا ہے۔آپ ہڑا تھا گیا گا کا ارشاد مبار کہ ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. لين علم عاصل كرنابر مسلمان پر فرض ہے۔

اسی بنیاد پرمسلمانوں نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی علوم میں کھی کمال حاصل کیا۔ جس مسلم معاشرہ کی بنیاد آپ ﷺ ﷺ نے مدینہ منورہ میں رکھی اس معاشرے کی نمایاں خصوصیات میں سب سے

پہلے اعلم "ہی آتا ہے۔جس میں تعلیم و تعلم اور ابلاغ علم کوامت مسلمہ کا بنیادی فریضہ قرار دیا گیا۔ تعلیم اور علم کی بنیاد پر انسانوں کو تمام مخلوق پر عظمت و فضیات اور خلافت ارضی عطافر مائی۔اس حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا گیاہے:

وَلَقُلُ كُرِّمْنَا بَنِيُّ ادَمَ وَحَمَلُنْهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

وَرَزَقُنْهُمْ مِّنَ الطِّيِّلِتِ وَفَضِّلْنٰهُمْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّمِّنُ
خَلَقُنَا تَفْضِيُلًا.

ترجمہ: اور ہم نے آدم کی اولاد کوعزت دی ہے اور خشکی اور دریامیں اسے سوار کیا اور ہم نے آخیں ستھری چیزوں سے رزق دیااور اپنی بہت سی مخلو قات پر آخیں فضیلت عطاکی۔

آپ ہڑا ہو گائی جامع اور ہمہ گیر تعلیمات کے سبب اللہ تعالی نے قیامت تک کے انسانوں کے لیے آپ ہڑا ہوگا گئی گئی کا اطاعت واتباع لازم کردی اور آپ ہڑا ہوگا گئی گئی کی حیات طیبہ کو اسوہ کامل قرار دیاار شاد ہاری تعالی ہے:

لَقَنُ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ السُوقَّ حَسَنَةً. ترجمہ: تحقیق تم لوگوں کیلئے اللہ کے رسول بُلْ اللَّالِيَّا لَيُّا كَاللَّا اللهِ كَ رسول بُلْ اللَّاللَّا لَيُّ زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔

معلم انسانیت ﷺ نے علم و اہل علم کے بے شار فضائل بیان فرمائے، آپﷺ نے حصول علم کوامت کادین، ملی اور اجماعی فریصنہ قرار دیا، آپﷺ نے ابلاغ علم اور فروغ تعلیم و تعلم کے فضائل بیان فرمائے اور تمان علم کو گناہ عظیم قرار دیا۔ آپﷺ نے علم حاصل کرنے کی ترغیب دے کر فرمایا:

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْجِعَ.

حَتَّى يَرْجِعَ. ترجمہ: جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپس لوٹنے تک اللّہ کی راہ میں ہے۔

بے شار مناصب کے باوجود آپ سُلُمُنائِیُّ نے تفاخر کے طور پر فرمایا: إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا.

ترجمه: اور مجھے تومعلم بناکر بھیجا گیاہے۔

آپ بڑا تھا گیا گیا گیا گیا ان تعلیمات کی بدولت دور رسالت کے آغاز سے تعلیم و تعلیم کا ایک ہمہ گیر انقلاب برپا ہوا، اولین اسلام لانے والوں میں سے ایک صحافی ارقم رضی اللہ تھے، ان کا مکان کوہ صفاکی بلندی پر واقع تھا جس کو دار ارقم کہاجا تا تھا، نبی کریم مکان کوہ صفاکی بلندی پر واقع تھا جس کو دار ارقم کہاجا تا تھا، نبی کریم مکان کوہ صفائی نے اس کو اسلام کا پہلا مرکز بنایا اور یہی تعلیم گاہ قائم ہوئی اسی طرح مدینے منورہ میں صفہ، مسجد قبااور دیگر درس گاہوں کے ذریعے وہ علمی و تعلیمی انقلاب برپاہواجس نے پوری دنیا کومنور کیا اور انسانیت کو تہذیب اور آئین حیات عطاکیا۔

عِلْمًا ثُمَّ یُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

ترجمہ: بہترین صدقہ (نیک کا کام) یہ ہے کہ ایک میلمان علم حاصل کر کے اپنے مسلمان بھائی کواس کی تعلیم دے۔

بی کریم ﷺ نے نوگوں کواس بات کی بھی ترغیب دی کہ وہ مختلف زبانیں سیکھیں۔ آپ ﷺ نائے ہے گاتب وحی حضرت نید بن ثابت انصاری سے فرمایا: میرے پاس مختلف بادشاہوں کے خطوط آتے ہیں میں یہ نہیں جا ہتا کہ کوئی غیراس کو پڑھے۔تم عبرانی یاسریانی زبان سیکھ لو تاکہ ہم ان بادشاہوں کے ساتھ خط عبرانی یاسریانی زبان سیکھ لو تاکہ ہم ان بادشاہوں کے ساتھ خط عبرانی یاسریانی زبان سیکھ لو تاکہ ہم ان بادشاہوں کے ساتھ خط

36 25

و کتابت کر سکے ۔ حضرت زیدرضی اللہ نے 17 دن میں بیر زبان سکھی۔اس طرح کئ سکھی لی اور کسریٰ کے اپلجی سے فارسی زبان سکھی۔اس طرح کئ صحابہ کرام ایسے تھے جنہیں اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبانوں پر عبور حاصل تھا انہیں میں سے ایک عبداللہ بن زبیر رضی اللہ بھی تھے جو کئی زبانوں کے ماہر تھے۔

خالص دین علوم کے علاوہ آپ ہڑا ہیں گئے اپنے زمانے کے رائج الوقت مفید علوم سیکھنے کی نہ صرف ترغیب دی بلکہ خود بھی اس کا اہتمام فرمایا، چپانچہ آپ ہڑا ہی گئے کا حکم تھا کہ نشانہ بازی و تیراکی کی تعلیم ضرور دی جائے۔

مندرجہ بالا اسلامی تعلیمات وہدایات کے باوجود آج امت مسلمہ کی تعلیمی حالت انتہائی ناگفتہ ہہ ہیں ۔ چپانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان تعلیم و تحقیق اور سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں دیگر اقوام عالم سے حد درجہ پیچے ہیں۔سارے عالم اسلام میں ایک خوفاک قسم کاعلمی جمود نظر آتا ہے، اس وقت مسلمان ملکوں میں تعلیم کی صورت حال ہے ہے کہ دو چار ممالک کے سوابورے عالم اسلام میں شرح خواندگی 30 سے 40 فیصد سے زیادہ نہیں حالانکہ مغربی ممالک کا توذکر کیاسری لؤکا جیسے تھوٹے سے ملک میں شرح خواندگی 99 فیصد ہے۔اس وقت بھوٹے سے ملک میں شرح خواندگی 99 فیصد ہے۔اس وقت بھوڑے سے ملک میں شرح خواندگی 99 فیصد ہے۔اس وقت

مسلمانوں میں تقریباً ساٹھ سے ستر کروڑ سے زائد افراد ناخواندہ ہیں۔ جب کہ مغربی ممالک میں شرح خونداگی 99 فیصد ہے۔ پورے عالم اسلام میں سالانہ فی ایج ڈی کی تعداد اسلے برطانیہ سے بھی کم ہے۔

برن یک ایک مختلف اسلامی ممالک میں شرح خواندگی کے مارے میں جائزہ:

2015ء کے اقوام متحدہ کے اعداد ثار اور حالیہ تعلیمی جائزے کے مطابق پوری دنیا کی مجموعی شرح خوندا گی 83. 7 فی صد ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی شرح خوندا گی 99. 2 فیصد ہے۔

جبکہ دنیا بھر میں 56 اسلامی ممالک کی مجموعی اوسط شرح خونداگی صرف 30 تا 35 فی صد ہے۔ انٹر نیشنل اسلامک نیوز ایجنسی جدہ (IINA) نے حال ہی میں ایک سروے کیا ہے جس کے مطابق موجودہ دنیا میں 40 فی صد مسلمان لکھنا پڑھنا نہیں جانتے اور تقریبًا 65 فی صد مسلمان عور توں ناخواندہ ہیں عرب ممالک نے پچھلے چند سالوں میں تعلیمی میدان میں کچھ پیش رفت کی ہے۔ جبکہ افریقہ میں اسلامی ممالک کی شرح خونداگی صرف 37 فی صد ہے۔

معلم انسانیت، حضرت محمر ﷺ کی بعثت اور وحی الہی کی شروعات حکم "اقراء" کے فیضان سے علوم وفنون، فکر وفلنے، مثالی تهذیب و تاریخ اور عظیم تهدن کا آغاز موااور بوری دنیاعلمی، تہذیبی وثقافتی حوالے سے نئے دور میں داخل ہوئی اور امت مسلمه کئی صدیوں تک تعلیم، تہذیب وثقافت اور سائنس وطب میں دنیا کی امام رہی، موجودہ سائنس اور ٹیکنالوجی اسی مثالی عہد کی یاداشت اور پیداوار ہے۔مسلمانوں نے بوری دنیا کوعلم اور تہذیب وتدن کے نور سے منور کیاجیانچہ یہ حقیقت ہے کہ اسلام کے دور عروج میں اندلس کی اسلامی ثقافت بوری کی نہیں بلكه بورى دنياكى سب سے بلنداور ترقی یافتہ ثقافت تھی۔اسی طرح کئی دیگر اسلامی شہر اعلیٰ تعلیمی و تحقیقی اداروں اور جامعات سے معمور تھے۔ حامعہ نظامیہ بغداد جویانچویں صدی ہجری سے لیکر نویں صدی ہجری تک دنیا کی عظیم ترین یونیور سٹی تھی اس میں با قاعدہ طلبہ کی تعداد 6 ہزار رہتی تھی ۔اسی طرح مرائش کے شہر فاس میں واقع جامعۃ القرویین دنیا کا سب سے قدیم جامعہ ہے۔ جہاں آج تک تعلیم دی جاتی ہے اور گیزبک آف ور لڈر ریار ڈکے مطابق اسے "موجودہ دنیا کاسب سے قدیم تعلیمی ادارہ" قرار دیا گیاہے۔

اس قابل فخرتہذیب وثقافت کی علمبر دار اور ماضی میں شاندار علمی اور تہذیبی روایات کی امین امت مسلمہ موجودہ تعلیم و تحقیقی اور سائنس وٹیکنالوجی کے حوالے سے کس مقام پرہے،

اس حوالے سے حقائق انتہائی افسوسناک ہیں ۔ تین چوتھائی ممالک ایسے ہیں جو اپنے سالانہ بجٹ کا حار فی صدیھی تعلیم پر خرچ نہیں کرتے ، لاکھوں باشندوں میں صرف ایک سائنس دان مل پاتا ہے۔اس وقت اوری اسلامی دنیا میں صرف چند سو یونیورسٹیاں ہیں ۔ ان یونیورسٹیوں کواگر ہم مسلمانوں کی مجموعی تعداد پرتقشیم کریں توایک بونیورسٹی پر30لاکھ مسلمان نوجوان آتے ہیں۔ جب کہ اس کے مقابلے میں امریکہ میں 5 ہزار سے زیادہ یونیورسٹیاں ہیں ۔حایان کے صرف ٹوکیوشہر میں 120 یونیورسٹماں ہیں اور بورے جایان میں ایک ہزار سے زیادہ یونیورسٹیاں ہیں ۔ عیسائی دنیا کے 40 فی صد نوجوان یونیورسٹی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں جبکہ اسلامی دنیا کے 4 فی صد نوجوانوں کو بھی یو نیورسٹی تک پہنچنے کاموقع نہیں ملتا۔عصرحاضر میں سائنس وٹیکنالوجی کی اہمیت مسلم ہے مگر آج جب ہم امت مسلمه پر نظر ڈالتے ہیں توبہ کیفیت نظر آتی ہے کہ سائنسی علوم اور ٹیکنالو جی کے میدان میں وہ تمام اقوام عالم کے مقابلے میں سب سے زیادہ پسماندہ ہیں۔جس کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا بھر میں ایک سال میں تقریبًا ایک لاکھ سائنسی کتابیں اور تقریبًا دو لاکھ تحقیقی آرٹیکل شائع ہوتے ہیں ان میں اسلامی ممالک میں شائع ہونے والی کتب ومقالات کی تعداد تقریبًا ایک بزار ہے۔

حالیہ چندسالوں میں عرب ممالک، پاکستان اور ملائیشیا میں ایک خوش آئند تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔پاکستان میں تحقیقی رجان بڑھ رہا ہے اور جامعات میں Ph.D کی ڈگری کی پیداوار میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ 10 سالوں میں تقریبًا 5 ہزار سکالرز نے Ph.D کی ڈگری کی ڈگری حاصل کی ہے۔اسی طرح 8 فی صد پاکستانی نوجوانوں کو (جن کی تعداد تقریبًا 10 لاکھ بنتی ہیں) اعلیٰ تعلیم تک رسائی ممکن ہوگئی ہے۔پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں ہونے والی ترقی کے HEC مرہون منت ہے۔

مسلمانوں کی ماضی کی تاریخ ہمیں بیربتاتی ہے کہ مسلم دنیا

نے سائنس کو بنیادیں فراہم کیں۔لیکن آج عالم اسلام کی جامعات تخلیقی ریسرچ نہیں ہو رہی ہیں بلکہ صرف ایسے گریجویٹ فارغ ہورہ ہیں جو صرف ترقی یافتہ اقوام کی اندھی تقلید کررہے ہیں۔جہ کا نتیجہ سے کہ مسلمان سائنس وٹیکنالوجی اور تحقیق کے شعبوں میں مغرب کے دست گر ہیں۔اسی تعلیم پسماندگی کا نتیجہ ہے کہ آج امت مسلمہ کے ممالک جدیوشعتی ترقی میں کوئی خاص مقام حاصل نہ کرسکے بلکہ ہر نئی ایجادات مغرب میں ہورہی ہیں اور ہم اس کوصرف استعال کررہے ہیں۔

آج کے دور میں خصوصاً تعلیمی نظام کے حوالے سے مسلمان ممالک میں یہ تصور پختہ ہوگیا ہے کہ دینی علم الگ ہے اور دنیا کی اس تقسیم نے بھی اسلام کی ہمہ گیریت اور مسلمانوں کی اجتماعی صلاحیتوں پر بڑے گہرے ہمہ گیریت اور مسلمانوں کی اجتماعی صلاحیتوں پر بڑے گہرے انزات مرتب کیے ہیں۔ گزشتہ صدیوں میں مسلمانوں کی زوال کااصل سبب یہی ہواکہ انہوں نے دین ودنیا کی وحدت کے نکتہ کو فراموش کردیا۔ مسجد کے مولاناصاحب دینی معلومات کا ذمہ دار گھہرا، بنااور جدید نظام تعلیم کاگر بچویٹ دنیاوی کاروبار کا ذمہ دار گھہرا، مسجدت کی طرح دین اور دنیا کو الگ کرلیا، قیصر الگ اور خدا الگ قرار دیا، مسٹر اور ملا کا فلسفہ گھڑلیا گیا۔ دینی کاموں کی فہرست الگ تیار کی گئی کچھ لوگوں نے اپنے آپ کو صرف خانقا ہوں، مسجدوں اور ججروں میں بند کرکے اپنے آپ کو صرف خانقا ہوں، مسجدوں اور ججرول میں بند کرکے اپنے آپ کو دین کا خادم کہلایا

لا رهبانيه في السلام.

کی صفول میں پہنچ کراپے آپ کو دنیا کے بازاروں، مارکیٹوں اور حکومت کی صفول میں پہنچ کراپے آپ کو دنیا دار قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہواکہ اہل دین ہونے کے مدعی دنیا کے کاموں کے لائق نہ رہے اور تھلم کھلا اہل دنیاکہلانے والے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کو بھلا کر اس کی رضا کی دولت کو کھو بیٹھے اور اپنے دھندوں میں منہمک ہوئے۔ یہ رویہ افتراق کی طبیح کو وسیع کرنے کا سبب بنتا ہے اس

لیے مسٹر اور ملاکی یہ تقسیم ختم کر دینی چاہیے اور ہر طبقہ دوسرے طبقہ دوسرے علقہ سے استفادہ کی سبیل پیدا کرے تاکہ دونوں قسم کے علوم ایک دوسرے کے مد دگار ہوکر ترقی کی راہ پرچلیں، غیروں کا قلع فع ہو اور ترقی یافتہ استعاری طاقتوں کا صحیح مقابلہ کیاجا سکے جو مسلمانوں کو دینی و دنیاوی دونوں شعبوں میں کمزور کرکے ان پر اینا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ہراتھا گئے نے صحابہ کرام کو جو نظر بھی تقامت کا تصور نہیں تھا یخی ایک تعلیم دیا تھا اس میں دین و دنیا کی تقسیم کا تصور نہیں تھا یخی ایک صحابی جہاں ایک امام کی حیثیت سے مسجد میں فرائض سر انجام دے سکتا تھا تو دوسری طرف وہ ملکی سیاسی نظام کو حلانے اور یالیسیاں بنانے میں اتنا ہی ماہر بھی تھا، اب امت مسلمہ پر فرض کے کہ دین و دنیا کی وحدت کے اس راز کو شجھے اور اپنی نجات کی تربیر تلاش کرے۔

موجودہ دور میں مسلمانوں کوزبر دست قسم کے چیلنجز کا سامناہیں اگر مسلمان معاشرے اپنے تعلیمی نظاموں کوجدید خطوط پر استوار کریں اور اس وقت ترقی یافتہ اقوام کی ترقیات سے استفادہ کرنے کیلئے ان کی زبان اور ان کی تحقیقات سے استفادہ کرکے صنعت وحرفت، معیشت اور ساجی زندگی میں ترقیات سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور اپنی تحقیقات و علوم کا دائرہ بڑھاکر اپنے آپ کو ان کے فکری اور تہذیبی تسلط سے ڈکال سکتے ہیں۔ اس تناظر میں اگر سوچا جائے توامت مسلمہ میں علم دوسی کا ماحول پیداکرنے کی ضرورت ہے، عصر حاضر وستقبل میں علمی ماحول پیداکرنے کی ضرورت ہے، عصر حاضر وستقبل میں علمی جنہیں بوراکر کے ہم ستقبل کی چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں اور جنہیں پوراکر کے ہم ستقبل کی چیلنجز سے نبرد آزما ہو سکتے ہیں اور عکومت نے معنی ہی ہے کہ اللہ امت مسلمہ دوبارہ دنیا پر حکم انی کر سکتے ہیں کیونکہ اسلام کی تعیال کی نعمیں اس کے سارے بندوں کے لیے عام ہوجائیں۔ تعالی کی نعمیں اس کے سارے بندوں کے لیے عام ہوجائیں۔ تعالی کی نعمیں اس کے سارے بندوں کے لیے عام ہوجائیں۔ اسلامی دنیا کے ایم تعلی مسائل اور ستقبل کی خیلنجز: تعالی کی نعمیں اس کے سارے بندوں کے لیے عام ہوجائیں۔ اسلامی دنیا کے ایم تعلی مسائل اور ستقبل کی خیلنجز: تعالی کی نیو کیا کہ اسلامی دنیا کے ایم تعلی مسائل اور ستقبل کی خیلنجز:

1: فرسودہ نظام تعلیم: بیشتر اسلامی ممالک استعاری وقوں کے زیر قبضہ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کا تعلیم نظام اخیس استعاری قوتوں کی جانب سے وراثت میں ملا ہے۔ اس نظام کی تشکیل کا مقصد استعاری مفادات کی تحمیل کیلئے افرادی قوت کی فراہمی تھا۔ استعاری قوتوں کے جانے کے باوجود بھی بیشتر ممالک اسی فرسودہ نظام سے چیکے ہوئے ہیں جو ترقی کی راہ بیشتر ممالک اسی فرسودہ نظام سے چیکے ہوئے ہیں جو ترقی کی راہ

میں ر کاوٹ بن رہاہے۔

2: طبقاتی نظام تعلیم: جو ممالک استعاری قوتوں کے زیر سایہ رہے، وہاں پر استعار نے اپنے مقاصد اور ضروریات کے تحت ایسانظام تعلیم ترتیب دیا جوطبقاتی تھا۔ اس نظام کوآ قااور غلام کے نکتہ نظریے تشکیل دیا گیاتھا، حاکموں کیلئے الگ تعلیم ادارے اور محکوموں کے لیے کم درجے کے تعلیم ادارے قائم کیے گئے۔ یہ نظام اب بھی قائم ہے خصوصاً جنوبی ادارے اسلامی ممالک میں اس طبقاتی تقسیم کو واضح انداز میں میاجاسکتاہے۔

3: کرور معیار تعلیم: اسلامی ممالک کے تعلیم دی مسائل میں اہم ترین مسلہ کرور معیار تعلیم کا ہے۔ جو تعلیم دی جارہی ہور ہی ہے وہ معیار میں ترقی یافتہ ممالک سے بہت کم ہے۔ اس طرف توجہ کی انتہائی ضرورت ہے کہ جو تعلیم دی جائے وہ معیار کی اور دیریا ہو۔ اسی طرح ہے بھی ضروری ہے کہ تعلیم اور معاشرتی فروریات میں ہم آئی ہو، انہی مضامین کی تعلیم دی جائے جو ملکی، معاشرتی اور بین الاقوامی چیلنجز کامقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا کرسکے، فرسودہ اور غیر ضروری مضامین سے جان چیٹر انگی جائے۔ کرسکے، فرسودہ اور غیر ضروری مضامین سے جان چیٹر انگی جائے۔ کے لئے ایک معیاری نصاب کا ہونالازمی ہے۔ اسلامی ممالک کا آئم مسئلہ معیاری نصاب کی تیاری کا بھی ہے۔ بیشتر اسلامی ممالک کا آئم مسئلہ معیاری نصاب کی تیاری کا بھی ہے۔ بیشتر اسلامی ممالک کا توجہ دی جارہی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ تعلیمی اداروں سے فارغ میں نصاب پر جمود طاری ہے اور نصافی ترقیات کی طرف بہت کم توجہ دی جارہی ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ تعلیمی اداروں سے فارغ تو بہت کہ تعلیمی اداروں سے فارغ

جنوری2025

ہونے والے فضلاء میں ترقی یافتہ ممالک کے فضلاء سے مقابلہ کرنے کی امید نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے نصاب تعلیم کی طرف ہنگامی بنیادوں پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے اور وقتاً فوقتاً اس کاجائزہ لیتے رہناچا ہیے۔

5: سائنس اور شیکنالوجی کی طرف کم توجہ:
موجودہ سائنس اور شیکنالوجی کا سہرا بلا شبہ مسلمانوں کی
طرف جاتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج وہی قوم سائنسی
علوم سے بیزار ہے جس نے مغربی اقوام کوروشنی اور ترقی کا راستہ
دکھایا۔ بیشتر اسلامی ممالک شیکنالوجی کے میدان میں غیروں کے
دست نگر ہیں، چند ہی ملک ایسے ہیں جو ٹیکنالوجی کی طرف توجہ
دے رہے ہیں باقی فرسودہ روایتی نظام کو چلائے رکھے ہوئے
ہیں۔

6: منصوبہ بندی کا فقدان: اسلامی ممالک میں مضوبہ بندی کا بہت فقدان ہے۔ حکومتیں بنانا، گرانا اور دوبارہ بنانے پر توانائیاں خرچ ہورہی ہیں۔ تعلیم میدان میں توصورت حال بہت ابتر ہے اور اس حوالے سے شائدہی کوئی ملک خود کفیل ہو۔ دنیا میں وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جوبا قاعدہ منصوبہ بندی کرتی ہیں اس حوالے سے اسلامی ممالک میں بیداری کی سخت ضرورت ہے۔

7: اساتذہ کی تربیت: اکثر جگہوں پریہ ہوتا ہے کہ جس شخص کو جو صفحون آتا ہے وہ بعد میں وہی مضمون پڑھانے لگ جاتا ہے۔ ایساتخص ممکن ہے کہ 'کتاب' تو پڑھالے لیکن چو نکہ بطور استاد اُس کی تربیت نہیں ہوئی ہوتی لہذا اُسے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ایک استاد کو کن اخلاقی و معنوی اوصاف سے آراستہ ہونا چاہیے۔ چیانچہ برس ہابرس کی محنت کے باوجود ایسے استاد کے حلقہ درس سے خود اس کی سطح کے طالب علم بھی نہیں نکلتے۔ ایسے ملقہ درس سے خود اس آنے کے باعث ایک تودیگر طالب علم بھی نہیں نکلتے۔ ایسے ملکی ترقی رک جاتی ہے اور دو سرے خود ایسے اساتذہ بھی علمی طور علمی ترقی رک جاتی ہے اور دو سرے خود ایسے اساتذہ بھی علمی طور

پر ترقی نہیں کر پاتے اور انہی کتابوں کو جن کی ندریس کر رہے ہوتے ہیں گلے لگا کر بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے تعلیمی سلسلے کوآگے جاری نہیں رکھتے حالا نکہ اسلام میں علمی ارتفاء کے رُکھنے کا کوئی جواز نہیں۔

سی بھی تعلیمی نظام میں اساتدہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے بلکہ پورے نظام کی کامیابی کا انتحصار اسی پر ہے۔ اسلامی ممالک میں اساتذہ کے انتخاب اور تربیت پر وہ توجہ نہیں دی جاتی جو دینی چاہیے۔ چنانچہ ایسے افراد اس پیشے سے منسلک ہوجاتے ہیں جوقطعی طور پر اس کے سخق نہیں ہوتے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تعلیمی معیار گرتا چلا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اساتذہ کے انتخاب اور تربیت کی طرف بہت توجہ دی جاتی ہے اور تدریس کا پیشے پر کشش پیشوں میں تصور کیاجا تا ہے۔

8: محقیق کی کی: اسلامی ممالک میں عموی طور پر تحقیق کار جان نہیں ہے اور تقلید وجمود زیادہ ہے۔ ریسرچ میں اکثر بیشتر غیروں پر بی انحصار کیاجا تاہے۔ اس کانقصان میہ کہ اسلامی ممالک میں تحقیق کا ماحول قائم نہیں ہو پارہا۔ جو ممالک غریب ہیں وہ تحقیق کا ماحول قائم نہیں ہو پارہا۔ جو ممالک جو مالدار ہیں وہ تحقیق کی طرف راغب ہی نہیں ہیں، جب ضرورت پڑے تودولت کے بل بوتے پر نئی تحقیقات خرید لیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ دو سرامسکلہ عقول کے اخراج کا ہے، اسلامی ممالک سے قابل اور ذہین افراد تحقیق کا میلان نہ ہونے اور تحقیقی مواقع نہ ہونے کے سبب ترقی یافتہ ممالک کو منتقل اور تحقیقی ماحول کے فروغ کی اشد دہرانقصان ہو تاہے۔ اس لئے تحقیقی ماحول کے فروغ کی اشد دہرانقصان ہو تاہے۔ اس لئے تحقیقی ماحول کے فروغ کی اشد دہرانقصان ہو تاہے۔ اس لئے تحقیقی ماحول کے فروغ کی اشد

9: طلبہ کی معاثی مدد کرنا: اسلامی تاریخ کا بہ طرہ انتیاز رہاہے کہ تعلیم و تعلم کوعبادت کا درجہ دیا اور اسلامی حکومتوں نے مفت تعلیم کی سرپرستی کی،

جنوري2025

اور تعلیی عمل میں مسلم و غیر مسلم کی تفریق نہیں کی۔آج تعلیم حاصل کرنا، خاص کراعلی تعلیم، غریبوں کے لیے ایک خواب بنتا جارہاہے جو کہ اسلامی ممالک کے لیے اچھاشگون نہیں ہے۔ تمام اسلامی ممالک کواس طرف توجه دینی چاہیے اور سستا نظام تعلیم متعارف کرانا چاہیے جو ہر کسی کی پہنچ میں ہو۔ اس سلسلے میں OIC ہم کر دار اداکر سکتی ہے۔

، **خلاصة بحث:** نظام تعليم كامسّله تمام مسلمانوں كااہم ترین مسکه ہے۔اسلامی ممالک میں مختلف اور متضاد نظام تعلیم چل رہے ہیں۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ مسلم ممالک سائنس وٹیکنالوجی میں بہت پیچھے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک بہت برى تعداد بدستور ناخوانده اور ناقص تربيت يافته، سائنس وتحقيق کے شعبول میں تواسلامی ممالک اور بھی پیچیے ہیں۔اس کا نتیجہ سے ہے کہ اسلامی ممالک تقریباً مکمل طور پر مغرب کے دست نگر ہیں۔اس لیے بوری ملت اسلامیہ کو ہیدار ہونے اور جنگی بنیادوں پر معیاری تعلیم کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ موجودہ دور کی ضروریات وچیلنجز سے مکمل طور پر مقابلہ کرنے کی صلاحیت حاصل ہو۔

1 : امت مسلمه دنیا کو در حقیقت ایک نئے نظام تعلیم کی ضرورت ہے جو دنی وعصری تعلیمی نظاموں کو پکےاکر کے ایک ایسا جدید ترین نظام تعلیم مرتب کیاجائے جس میں دینی و دنیاوی علوم متناسب مقدار میں جمع کردیے جائیں تعلیمی نصوبہ بندی کی طرف انتہائی توجہ کی ضرورت ہے، اور عالمی ضروریات کے مطابق معیاری نصاب کی تناری کی جائے۔

2: اسلام کی نشاۃ ثانیہ، دین کی سربلندی، ترویج واشاعت اور امت مسلمہ کی بقائے لیے ہے کہ دین کے دامن سے وابستہ ہو جائیں قرآن وسنت اور تعلیمات نبوی ﷺ کو مشعل راه بنائيں۔

3:جوممالک استعار کے زیر انزرہ حکے ہیں ان کے نظام تعلیم کواستعاری انژات سے پاک کیاجائے اور طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ کرکے میسال نظام رائج کیاجائے۔ بنیادی تعلیم میں میسانیت ہواور سیشلائزیشن Specialization کے لیے ہرایک طالب علم کے رجحان کے مطابق موقع دیا جائے۔ تعلیم کے حصول کو سستابنایاجائے تاکہ امیروغریب کویکسال مواقع فراہم ہوں۔

4 بسلم ممالک میں اسلامی اقدار کے تحفظ، سائنس، جدید علوم اور تحقیق پر بنیادی توجه دی جائے اور Human Resource Development کے مشترکہ منصوبے شروع کیے جائیں۔ امت مسلمہ کے ریسرج اسکالر ز، مختلف شعبوں کے ماہرین، سائنسدان اور مختلف پیشہ ورانہ خدمات کے حامل ماہرین کی خدمات سے مشترکہ طور پر بھر بور فائدہ اٹھایا حائے اور شخقیق اور تنقید کے ذوق کو پروان چڑھایا جائے۔ ہرسطے کے اساتذہ کی موٹر اور دیریا تربیت کا بندوبست کیا جائے۔ نیز قابل افراد كوتعلىمى شعيے كى طرف راغب كياجائے۔

5: عالم اسلام کے جو سکالرز غیرمسلم ممالک میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں انھیں اینے ملکوں میں واپس لانے کی حکمت عملی طے کی جائے۔

اسلامی تعلیم کامشتر که مقصد - ایک مضبوط اسلامی شاخت از: مہتاب پیامی تعلیم ایک ارتفایذ یک ہے، کیونکہ ہماری معاشر توں میں ترقی کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ مذہب پر مبنی تدریس

کی فوری ضرور پات بدلتی ہوئی عالمی صورت حال اور ٹیکنالوجی اور تعلیم، بشمول اسلامی اسکولنگ، بھی اس تبدیلی ہے مشغی نہیں

جنورى2025

ہے۔ دنیا بھر میں اسلامی اسکول تعلیم و تدریس کے اپنے اپنے اللے ، تحریفیں اور اہداف رکھتے ہیں، جن میں ترجیحات کی بنیاد پر تنوع پایاجا تاہے؛ اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

نویں صدی سے لے کر چودہویں صدی تک، شالی افریقہ سے وسطی ایشیا تک کے علاقوں میں ابن سحنون، الجاحظ، اخوان الصفا، الفارائی، ابن سینا، القابی، مسکویی، الغزالی، الزرنوجی، ابن خلدون اور ابن جماعہ جیسے نامور علما نے اسلامی تناظر میں تعلیم کے نفاذ پر مختلف رسائل اور تصانیف کلھیں۔ان کے نزدیک: "اسلام کو فہ بمی عقائد اور علم الہیات کا ایک شعبہ نہیں سمجھا گیا، بلکہ ایک ایسے خیالات، اصولوں، اور اخلاقیات کے مجموعے کے طور پر دیکھا گیا جوانسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔"(1)

اس زمانے اور اس سے پہلے کے ادوار میں انسانی تجربے کی کثیرالجہتی کو جغرافیائی تنوع کے ساتھ تسلیم کیا گیاتھا، اور اسلامی تعلیم جامد کی بجاے ایک متحرک عمل بن چکاتھا۔

ابتدائی اسلامی علانے ابنی تعلیمی نظریات کی تشکیل میں قرآن اور حدیث سے استفادہ کیا۔ ان کا دھیان بنیادی طور پر استاد کے رویے، دین کی تعلیم و تعلم کے آداب، دیگر علوم کی ابھیت، اور علم کے حصول و ترسیل کے اصولوں پر مرکوز تھا۔ ان سب کا مشتر کہ مقصد ہیں جھنا تھا کہ ایک مسلمان کس طرح علم حاصل کرے کہ وہ اسلام کے اصولوں سے انحراف نہ کرے۔ (2) مسلمان کس طرح علم حاصل کرے کہ وہ اسلام کے اصولوں سے انحراف نہ کرے۔ (2) اسلامی تعلیمی نظریے "کی نمائندگی کرتے تھے یانہیں، کیوں کہ ان کے در میان نہ صرف طویل زمانی فاصلہ تھا بلکہ ان کا تعلق ان کے در میان نہ صرف طویل زمانی فاصلہ تھا بلکہ ان کا تعلق مختلف جغرافیائی علاقوں سے بھی تھا۔ ہر عالم نے اپنے معاشرے کی ضروریات اور اہمیت کے مطابق ایک ایسانصاب یا نظام تر تیب کی ضروریات اور اہمیت کے مطابق ایک ایسانصاب یا نظام تر تیب دیا جواس وقت کے حالات کے مطابق مناسب شمھا گیا۔ ایسانصاب یا نظام تر تیب اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں اگر چہ وہ آئے کے دور میں تدریس کے پیشہ ورانہ اصولوں ا

کے مطابق تربیت یافتہ نہیں تھے، لیکن جیسا کہ کگ بیان کرتے ہیں:"ان کے مرتب کردہ اصولوں نے اسلامی تعلیم کے متقبل کو تشکیل دینے میں اہم کردار اداکیا۔"

ان کے نقط ونظر کی بنیاد یہ تھی کہ خدااور علم کے در میان ابک گیراتعلق ہے۔ لہذا، تعلیم کا مقصد انسان کو خدا کی طرف لے جانااور اسلام پرایمان کومضبوط کرنا ہونا جا ہے۔اس سے بہ نتیجہ نکاتا ہے کہ سلم معاشرے کے افراد کواسلامی سوچ اور طرز زندگی سے ہم آہنگ ہوناضروری ہے تاکہوہ معاشرہ ترقی کرسکے۔ تاہم، جدید دور کے آغاز کے ساتھ ہی یہ خدشات ان عوامل کے زیراٹرآ گئے جن کاتعلق وقت کی بدلتی ہوئی ضروریات سے ہم آہنگ ہونے کی بے چینی سے تھا۔ کی مسلم اکثریت ممالک یر نوآباد ہاتی تسلط، حدیدیت کومغربی رنگ میں دیکھنا، سائنس کے مضامین کوسیکولر حیثت دینا (حالال که په مضامین پهلیے ہی ، یعنی اس نام نہاد جدید دور سے بہت پہلے پڑھائے جارہے تھے)، اشتراکی تحریکوں کا پھیلاؤ، عوامی اسکولنگ کا تعارف،اورنئ تکنیکی ترقیات نے مسلم دنیا میں تعلیم کے لیے نئی جہتیں اور ترجیحات متعارف کرائیں۔اس کے نتیجے میں، مذہب پر مبنی لعلیمی طریقوں میں تبریلیاں آئیں۔ تعلیم کے مقاصداب اس بات پر مرکوز ہو گئے ہیں کہ اسلامی معاشروں کوایک روایتی طرزے ایک جدید نمونے کی طرف منتقل کیاجائے جہاں "تنقیدی اور سائنسی سوچ "کواہمیت دی جاتی ہے۔

اس نے طرزعمل کے اپنے نتائج برآمد ہوئے۔ جیساکہ رحمان (1998) نے استدلال کیا:

"جدیدیت کی کوشٹوں کا نتیجہ صرف جدیدیت کے ایک تضاد کی صورت میں نکلاہے، جہال مستقبل پر توجہ مرکوز ہونے کے بجائے اسلامی فلنفے کی ماضی سے تعمیر نوپر مرکوز رہی۔ "(4) تاہم اب تعلیم اور نصابِ تعلیم صرف کتاب، مکتب یا

مدارس تک محدودہے۔

طریقے اس کمیونی کے لحاظ سے مختلف ہوں گے جہاں اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ چپانچہ، بنیادی طور پر مشترکہ مقاصد (مثلاً ایمان اور اسلامی شاخت کو مضبوط کرنا) ہونے کے باوجود، عملی طور پر اسلامی تعلیم ایک کمیونی، علاقے اور قوم سے دوسرے میں مختلف ہوتی ہے۔ جب اس کی تشخیص اور جائزہ لیا جائے، اور متعلقہ معاشروں کو منصفانہ طور پر سمجھنے کی کوشش کی جائے تواس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

مأخذ:

- 1. Al-Sharaf, A. (2013). Developing Scientific Thinking Methods and Applications in Islamic Education. Education, 133(3), 272–282.
- Cook, B. J. (2010). Introduction. In B. J. Cook (Ed.), Classical Islamic foundations of educational thought (pp. ix-xxxiv). USA: Brigham Young University Press.
- Rahman, F. (1998). Islam and modernity. In Kurzman, C. (Ed.)
 Liberal Islam: A sourcebook (304–318). New York: Oxford University Press.
- 4. Rohman, M. Q. (2017). Modernization of Islamic education according to Abdullah Nashih Ulwan. Advances in Social Science, Education and Humanities Research, 125, 163–167.
- 5. Shah, S. (2014). Islamic education and the UK Muslims: Options and expectations in a context of multilocationality. Studies in Philosophy & Education, 33(3), 233-249.

آج مسلم دنیا میں قرآنی مدارس، ہفتہ واری اسکول، گھریلو تدریس (ہوم اسکولنگ)، ایسے اسکول مضامین جو صرف مذہب کی تعلیم کے لیے مخصوص ہیں، نجی اسکول، عوامی پیشہ ورانہ اسکول، اور اعلی تعلیمی ادارے جیسے مختلف تعلیمی نظام موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ نظام مذہبی مضامین پر زور دیتے ہیں، جب کہ کچھ نے سائنسی مضامین کو سیکولر حیثیت کے ساتھ شامل کیا ہے۔ کچھ دیگر نے ایسے طریقے اپنانے کی کوشش کی ہے جو قرونِ وسطی کے زمانے سے ماتا جاتا ہے، جہاں مختلف شعبہ جات میں تعلیم سخت اسلامی نقطہ نظر کے مطابق دی جاتی ہے۔

ان تمام اقسام کی تعلیم اور نصاب تعلیم نے لیے اسلامی نصوص اور تعلیمات ایک منفر دبنیاد فراہم کرتی ہیں، جوسلم امت کی تعلیم ضروریات کی وضاحت کرتی ہیں۔ (5)

مجوی طور پر، اسلامی طرز تعلیم و تدریس ایک پیچیده علل ہے جواعلیٰ تعلیم سطحول کے اداروں سے تقاضاکر تاہے کہ وہ کمیونٹیز، وسیع تر معاشروں، ادوار، قومی اقدار، جدیدیت کی کمیونٹیز، وسیع تر معاشروں، ادوار، قومی اقدار، جدیدیت کی خروریات کا جواب دیں۔اس کی وجہ بیہ کہ ہر معاشرہ اپنی ساخت، تاریخ اور دنیا کے دیگر حصول کے ساتھ تعلقات میں منفرد ہوتا ہے۔ ایسے تعلیمی طریقے جو امریکہ میں مؤثر ہو سکتے ہیں، جرمنی، برطانیہ، ترکی، نایجیریا، انڈونیشیا وغیرہ کے سیاق و سباق میں نافذ کرنے کے لیے کئی تبدیلیوں اور اصلاحات سے گزرنا ہوگا۔ چار دہائیوں پہلے جو طریقے کارآمد تھے، ان کی آج دوبارہ تفکیل کی ضرورت ہوسکتی ہے۔اس کے باوجود،اس قسم کی تعلیم کو عام طور پر ریاست، کمیونٹی یا افراد کی جانب سے ضروری سمجھا جاتا ہے تاکہ سلم شناخت کی تفکیل کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم جاتا ہے۔

اسلامی تعلیم کامشر کہ قصد ایک مضبوط اسلامی شاخت اور ارد گرد کی دنیا کو سمجھنے کا شعور پیدا کرنا ہے، اگرچہ اس کے

جنورى2025

محمدقمر الزمال رضوي

برادراعلى حضرت شهنشاه سخن استاذ زمن علامه حسن رضا قادری بر کاتی علیہ الرحمہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں بلکہ ان کے زمانے کے علماو فضلا، فقہا ،ادیاوشعرااور تمام ناقدین ومصنفین و مؤلفین،مقرر وواعظین نے بھی اخییں خراج عقیدت پیش کیاہے۔ آج ناچیز کو بھی آپ علیہ الرحمہ کی شاعری میں مشائخ مار ہرہ مطہرہ رحمة الله على عظمتين أجاكر كرنے كاموقع فراہم ہوا۔

مخضر تعارف :آب كى ولادت باسعادت 22ر بيع الاول . 1276ھ، مطابق 10 اکتوبر 1859ء کو بریلی شریف محله سوداگران

میں ہوئی۔ تعلیم وتربیت : ابتدائی تعلیم اپنے والدیزر گوار اور برادرِ صل کی اور ، گیر علوم اكبرامام ابل سنت اعلى حضرت عليبه الرحمه سے حاصل كى اور ديگر علوم و فنون کی تحصیل کے لیے اینے آپ کوامام اہل سنت، مجد د دین و ملت امام احدرضاخان قادری برکاتی کے سائیکرم میں رکھا۔ آپ نے شعروشاعری کا آغاز بچین ہی سے کر دیا تھامگر ابتدامیں آپ کو غزلیات لکھنے پڑھنے کابہت شوق تھااس لیے صنف غزل ہی میں شعر کہتے تھے اور اصلاح مشہور زمانہ شاعر دائغ دہلوی سے لیتے تھے ایک ملات تک غزل کہتے رہے۔اور ایک دیوان کی تکمیل ہوئی جس كانام "شرفصاحت" ب- حسرت موباني نے ايك جله لكھا ب: "شاگر دان مرزا داغ د ہلوی میں حسن مرحوم بریلی کا پایئہ شاعری بہت بلند تھاوہ بجائے خود استاد مستند تھے۔"

مرجب آپ کی طبیعت اس صنف میں شعر کہتے کہتے بھر گئی اور آپ اس کی کم مائیگی اور کھو کھلے پین سے آگاہ ہوئے تو

آپ نے سرمدی سرمایہ حمد و نعت (مصطفیٰ ہٹائیٹا ٹاٹیڈ) کی طرف اپنی قوتِ فکر کوموڑااور دائغ کے بجائے اینے برادر کلال (اعلیٰ) حضرت (فاضل) ہریلوی سے اصلاح لینے لگے۔

استاذ زمن علامه حسن رضابر یلوی کی نعتیه شاعری فکر کی توانائی، فن کی پختگی اور تخیل کی پاکیزگی کی غماز ہے۔جدید استعارات، بلیغ تشیبهات،زبان کی سادگی و پرکاری،اسلوب بیان کی رعنائی،الفاظ کی موزونیت اور مضامین کی جامعیت آپ کے کمالِ فن کامظہر ہیں۔رسولِ اکرم ﷺ کاٹھا کیا کے عشق و محبت میں سرشاری کوس خوبصورتی سے ذیل کے شعرمیں بیان کیا گیاہے۔ نمازیں سب اداہو جائیں گی اس ایک سجدہ میں نیاز عشق سر اٹھنے نہ یائے یائے جاناں سے نعت گوئی کی راہ کانٹول کافرش ہے ذراسی لغزش شرعی مسائل پیدا کر سکتی ہے مولانا (موصوف) خود شرعی آدمی تھے اس لیے ان کی نعتیہ شاعری شرعی گرفت سے محفوظ اور ہر طرح کے سُقم سے پاک ہے عشق رسول (سُلْ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللللّٰمِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰ الللّٰ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰهِ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰ الللّٰمِ الللّٰ اللللّٰ اللللّٰمِ اللللّٰ اللللّٰ اللللّٰ الللّٰمِ اللللّٰ اللللّٰ اللللّٰ ال شعرمیں ملاحظہ کیجے:

خاک صحرائے نی یاؤں سے کیا کام بچھے آ مری جان میرے دل میں ہے رستہ تیرا اس شعرمیں تغزل کے علاوہ اسلوب بیان کی دکشی، زبان کی سادگی، عقیدت کی سرشاری، محت کی لالیه کاری اورعشق کی نغمگی کی ایک دنیاآبادہے۔(مأخوذ مولاناحسن بریلوی کی ادبی خدمات: 62،61) بات کو طول نہ دیتے ہوئے ہم اپنے مقصد کی طرف

جنوري2025

عطاہے۔

دارین میں علق مراتب کرو عطا تم مظہر علی ہو علی مظہر علا علامہ مظہر علی ہو علی مظہر علا علامہ مشاہر علا علامہ مشاہر علی کہ جائد کیے ہیں کہ دارین لینی دنیا و آخرت میں مراتب کو بلند بیجے، آپ ارفع واعلیٰ کے مظہرِ علی ہو۔ خوش باش اے حسن تیرے شمن ملول ہوں جس کا گدا ہے تو وہ ہے غمخوار بے نوا استاذ زمن مقطع میں کہتے ہیں کہ اے حسن فکر مت کر، غمکین نہ ہو، خمگین اور رنجیدہ تیرے شمن ہوں، کیول کہ توجس کا گدا ہے وہ ہدر دو بے نواہیں۔

تاریخ آب وصالِ مقدس کی عرض کر حاصل ہو بورے شعرسے خاطر کا ہدعا وہ سید وِلا گئے جب بزم قدس میں اچھے میاں نے اٹھ کے گئے سے لگالیا ۱۳۲۴ھ میاں نے اٹھ کے گئے سے لگالیا

استاذ زمن علامہ حسن رضا بریلوی مرشدِ اعلیٰ حضرت، پیرِ کامل حضرت سیّد شاہ آلِ رسول مار ہروی علیہ الرحمہ کے وصالِ بُرِ ملال پر تاریخی قطعات کچھاس طرح لکھتے ہیں۔ عالم وصال حضرت آلِ رسول سے سوز غم فراق میں سینہ کب اب ہے توعرض کر وصال کی تاریخ اے حسن آخوشِ مصطفیٰ میں مقامِ جناب ہے آخوشِ مصطفیٰ میں مقامِ جناب ہے

آتے ہیں بینی "علامة سن رضا قادری برکاتی علیہ الرحمہ کی شاعری میں رنگ برکاتیت "بربلی شریف اور مار ہرہ مطہرہ کے در میان ہمیشہ سے علمی و روحانی تعلق رہا ہے جس طرح حضور اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے مشائح کرام کی شان میں مناقب و قصائد کے انوکھے گلدستے پیش کیے جو کہ اعلیٰ حضرت کے دیوان حدائق بخشش میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ وہیں برادر اعلیٰ حضرت علامة سن رضا قادری برکاتی نے بھی مشائح مار ہرہ کی شان وعظمت کورنگ رضا میں پیش کیا ہے۔

استاذ زمن علامتین رضا بریلوی نے اپنے مرشدِ گرامی و قار پیرِ کامل سلطان العارفین حضرت سیدشاہ ابوالحسین نوری میاں علیہ الرحمہ کے وصال پر تاریخی قطعات رقم فرمائے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

شیخ زمانہ حضرت سید ابوالحیین جانِ مراد کانِ هدیٰ شانِ ابتدا نور نگاہ حضرت آل رسول کے ابتھے میاں کے لختِ جگر آگھوں کی ضیا خود مین نور سیدی مینی کے نور مین مشیق کے دل کے چین مرے درد کی دوا میں بھی کمینہ بندہ اسی بارگاہ کا میں بھی کمینہ بندہ اسی بارگاہ کا ما بندہ تو ایم بیفزائے قدر ما یاسیدی میں کہ کے پکاروں بلاکے وقت پروردہ تو ایم بیفزائے قدر ما میسیدی میں کہ کے پکاروں بلاکے وقت مرورا میں کوئی سقیم نہ تم ساکوئی کریم مجھ ساکوئی سقیم نہ تم ساکوئی کریم میری طلب طلب ہے تمھاری عطاء عطا

عاجزی کا یہ عالم میرے جیبا کوئی سقیم (خستہ حال) نہیں،اور نہ آپ جیباکوئی مہر ہاں، میری طلب صرف آپ کی ہی

جنورى2025

مصباح الابيان كالجابات

مولانا مبارك حسين مصباحي

اس وقت آپ کے روبرو "مصباح الایمان" ہے، یہ ایمانیات کے دل کش موضوع پر چالیس احادیث نبویہ کاگل دستہ ہے۔ اس کے مرتب ہر دل عزیز فاضل نوجوان عزیز القدر مولانا سرور علی مصباحی منہداولی سلمہ ہیں۔ آپ ابھی جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں باشعور اور باصلاحیت طالب علم ہیں، اعلی پوزیشن سے کامیاب ہوتے رہے، جلالۃ العلم حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا گولڈن جبلی عرس منعقد ہونے والا ہے۔ قل شریف کی تقریب کیم جمادی الاخری 1446 ھ/3 دسمبر 2024ء کو ہے۔ اس زریں موقع پر آپ کو دستار فضیلت سے سرفراز کیا جائے گا۔ اللہ تعالی آپ کو تام علم عمل کا پیکرر کھے اور آپ کی علمی، دعوتی اور تصنیفی خدمات بارگاہ ربانی میں مقبولیت کی منزلوں سے ہم کنار ہوں۔

بر بربایا ہے۔ است 1999ء میں قصبہ منہداول ضلع سنت کبیر نگر میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ نے شعور کی آنکھیں کھولیں، دار العلوم فیض الاسلام منہداول میں تعلیم کا آغاز کیا، اسی دوران آپ نے ناظرہ قرآن عظیم کے بھیل کی۔اس دارالعلوم میں آپ نے درجہ پانچ تک فرسٹ ڈویژن سے پاس کیا،اس کے بعد آپ نے جو نیر ہائی اسکول منہداول میں اعلی یوزیشن سے آٹھ کلاس تک پڑھا۔

ماشاء الله تعالی آپ چاک و چوبند، خوب رو اور نستعلق ہیں۔ ہمیشہ اپنے مقصد پر نظر رکھتے ہیں، اپنے اسائذہ اور اپنے بڑوں کا ادب واحم ام کرتے ہیں، اپنے معاصرین اور ہم عمروں سے بڑوں کا ادب واحم ال

بڑے پیار و محبت سے ملتے ہیں ، اہل فضل و کمال کی صحبتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔آپ اپ مشاکخ اور بزرگوں کی بارگاہوں کے ادب شناس ہیں ، ان کے افکار و معمولات کو اپنی زندگی کا معمول بناتے ہیں۔ آپ ایک کامیاب مسلمان ہیں، شرعی تقاضوں کا بھر پور پاس و لحاظ کرتے ہیں، نمازوں کی پابندی اور رمضان المبارک میں بڑے چاؤسے روزے رکھتے ہیں، قرآن عظیم کی تلاوت اور دیگر اور دوظائف آپ کے معمولات میں شامل ہیں۔

درس نظامی کی اعلی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تفسیر، حدیث اور فقہ حنی سے بڑی حدیک شغف رکھتے ہیں، دیگر علوم و فنون پر بھی حسب ضرورت نظر رکھتے ہیں، مطالعہ بھی خوب کرتے ہیں، الیکٹرانک ذرائع سے بھی بھر پور استفادہ کی صلاحیت رکھتے ہیں، موقع بہ موقع وعظ و نصیحت بھی کرتے ہیں۔ آپ جامع مسجد منہد اول میں جمعہ اور عیدین کی نمازیں پڑھاتے ہیں۔ آپ مقتدی اور اہل منہد اول آپ سے خوب محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے رقیبِ ملت کمیٹی بنائی ہے، آپ اس کے بانی اور صدر رقیبِ ملت کمیٹی کے اغراض و مقاص توکشر ہیں، سردست جی کھی انجام یار ہاہے وہ حسب ذیل ہے:

رقیب ملت مکمیٹی کے تحت خدمت خلق، غریبوں اور پریشان حال لوگوں کی مدد کرنا ہے ،موقع بہ موقع بزرگوں کے اعراس کی تقریبات منعقد کرنااور علمائے اور اصلاحی بیانات کرانا، 40 سے زائد شیدائیان اسلام ہفتہ وار تعاون

----منظر میں مختصر روشنی ڈالتے ہیں:

46 05

2011 کی بات ہے ، نئی بازار قصبہ منہد اول میں مسلمانوں کی عیادت گاہ صرف نورانی مسجد تھی،جس میں گاؤں کے ابل سنت اور دلوبندی سب ایک دلوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے،اہل سنت و جماعت میں جولوگ مسائل اوراحکام سے واقف تھے وہاں کی اقتداہے اجتناب کرتے تھے۔اگرچہ تومنہداول میں در جنوں علما ہے اہل سنت تھے لیکن نئی بازار میں عالم دین صرف مولاناآس محمد مصباحی ہی تھے، یہ اکثر باہر رہتے تھے اس لیے یہ سلسله بول ہی جاتا رہا۔ ۲۰۱۰ء میں حضرت مولانا افضل حسین مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارک بورسے فارغ ہوکر گئے تو گاؤں کے سنی حضرات نے غور کیا اس وقت ہمارے در میان بھی حافظ و فاضل ہو بیکے ہیں توامسال نماز تراویج یہی پڑھائیں گےان شاء الله۔ جب بہ بات مسجد کے دیو بندی لوگوں کو معلوم ہوئی توانھوں نے اعتراض کیا۔ خیر مولانا حافظ انظل حسین مصباحی قصبہ ہی کے تھےاس لیےان کے تعلق سے مخالفت نہ کرسکے اور انھوں نے ہی نماز نراویج پڑھائی۔ پھر جب عقیدہ وفکر کااختلاف زیادہ بڑھا اور مسّلہ کاحل د شوار ہو گیاتوہات تھانہ تک پہنچ گئی تو تھانہ سے آرڈر ہوا کہ تین وقت کی نماز د بویندی امام پڑھائے گااور دووقت کی اہل سنت کا ۔ کچھ دنوں تک اس پر عمل ہوا۔ آئدہ رمضان میں تراویح پڑھانے کے لیے دیوبندیوں اپنے نے حافظ کے لیے آرڈر کرالیا، تو مولاناحافظ انضل حسین مصباحی نے دوسری جگہ جانے کا پروگرام بنا لیا اور بالکل مایوس ہو گئے کہ امسال دیو ہندی امام تراویج پڑھائے گا۔اس وقت مفکر ملت حضرت مولانا محمد ادریس بستوی ماہر تھے، جب آپ منہدوال تشریف لائے تواہل سنت کے افراد نے حضرت مفكر ملت سے واقعہ كى تفصيل بنائى توآپ نے سنيوں كے حقّ ميں آرڈر کرادیا۔مفکر ملت کے حکم پرواپس آئے اور تراویج کی نماز مکمل پڑھائی ۔ چاند رات کو دیوبندی امام نے حسب معمول نماز عشا پڑھاناچاہااورسنیول نے پڑھنے سے انکار کردیاء اسی وقت مسجد میں

کرتے ہیں اور بعض افراد ماہانہ بھی مدد کرتے ہیں، اس فنڈ سے حسب ضرورت غریبوں کی مدد کرنا اور خدمت خلق کرناہے۔ رمضان المبارك ميس غريبول ميس غله وغيره تقسيم كرنا اور حسب ضرورت مساحد اور معروف مقامات مين يمفلك لگانا، حامع مسجد منهداول میں سالانہ امام احمد رضاقیدس سرہ کاعرس منعقد کرناہے۔ آپ کے جد امجد مرحوم ڈاکٹر انور علی ابن حاجی احمد صاحب گاؤں کے متحرک و فعال شخص گزرے ہیں ۔ حد امحد پڑھے کھے اور باشعور تھے ؛اس لیے قصبہ کے ملی، سیاسی اور دنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ برشمتی سے آپ کا تعلق دبوبندی مکتب فکرے تھا، کچھ دنوں تک آپ نے دبوبندی مکتب فکر کے مدرسُوں میں تدریبی خدمات بھی انجام دیں،لیکن عمرکے آخری جھے میں آپ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کاکرم ہوا کہ آپ نے وصال سے چند سال قبل مذہب اہل سنت و جماعت سے متاثر ہوکر سنیت قبول کرلی اور اہل سنت میں و فور شوق کے ساتھ داخل ہو گئے۔ اللّٰدے رسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

إن العبد ليعمل عمل أهل النار وإنه من أهل البار وإنه من أهل الجنة ويعمل عمل اهل الجنة وإنه من أهل النار ، وإنما الأعمال بالخواتيم. (مثكاة المصانح، كتاب الايمان باب الايمان بالقدر، الفصل الأول، ص: ٢٠، مجلس بركات)

بعض بندے دوز خیول کا کام کرتے ہیں لیکن وہ جنتی ہوتے ہیں اور بعض بندے جنتیوں کا کام کرتے ہیں لیکن وہ دوز خی ہوتے ہیں اور اعمال کا اعتبار خاتمہ سے ہے۔

آپ کے جدامجر کی تقدیر میں دنیا میں دولتِ ایمان اور آخرت میں جنت کی نعمت تھی، اس لیے عمر کے آخری دور میں اللہ تعالی نے اسباب مہیا فرما دیے کہ آپ اس دار فانی سے بائیمان رخصت ہوئے۔اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے۔ آپ کے سنیت قبول کرنے کاسب کیا ہوا، اس پس

دومصلے بچھے،اور آپس میں اختلاف بھی ہوااور بات تھانہ کو پھر پہنچے گئی، دیررات تھانے سے واپس ہوئے، صبح عید کی نماز پڑھنے کے بعد پھرلوگ دن بھرتھانہ میں آتے جاتے رہے، مگر فیصلہ دونوں فریق کو پڑھنے کا ہی ہوا۔اس وقت سنی دیوبندی اختلاف نے زور پکڑلیا، یہاں تک کہ لوگوں نے اپنی اپنی میٹنگ میں اپنے لوگوں کوہدایات کیں کہ کوئی بھی دیو بندی سی سی کے گھرنہ تودعوت وغیرہ دے گااور نہان کے بہال کچھ کھائے گا۔ دیو ہندیوں کی مجلس میں آپ کے جد امجد بھی تھے۔ آپ کے جدامجد کی ایک صاحب زادی کی شادی منہداول کے سنی گھرانے میں ہوئی تھی، توآپ کے جدامجد نے د پیندیوں کی مجلس میں برجستہ کہاکہ بیہ تومجھ سے نہیں ہوسکے گاکہ میں اینے رشتہ دار کے یہاں آناجانا بند کر دوں اور آپ مجلس سے غصے میں اٹھ کر چلے آئے اور یہ طے کیاکہ اب ہم سنیوں کے ساتھ رہیں گے۔ پھر آپ نے بد مذہبی سے بیزاری کااعلان کرکے سنیت میں داخل ہو گئے۔ اہل سنت و جماعت کے لوگوں نے زور دار استقبال کیا۔اس کے بعد آپ تاحیات مذہب اہل سنت وجماعت پر قائم رہے اور دیو بندیوں سے کسی قشم کا کوئی مذبہی تعلق نہ رکھا، یہاں تک کہ اپنے حقیقی بھائی اور خاندان کے لوگوں سے مذہبی تعلقات منقطع کر لیے،اس لیے کہان میں اکثریت دیو بندی مکتب فکری ہے۔ اور پھر آپ نے اپنی خدا داد دور اندیشی سے چند دنوں بعد غور کیا کہ میرے نہ رہنے کے بعد ممکن ہے میری اولاد پھر دیوبندیوں کی صَف میں چلی جائے، توآپ نے ایک منظم بلان کے تحت بوتوں میں سے ایک بوتے سرورعلی جواس وقت عصری تعلیم کے حصول میں سرگرم تھے، اخیس عالم دین بنانے کے لیے محلہ کے عالم دین مولاناآس محمد مصباحی کی نگرانی میں 2014 میں جامعہ عربيها شرفيه كائے كھاك ميں داخل كرديا، اس طرح كھرميں ايك سى عالم دین رہے گا تووہ لوگوں کوسنیت میں پختہ کرے گا اور کوئی بد

مذہب ہماری اولاد کو گم راہ ویے دین نہ کر سکے گا۔عزیز القدر مولانا

سرورعلی مصباحی سلمۂ داداحان اور بزرگوں کے فیضان سے فاضل

اشرفیہ ہورہے ہیں اور بید کتاب ان ہی کے فیضان قلم کانتیجہ ہے، اللہ تعالی خصیں شادوآبادر کھے اور دین حق کاسپامبلغ بنائے، آمین۔ 2015ء میں آپ رضائے الہی سے اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف کوچ کرگئے۔

آپ نے بڑے اچھے انداز سے چالیس احادیث ایمان کے مختلف گوشوں سے جمع کی ہیں اور ان کی بڑے سلیقے سے توشی و تشریح فرمائی ہے۔ سردست ہم صرف ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

والکرین بچوں کے جہلے استاذ:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَضِيَ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبُواهُ يُهَوِّ دَانِهِ أَوْ يُنصِّرَ انِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمَعَاءَ هَلْ ثُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدَعَاءَ؟ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمَعَاءَ هَلْ ثُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدَعَاءَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: فِطْرَةَ الله الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ الله ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ. (مَثَاةَ المَانَّ اللهَ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ہڑا ہا گئے نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ دین فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یامجو سی بناد سے ہیں جیسے جانور بے عیب بچہ جنتا ہے کیاتم اس میں کوئی ناک، کان کٹا پاتے ہو؟ پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی فطرت (دین اسلام) کو اختیار کروجس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا، اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا۔

اس حدیث کے ترجمہ کے بعد آپ نے بڑی خوب صورت حسب ذیل تشریخ فرمائی ہے:

اولاد کی تعلیم و تربیت کے بیچیے والدین کا کردار بڑا اہم ہو تاہے؛کیوں کہ بچوں کے پہلے استاد والدین ہی ہوتے ہیں،وہ اپنے والدین سے جو کچھ بھی سیکھتے ہیں اسے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں، والدین کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اسے

اینے لیے نمونہ عمل بناتے ہیں۔ گویا والدین کی صحبت بچوں کی طبیعت کے لیے سانحاہوتی ہے۔ان کی طرز زندگی بچوں کے لیے مشعل راہ ہواکرتی ہے۔ حدیث شریف کے مطابق بیجے والدین سے جس طرح کی تعلیم و تربیت پاتے ہیں اسی طرح کے ہوتے ہیں،اگر ہم شروع سے ہی بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت پر توجہ دیں اور اپنے اسلاف کی زندگیوں کی روشنی میں ان کی پرورش کریں،انہیں دین سکھائیں، توہمارے بیچ بڑے ہوکر دین دار ہونے کے ساتھ اچھے اخلاق کے مالک بھی ہوں گے اور صدق و وفاکے پیکر بھی۔ اور اگر بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت نہ کی جائے، انہیں دبینیات کی تعلیم نہ دی جائے ، اخیس اینے اسلاف کی زندگیوں سے آگاہ نہ کیاجائے تو یمی بیج آگے چل کر بد کردار اور بے دین ہوجائیں گے جو ساج اور معاشرے میں ہمارے لیے ذلت کا سامان بنیں گے اور آخرت میں بھی ہمیں شرم سار کریں گے ۔اس لیے اگر ہم اس بات کے خواہاں ہیں کہ ہماری آنے والی نسلیں اور ہمارے بچے اچھے اخلاق کے مالک ہوں ، زہدوتقوی کے خوگر ہوں ، صدق و وفا کے پیکر ہوں تو بچوں کی اچھی تعلیم وتربیت کریں اور ساتھ ہی اخیس برے لوگوں کی صحبت سے بھی دور رکھیں۔

صحبت صالح تراصالح كند صحبت طالح تراطالح كند

اس حدیث اور مرتب کی تشریحات کی روشنی میں بدواضح ہو
گیا کہ بچو دینِ فطرت پر پیدا ہوتے ہیں، بجائے خود افھیں سوچنے
سیحفے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی، جب والدین کو جس
مذہب اور جس قسم کے عقائد و معمولات پر عمل پیراد یکھتے ہیں اسی
داہ پر چلنے لگتے ہیں۔ آج آپ دیکھیں کہ ملک میں کتنی بچیاں جو
اسکولوں، کالجوں اور یونیور سٹیوں میں زیر تعلیم ہیں ان میں سے
بعض دیگر مذاہب کے جوانوں سے عشق کر لیتی ہیں، یا منظم
مضوبے کے تحت افھیں اپنے عشق میں گرفتار کرلیاجا تا ہے اور حد
یہ ہے کہ اپنے مذہب کو ترک کرکے ان ہی کے دین و مذہب کو

قبول کر لیتی ہیں۔ ہم دعوت و تبلیغ کے لیے ملک بھر کا دورہ کرتے ہیں۔ ایک بار ناسک مہاراشٹر میں ایک محلے کے لوگوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے علاقے سے دس بارہ بچیاں جو کالج میں پڑھتی تھیں انھوں نے غیر سلم نوجوانوں سے عشق کیااور نہ صرف عشق بلکہ اپنا ند ہب ترک کر کے غیرمسلموں کے رسوم و روایات کے مطابق ان کی زندگیوں میں شامل ہوگئیں۔اس طرح کی باتیں ہمیں کئی علاقوں میں بتائی گئیں۔وجہ پیہ ہے کہ ہم چار برس یا اس سے قبل ہی انگلش میڈیم اسکولوں میں اپنے بچوں کو داخل کرا دے ہیں، نہ ان کی قرآنی تعلیم ہوتی ہے اور نہ مذہبی تعلیم ۔ ان کے دل و دماغ پر انگریزی اور عصری تعلیم کابھوت سوار ہو تاہے ، ان کی نظر میں صرف دنیا کاعیش وآرام ہو تاہے، نہان کے دل میں سر کار دوعالم صلی الله علیہ وسلم کی محبت ہوتی ہے اور نہ انھیں معمولات اسلام کی خبر ۔ اخیس نہ امہات المومنین کی باضابطہ معلومات ہوتی ہے اور نہ دیگر خواتین اسلام کی پاکیزگی اور ان کی عبادت وریاضت کی معلومات _الله تعالى بهم سب كوايني بيون كودين مصطفى صلى الله عليه وسلم کاسچاخادم بنائے اور ہمارہے بچوں کو حقیقی اسلام سے سچاشق ہو تاکہ ہمارے یے اسلام کے صراط متنقیم پر گام زن رہیں۔

آپ نے اس میں چالیس احادیث بڑے سلیقے سے جمع کی ہیں، مآخذعام طور پر صحاح ستہ اور بعض احادیث مشکاۃ المصابیج سے اخذ فرمائی ہیں، پہلے حدیث نقل فرما کر اس کا واضح ار دو ترجمہ ، مزید ان احادیث کی توضیحات پیش فرمائی ہیں۔ بہر حال یہ چہل حدیث کا مرقع انتہائی اہم، وقع اور مفید ہے۔

ہم دعاکرتے ہیں مولا تواپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے طفیل اسے قبول عام عطافر مااور دور دور تک اس کافیضان جاری فرما، اللہ تعالی محترم مرتب مولانا سرور علی مصباحی سلّمۂ کو دارین کی سعاد تول سے سرفراز فرما، ان کی عمر، اقبال اور علم میں اضافہ فرما، ان کی تحریروں کو قبولیت کی سرفراز یوں سے شاد کام فرما، آمین بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین علیہ الصلوة والتسلیم۔ *

شعاعيں

العاظم الخارات المالة ا

محمد عارف رضا نعماني

پڑا، کیوں کہ قدرت کا بیاٹل فیصلہ ہے جسے ہرکسی کوماننا ہے۔ سید برکات میاں نے ابتدائی اسکولی تعلیم البرکات پبلک اسکول علی گڑھ سے حاصل کی، پھر بھوپال، نوئیڈا اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی، پھر حضرت سید افضل

17 جمادی الاولی 1446ھ مطابق 20نومبر 2024ء بروزبدھ خانوادہ ہر کات مار ہرہ مطہرہ کے جواں سال چشم و چراغ، سیدافضل میاں صاحب کے صاحبزادے سید ہر کات حیدر میاں قادری مار ہروی داغ مفارقت دے گئے، اِناللہ واناالیہ لرجعون۔

> 20نومبر کی صبح بڑی اندوہناک تھی، فجر سے پہلے ہی حضرت سید امان ميان صاحب قبله كي کال آئی کہ برکات میاں صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے، بے ہوش ہیں، آپ سب دعا تیجیے، پھر فجر کے کچھ دیر کے بعد کانوں میں ان کے وصال کی خبر پرٹی تو ایک دم ہے جھٹکا لگا، یقین کرنامشکل ہو رہا تھا کہ بركات ميال صاحب جوال سالی میں ہی اہل خانه کوغم و اندوه کی وادی میں جھوڑ کر چلے گئے،حیار وناجاراس خبر يريقين كرنا

مولانااخترعلیقادریچریاکوئیبھیرخصتھوئے

بروزسہ شنبہ (منگل) 1 نومبر2024، 10 جادی الاولی 1446 ہے کو ایک مصباحی عالم مولانا قاری اختر علی قادری چریا کوئی بن مجمہ ہاشم مرحوم طویل علالت کے بعد اس جہان فانی کو الوداع کہ گئے۔ مرحوم کی عمر تقریباً بچین سال تھی ۔ غالبا 1988ء میں الجامعۃ الاشرفیہ سے فارغ ہوئے ، پھر کئی مقامات پر تدریبی خدمات انجام دیں۔ مجھے جومقامات یا وہیں وہ بیرین: ناند بڑ (مہاراشٹر) - عظمت گڑھ اظم گڑھ ۔ بوسف پور محمد آباد، آگیا جھا تا جملے ہتی ۔ آخر میں مدرسہ عزیز العلوم پہاڑ بوراعظم گڑھ شہر میں صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہوئے ، تقریباً گیارہ سال تک تدریبی خدمت کی ۔ ڈیڑھ سال قبل آپ کو فائح کا دورہ پڑاجس سے چھٹکارے کی فوہت نہیں آئی ، بالآخر جان جاں آفرین کے سپر دکر دی ، چریا کوٹ تھانے کے قریب قبرستان (جواظم گڑھ روڈ پر ہے) 13 نومبر بر روز چہار شنبہ بعد نماز ظہر وہیں دفن ہوئے ، نماز جنازہ ناچیز نعمانی نے پڑھائی۔

مولانااصلام منگو بور دیہات کے رہنے والے تھے اپنے والدکی حیات ہی میں چریا کوٹ محلہ لہوری پر زمین لے کر مکان بنوایا اور وہیں قیام پذیر تھے۔ آپ کے بڑے بھائی کا نام محمد طاہر ہے اور سب سے چھوٹے بھائی کا نام محمد اصغر ہے۔ آپ کے 4 صاحب زادے اور 2 صاحب زادیاں ہیں، بڑی عالمہ ہیں جو مولانا فیضان رضاابن ماسٹر محمد نیم (چریا کوٹ) سے منسوب ہیں۔

ا چھے نعت خواں ، مقرر بھی تھے اور قاری بھی ، اوسط در ہے کے مدرس ۔ آپ کے والد محمد ہاشم مرحوم ایک دین دار آدمی تھے گاوں مہنگو پورکی مسجد میں امامت کرتے تھے پھر جب چریا کوٹ آتے تو پہاں کبھی امام نہ رہنے پر مسجد محلہ مسجد آباد میں بھی کبھی کبھی امامت کرتے ۔

از: محمد عبد المبين نعماني قادري - خادم، دار العلوم قادريه، جرياكو ي ضلع مئو

جنورى2025

arifnomani2016@gmail.com الِدُيثُر : پيام بركات على گڑھ

میاں صاحب قبلہ کے وصال کے بعد 2021ء میں صوبہ مدھیہ یردیش کے گوالبار میں نائب تحصیلدار (ایگزیکٹومجسٹریٹ)کے عهدے پر فائز ہوکراپن خدمات انجام دے رہے تھے۔

حالیہ دنوں میں آپ نے عرس قاسمی میں شرکت کی، احباب سے ملا قاتیں کیں،قل شریف کی محفل کے بعد تبر کات کی زبارت بھی کرائی، پھر عرس کے اختتام پر علی گڑھ تشریف لے آئے۔اب پہاں سے گوالبار جاناتھا۔19 نومبر منگل کوالبر کات کے مختلف شعبه حات كا دوره بھى كىااور ڈاكٹر فنہيم عثمان صديقى كوآر ڈينيٹر البركات ايجوكيشنل أنسلي ثيوشنز سے ايك طويل ملاقات كي، پھر على گڑھ کے قریب بٹیر شریف میں ایک بزرگ کی در گاہ ہے وہاں فاتحہ پڑھنے تشریف لے گئے ، پھراحباب کے ساتھ سنجعل گئے اور رات ہی واپس بھی آ گئے پھر حضور امین ملت دام خللہ العالی اور دیگر اہل خانہ سے ملاقاتیں کیں، در رات تک تبادلہ خیالات ہوئے،اس وقت تك سب كچه هيك حياتار با، خوش وخرم ايني خوارگاه پرتشريف لے آئے پھریہ شب ان کی آخری شب ثابت ہوئی۔

به ساری باتیں رور و کرباد آر ہی ہیں کہ جانے والے سب کے دلوں میں اپنی یادیں بساکرایسے ہی چلے جاتے ہیں،اور کہتے ہیں ناکہ جب اس دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آتا ہے تو انسان کواشارہ مل جاتا ہے اور وہ اپنی پسندیدہ چیزوں کے کھانے یینے کی تمناکر تا ہے اور دیگر خواہشات کی تکمیل جاہتا ہے۔شاید کچھ ایباہی ہونا تھااسی لیے ایک ہی دن میں اتنے سارے کام اور ملا قاتیں نیٹا ڈالیں پھر رے کی رضا پر اس کے حضور حاضر ہو گئے۔آپ کی اجانک رحلت سے جوغم ہوا ہے وہ بہت کربناک ہے اورآپ کے اچانک چلے جانے میں ہم سب کے لیے ایک بڑی نصیحت ہے کہ انسان کوہر وقت سفر آخرت کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ نہ جانے کب داعی اجل کولبیک کہنا پڑے۔

سيد بركات ميال أينے والدمحرم كے عكس جميل تھے، بڑے خوبرو، وجید، ہنس مکھ، عالی فکر، حاضر دماغ اور مقناطیسی

شخصیت کے مالک تھے،کسی سے ملتے توکشادہ روئی کے ساتھ ملتے ،طبیعت میں مزاح بھی تھاجس کی وجہ سے ان کی شخصیت اور يركشش تقى _ شعر گوئي وراثت ميں يائي تقي، وقتاً فوقتاً اشعار بھي کہا کرتے تھے اور اشعار اس سلقے اور عمر گی سے پڑھتے تھے کہ سننے والاآپ کے مخصوص لب و لہجے سے خوب محظوظ ہوتا۔

سید برکات میاں کو پہلی باران کے والدمحرم سیدافضل میاں صاحب کے چہلم کی محفل میں سننے کاموقع ملاءاس سے پہلے اس ليے بھی سننے اور ملنے کا اتفاق نہیں ہوا کہ آپ این تعلیمی مراحل طے کر رہے تھے۔اس محفل میں آپ نے اپنے والد محترم کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا اور آپ کی حاضر دماغی کے قصے بھی سنائے، ان کی یادوں کوبڑے اچھے پیرائے میں بیان کیا۔ بیان کرتے وقت آپ کے لب و لہجے میں حضرت سیدافضل میاں کی جھلک نظر آر ہی تھی۔انداز بیان سادہ بھی تھااور پرکشش بھی۔

سيدبر كات ميان كاوصال نه صرف خانواده بركات بلكه خانقاہ کے جملہ متعلقین و متوسلین کے لیےالمناک سانحہ ہے۔ اہل خانہ کے لیے گھر کے ایک مضبوط سہارے کے چلے جانے کا غم ناقابلِ تلافی ہوتا ہے، لیکن ایسے حالات میں بھی ہمیں صبر کے ساتھ اینے رب کی رضا پر راضی رہناہے۔

اس صبر آزما گھڑی میں ہم مشائخ برکات حضور امین ملت، حضور نثرف ملت، حضور رفيق ملت، حضور امان اہل سنت دام ظلہم العالی و دیگر شہزاد گان خانوادہ برکات کے ساتھ ہیں اور خصوصًا آپ کی والدہ محترمہ وہمشیرہ صاحبہ کوان تعزیق کلمات کے ذریعے پرسہ دیتے ہیں اور ان کے غم میں شریک ہیں،رب كائنات كى بارگاه ميں بصد خلوص دعاگو ہيں كه رب كريم، نبي معظم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے صدقے برکات میاں کی بے حساب مغفرت فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے اور جملہ اہل خانہ کوصبر جمیل عطافرہائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی

الله تعالى عليه وآله وسلم له 🗖 🗖 🗖

صدر بازگشت



خالى ہاتھ

مكرمى!انسان دنيامين خالى ہاتھ آتا ہے، روتے ہوئے آتا ہے ، آنے کے بعد پہلے امی ابونہیں کہتا بلکہ پہلے روتا ہے ۔جب دنیا میں آتا ہے تواس کے جسم پر کپڑانہیں ہوتالیکن ہاتھوں کی مٹھیاں بندر ہتی ہیں، ہاتھوں کا بند ہونامیڈ بکل سائنس کے اعتبار سے حاہے جو کچھ بھی ہولیکن ہمارانظریہ تو یہی ہے کہ وہ اللّٰدرب العالمين سے اسى بندمٹھى ميں عہدو پہان لے كرآتا ہے کہ اے پرورد گار میں شرک نہیں کروں گا ، تیری ہی عبادت كرول گا ، حقوق الله كے ساتھ حقوق العباد كى پورى بورى ادائيگى کروں گا، زمین پر فساد ہریانہیں کروں گا، کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کروں گا،کسی کاحق نہیں ماروں گا،غریبوں سے نفرت نہیں ۔ کروں گا ، وعدہ خلافی نہیں کروں گا ، اپنے سے بڑوں کا ادب احترام کروں گا، چھوٹوں کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آؤں گا، یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیروں گا، حق بات بولوں گا، حق بات سنول گا، حق بات پرغمل کرول گا، احکام شرع کا يا بندر ہوں گا، کلمه حق لااله الاالله محمد رسول الله پڑھوں گا،الله و رسول کی اطاعت کروں گا ،،انسان جب دنیا میں آتا ہے تو یہی عہد و پہان مضبوطی کے ساتھ ہاتھوں میں لے کر آتا ہے۔ وہی بچہ بھی ماں کی گود میں ہو تا ہے تو بھی باپ کی گود میں ہو تا ہے بچہ آہستہ آہستہ بڑا ہونے لگاباپ کی انگلی پکڑ کر بیٹاجب باہر نکلتا ہے تو باپ کاسینہ چوڑا ہوجاتا ہے، بچےنے اسکول جانا شروع کر دیا، بیٹا ابھی چھوٹا بھی ہے اور پڑھائی بھی کررہاہے، ادھرباپ کاروبار

بڑھالیتا ہے جس کی وجہ سے مصروفیت کافی بڑھ جاتی ہے،ادھر بیٹا بھی خوب دل لگا کر پڑھا اور باپ کے کاروبار و فیکٹری سنھالنے کے قابل بن گیا،ایک دن باپ کی طبیعت ناساز ہوتی ہے بیٹے کواحساس ہو گیا کہ ابو بیار ہیں، لہذا آج میں ہی فیکٹری سنجالنے کے لیے آفس چلوں اور چل دیا۔اسی دن سے برابر فیکٹری جانے لگا دھیرے دھیرے بورا کام سنھال لیا ایک دن فیکٹری کی آفس میں ملاز مین کے میٹنگ کرر ماتھاکہ اسے خبر ملی کیہ اس کے والد کاانتقال ہو گیااس نے جیسے ہی خبر سنی بد حواس ہو گیاروتا اور بلکتا ہواگھر آیا کیاد کیھتاہے کہ گھرے سارے لوگ اکٹھااورباب حیار پائی پربے جان پڑاہے دھاڑیں مار کرچنخاہے کہ اے ابوآپ نے بڑی دولت کمائی ،عالیشان مکان تعمیر کرایا،مہنگی مہنگی کاریں اور باہری دروازے پر کیمرہ بھی لگوایا پھر بھی ملک الموت کو گھر میں آنے سے نہیں روک پائے، اب بیہ آپ کی دولت كاكياموكا؟زندگى مين آپ نے بھربتايا بھى نہيں آخرآپكى دولت آپ کے ساتھ کیسے رکھی جائے۔ بیٹاساری داستانیں سناسنا كررور ہا تفاكہ بيچيے سے آيک شخص نے تسلى بھراہاتھ كاندھے پر رکھتے ہوئے کہاکہ یہی قانون قدرت ہے ہرایک کومرناہے اور ساری جائنداد ، دولت ، آل اولاد سب کچھ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہونا ہے ایک پھوٹی کوڑی کوئی آج تک لے کر نہیں گیا ہے یہاں تک کہ سکندر ذوالقرنین کاجب انتقال ہونے لگا تواس نے وصیت کی تھی کہ کفن سے میرے دونوں ہاتھوں کو باہر تکال دینا تاکہ دنیا دیکھے کہ دنیا پر حکومت کرنے والا شخص سکندر

ذوالقرنین دنیاسے خالی ہاتھ گیالوگوں نے اس کی وصیت پرعمل کیا۔

موت کا وقت بھی مقرر ہے ایک لمحہ پہلے نہ ایک لمحہ بعد ، بلکہ مقرر ووقت پر روح تفس عضری سے پرواز کرجاتی ہے دنیا کابڑے سے بڑاڈاکٹر، حکیم، طبیب آج تک کسی کوموت سے نہیں بچاسکا۔ آج آپ کے والمر گرامی دنیا سے رخصت ہوئے ہمیں بھی اس کاغم ہے لیکن سواے صبر کے کوئی چارہ نہیں۔

باپ کی جہیز و تعفین کے بعد دھیرے دھیرے حالات معمول پر آنے لگے فیکٹری بھی چالو ہوگئی اب بیٹا ہی مالک بن گیا خوب دولت کمائی ، ایک دن سارے ملاز مین کی میٹنگ بلائی اور کہاکہ میں نے دنیا میں بے شار دولت کمائی اور مرنے کے بعد مجھے اپنی دولت لے کر جانا ہے اس کا طریقہ آپ لوگوں کو بتانا ہے ایک ہفتہ میں مجھے طریقہ بتائے ، اب سارے ملاز مین پریشان میں آخر ایک ہفتہ بعد پھر میٹنگ بلاکر سوال وجواب شروع کیا تو سب خاموش تھے لیکن ایک شخص آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ مالک بیہ بتائے کہ آپ اپنے کہ آپ اپنے کہ آپ اپنے کہ کا کن کی کرنی لے کر بیرون ملک جائیں گے تو کیا کریں گے اس نے جواب دیا کہ جس ملک میں جاؤں گا وہاں کی کرنی میں تبدیل کراؤں گا اس شخص نے پوچھا کہ نہ تبدیل کرائیں تو کیا حرج ہے مالک نے کہا کہ میں بھوکا مرجاؤ تگا تب اس شخص نے کہا کہ میں بھوکا مرجاؤ تگا تب اس

آپ دنیا میں صرف ملک بدل لینے سے اپنی دولت کا استعال نہیں کرسکتے تو آخرت میں کیسے کر پائیں گے وہاں کی کرنی کا نام جنت و دوزخ ہے، وہاں اسی نام کی کرنی حاصل ہوگی مگر آپ کی دنیاوی کرنی دنیا میں ہی تبدیل کرنی ہوگی اس لیے کہ بینک آخرت میں ہے تو فارم دنیا میں بھرنا ہے، وہاں کی کرنی عاصب تو دولت روپیہ آپ کو دنیا میں بھو کوں کو کھانا کھا ئیں، ننگوں کو کپڑا پہنائیں، غریبوں میں بھوکوں کو کھانا کھا ئیں، ننگوں کو کپڑا پہنائیں، غریبوں کروروں اور بے سہارا بنیں، غیریوں اور

مسکینوں کی تفالت کریں، مساجدو مدارس کی تعمیر کرائیں، غریب پچیوں کی شادی کرائیں۔ آخرت کی کرنی حاصل کرنے کے لیے یہی دنیا آخرت کی کو دنیا میں ہی سے فار ملٹی اداکر نی ہوگ۔ سے دنیا آخرت کی گئی ہے ، نئج یہاں بونا ہے اور فصل آخرت میں کاٹنا ہے م باقی دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے، نہ گفن میں جیب ہوگا اور نہ قبر میں الماری و تجوری ہوگیم بلکہ اعمال کی شکل میں آپ کا کیا دھراسب کچھ ساتھ جائے گا۔ ہر انسان اور ہر مسلمان کے لیا دیمی معاملہ ہے اور اعمال کی ہی بنیاد پر کہا گیا ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک باغ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

از: **جاويد اختر بھارتى، م**حر آباد گوہند، مئويو پي

javedbharti508@gmail.com

-*-*-*-

ص:30 كابقيه

کہ آپ نے اسلام سے کہ آپ نے فیتی لباس کے بجائے معمولی لباس پہنا۔

حضرت جنید بغدادی رحمة الله علیه فرماتے ہیں کہ جس میں بیرآٹھ صفات ہوں ہمجھ لو کہ وہ الله کی بارگاہ میں سرخ روہوا اور الله کامقرب بندہ ہن گیا۔

-*-*-*-

بردس منٹ میں ایک عورت کاقتل

اقوام متحدہ کی ایک ربورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دنیا بھر میں ہر 10 منٹ میں ایک عورت شریک حیات ، بواے فرینڈ یا پھر ایخ اسپنے کسی رشتے دار کے ہاتھوں قتل کردی جاتی ہے۔ 107 ممالک کے دستیاب اعداد و شار پر مبنی ربورٹ خواتین پر تشدد کے خلاف 25ویں عالمی دن پر بواین ویمن اور اقوام متحدہ کے ادارہ برائے مشیات و جرائم (بواین اوڈی سی) کی جانب سے مشتر کہ طور پر جاری کی گئی ہے۔

ربورٹ کے مطابق دنیا بھر میں خواتین کے قتل کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، 2023 کے دوران ہر 10 منٹ میں ایک عورت کو اپنے کسی ساتھی، شریک حیات یا پھر کسی نہ کسی رشتے دار کے ہاتھوں جان سے جانا پڑا۔

ربورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال تقریبًا 85 ہزار خواتین کوقتل کیا گیا، اس اعداد و شار میں تقریبًا 60 فیصد یا 51 ہزار سے زائد عورتیں اپنے ساتھی یا پھر کسی نہ کسی رشتے دار کے ماتھوں قتل کی گئیں۔

ربورٹ کے مطابق دنیا بھر میں عور توں کے قتل کی شرح روزانہ اوسطاً 140 ہے جہاں گھر میں لڑکوں اور خواتین کو قتل کیے جانے کا خطرہ سب سے زیادہ موجود ہے۔دوسری جانب خواتین کے مقابلے میں مردوں کو قتل کیے جانے کا امکان 4 گنازیادہ لیخی 80 فیصد بتایا گیاہے۔

ر پورٹ کے مطابق افریقہ میں شریک حیات اور خاندان

کے ہاتھوں قتل کی جانے والی خواتین کی تعداد سب سے زیادہ ہے جہاں 2023 میں 21 ہزار 700 خواتین کو قتل کیا گیا، اس کے بعد امریکہ اور اوشیانا کا نمبر ہے جب کہ خواتین کے قتل کی سب سے کم شرح پورب اور ایشیا میں دیھی گئی۔

ر اپورٹ کے حوالے سے ایواین ویمن کی انگیزیٹوڈائریکٹر سیما بہوس کا کہنا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کوروکئے کے لیے مضبوط قانون سازی، اعلی سطح کی حکومتی جواب دہی اور خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے لیے جاری فنڈز میں اضافے کی ضرورت ہے۔

ہزاروں شامی مہاجر ڈاکٹروں کی وطن واپسی پر جرمنی کے شعبہ صحت میں بحران کااندیشہ

جرمنی میں ملازمت کررہے ہزاروں ڈاکٹر جو شام میں خانہ جنگی ختم ہونے کے بعد وطن واپسی کا ارادہ رکھتے ہیں، جرمنی کے شعبہ صحت کو تشویش میں مبتلا کر دیاہے، ان کا خیال ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں ڈاکٹروں کے جانے سے طبی بحران پیدا ہو جائے گا۔

شام میں خانہ جنگی کے دوران لاکھوں دیگر افراد کے ساتھ ہزاروں ڈاکٹروں نے بھی جرمنی کارخ کیا تھا۔ اب جب کہ وہاں بشار الاسد حکومت کا خاتمہ ہو گیا ہے، لہذا مختلف ممالک کے شامی پناہ گزین اپنے ملک لوٹنے کے خواہش مند ہیں ان میں جرمنی میں پناہ گزین ہزروں ڈاکٹر بھی شامل ہیں، جن کی ممکنہ وطن واپسی کے بعد جرمنی میں طبی بحران پیدا ہوجانے کا خدشہ ظاہر کیا

جنورى202<u>5</u>

جارہاہے۔

المراشة دہائی میں جرمنی شامی پناہ گرنیوں کے لیے ایک اہم مقام بن گیاتھا۔ لیکن دشق پر باغیوں کے قبضے کے بعد جرمنی کے پھھ سیاست دال شامی مہاجروں کی وطن واپسی کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ جب کہ دیگر افراد کا خیال ہے کہ ڈاکٹروں اور طبی عملے کے چلے جانے سے جرمنی کو صحت کے شعبے میں نقصان ہوگا۔ وزیر واخلہ نینسی فائزر نے گزشتہ بھتے کہاکہ "اگریہاں ملاز مت کرنے والے تمام شامی باشند ہے ملک چھوڑ دیں گے، خصوصاصحت کے شعبے میں توبحران پیدا ہوجائے گا۔ ہمارے لئے بیضروری ہے کہ ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے پاس ملاز مت ہے اور جن ہم شامی باشندوں کو بیمکش کریں جن کے بیمن قیام کریں بیہ ہماری معیشت کیلئے بہتر ہے۔ "

واضح رہے کہ جرمنی میں بڑھتی ہوئی آبادی، اور ہنر مندوں کی کمی کے سبب ہنر مند شامی صحت کے شعبے کا ایک اہم عضر بن چکے ہیں۔ جرمن اسپتال فیڈریشن کے سربراہ، جیراللہ گاس کا کہنا ہے کہ شامی اب غیر ملکی ڈاکٹروں کاسب سے بڑاواحد گروپ ہیں، جن کی تعداد ۲ر فیصد سے ۱۳ر فیصد ہے۔وزیر صحت کارل لاؤٹرباخ، شامی ڈاکٹروں کی کل تعداد ۲۸ ہزار سے زیادہ بتاتے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ صحت کی دیکھ بھال کے لیے ناگزیر ہیں۔ یمی وجہ ہے متعدّ د اسپتال مالکان شامی ڈاکٹروں کی مکنہ روانگی کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرنے میں مصروف ہیں۔جب کہ دیگراسٹاف کو بھی مشورہ دیاجارہاہے کہ وہ شامیوں کے ساتھ احترام سے پیش آئیں۔لیکن دوسری جانب ایسے متعدّ دافراد ہیں جھول نے جرمنی کوہی اپناسکن بنالیاہے۔ حلب میں پیدا ہونے والی النائف نے اپنی زندگی کابڑا حصہ شام سے باہر گزاراہے۔وہ ۱۷ء میں اسپین سے جرمنی آئی ہیں،ان کاکہناہے کہ اب جرمنی بھی میراوطن ہے۔اور وہ دیگر شامی ڈاکٹر اور فار ماسسك جرمنی اور شام كے در میان تعاون كو فروغ دينا

چاہتی ہیں۔انھوں نے کہاکہ "جرمنی کوماہرین کی ضرورت ہے، شام کو مدد کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں ہم دونوں معاشروں کی مدد کے لیے مل کر کام کر سکتے ہیں۔"
عزو میں اسرائیلی حملوں میں ایک ہی دن
مد ۔ فلسطہ: ﴿

غرہ میں اسرائیکی حملوں میں ایک ہی دن
میں 77 فلسطینی شہید
عزہ میں صہونی فوج کے بہیانہ حملے سلسل جاری
جمعرات کو فلسطینی وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ

عزہ میں صہبوتی فوج کے بہیانہ حملے سکس جاری ہیں۔ جمعرات کو فلسطینی وزارت صحت کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق اسرائیلی فوج نے بے گھر افراد کی پناہ گاہوں پر بمباری کی ہے جس کے فتیج میں 24 گھنٹوں کے دوران 77 فلسطینی شہیداور 174 زخمی ہوگئے ہیں۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ قابض فوج کے طیاروں نے 3 اسکولوں شعبان الرئیس، الکرمہ اور الہا شمیہ پر حملے کیے جن میں در جنوں شہری شہیداور متعدّد زخمی ہوئے ہیں۔ سول ڈیفنس نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس کا عملہ عزہ شہر کے مشرق میں الشعف کے علاقے میں بے گھر معرف میں الشعف کے علاقے میں بے گھر متعدّد شعبان الرئیس 'اسکول سے مقرد شہداء ور زخمیوں کو زکالا گیا ہے۔

عینی شاہدین کے مطابق قابض فوج کے طیاروں نے نشعبان الرئیس 'اور 'الکرمہ 'اسکولوں پر بمباری کی جس کے نتیج میں 1 افراد شہیداور بچوں اور خواتین سمیت 30سے زائد زخمی ہوئے۔ وزارت صحت کے مطابق عزہ پر جاری نسل کئی کی جنگ میں شہید ہونے والوں کی تعداد 45 ہزار 206 ہوگئ جبکہ ایک لاکھ 7 ہزار 512 زخمی ہیں جن میں 70 فیصد خواتین اور نیج ہیں۔ دوسری جانب ڈاکٹروں کی عالمی تظیم 'ڈاکٹرز ودآؤٹ بارڈرز' کی ایک نئی رپورٹ میں غزہ میں قابض فوج کے جاری حملوں کی ایک نئی رپورٹ میں غزہ میں قابض فوج کے جاری حملوں اور 14 ماہ سے جاری محاصرے کے نتیج میں صحت کی صور تحال میں انتہائی خراب ہے۔ غزہ کے 16 اسپتالوں میں سے نصف میں انتہائی خراب ہے۔ غزہ کے 16 اسپتالوں میں سے نصف میں ایس جو بھی کم جزوی طور پر کام کررہے ہیں۔

--*-



بهارت بريفك حادثات مين دنيا بهرمين سرفهرست

ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اگر محفوظ سڑک کے انفراسٹر کچرکی ذمہ داری مکمل طور پر حکومتوں پر ہے تو محفوظ ڈرائیونگ کی ذمہ داری مشتر کہ ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے لوگ اجتماعی طور پر ناقص ڈرائیور

نیٹ ورک کا صرف 5 فیصد ہیں لیکن سڑک حادثات میں 60

فیصد سے زیادہ اموات کا سبب بنتی ہیں۔ ان 60 فیصد حادثات کی وجہ مذکورہ بالاعوامل کے ساتھ ساتھ ہائی اسپیڈبھی ہے، جوخود

ہیں۔ قوانین کی خلاف ورزی کرنا، اصولوں کو نظر انداز کرنا، اور عقل و شعور کو چھوڑ دینا۔ ہم فلائی اوورز کے غلط طرف بورے اعتماد کے ساتھ گاڑی چلاتے ہیں، یہ ہماری فطرت کا حصہ بن چکا ہم بطور تو م سیح طریقے سے استعال کا ایک تسلسل ہے، جنہیں ہم بطور تو م سیح طریقے سے استعال کرنا نہیں جانتے۔ قوانین کا نفاذ اتنا ہی مو ثر ہوتا ہے جتنا کہ قریب ترین ٹریفک بولیس اہلکار، ففاذ اتنا ہی مو ثر ہوتا ہے جتنا کہ قریب ترین ٹریفک بولیس اہلکار، جتنی بڑی ایس بو این کہ ملک بھر میں اس کا کیا مطلب ہے۔ وائین توڑنے والے دو پہید والے گاڑیاں بھی ایک استہ ہے۔ قوانین توڑنے والے دو پہید والے گاڑیاں بھی ایک اضافی خطرہ ہیں۔ سائیکل سوار اور پیدل چلنے والے اپنی جان اور اعضا کو خطرے میں ڈال کر ایسی سڑکوں پر چلتے ہیں جو بنیادی طور پر گاڑیوں کے لیے بنائی گئی ہیں۔ جیسا کہ گڈکری نے کہا، یہ ایک بہت سنگین مسئلہ ہے۔ پھر بھی، سڑکوں کو محفوظ بنانے کے لیے بیش رفت تقریبًا نہ ہونے کے برابر ہے۔ (ٹائمس آف انڈیا) بیش رفت تقریبًا نہ ہونے کے برابر ہے۔ (ٹائمس آف انڈیا)

30،29 نومبراور کیم دسمبر 2024عروس البلاد ممبری عظمی کے مشہور و معروف میدان آزاد میدان (وادی نور) کے تاحد نظر وسیع وعریض احاطے میں دعوت و تبلیغ کی عالم گیر تحریک سنی دعوت اسلامی کے ۲سویں سالانہ سنی اجتماع کا آغاز ہوا۔ پہلادن خواتین کے لیے مخصوص تھاجب کہ بقیہ دودن صرف مرد حضرات کے لیے۔

پہلادن30 نومبر:اجتاع کاآغاز30 نومبر بعد نماز جمعه وادی نورآزاد میدان سی ایس ٹی میں اذ کار ووظائف، تلاوت کلام پاک، درود شریف کی بر کات اور معین ملت حضرت مولاناسید سرگ_رمیاں

معین الدین اشرف اشر فی جیلانی کی دعاؤں اور افتتا ہی کلمات سے
ہوا۔ نعت خوانی کے بعد قاری رضوان صاحب نے درس قرآن
سے ابتد اکی اس کے بعد مقامی و بیرونی مبلغین وعلمانے خطابات
کیے۔ مفکر اسلام علامہ فمرالزمال اعظمی نے اپنے خطاب میں کہا
کہ ہمارے معاشرے بلکہ ہمارے گھروں کے اندر خاموش
الحادد اخل ہودچاہے۔اگرہم نے اس کے تدارک کے لیے تدابیر
نہ کیں توہماری نسلیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گی مگرافسوس
نہ کیہ ہمارے پاس نہ ہی اس کے ازالے کاکوئی منصوبہ سے اورنہ ہی ہمیں اس کاکوئی احساس ہے۔

اپنے اہم خطاب میں امیرسنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری نے کہاکہ نیک خواتین ہی اچھامعاشرہ تشکیل دے سکتی ہیں اور نیک بننے کے لیے دل میں خوف خدااور عشق مصطفیٰ کا موناضروری ہے ۔وہ "اسلام میں خواتین کامقام"کے عنوان پرخطاب فرمارہے تھے۔

بعد عصر محقق مسائل جدیده حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی شیخ الحدیث وصدر شعبه افتاجامعه اشرفیه مبارک پورن متعدّد سوالات کے شرعی جوابات دیے۔

گرال سنی دعوت اسلامی مالیگاؤل الحاج سیدامین القادری نے تخشیت ربانی کے عنوان پربڑاہی پر مغز اور معلوماتی خطاب کیا۔ پہلے دن اجتماع کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔

دوسرادن 30 نومبر: دوسرے دن علاو مبلغین نے اپنے انداز میں شریعت کے مختلف پہلوؤل پر حاضرین کا تزکیہ اور تربیت کا فریضہ انجام دیا۔ مولانا جاوید اختر مصباحی (گلبرگہ)، مولانا ابوالحن نوری (بھیونڈی) مولانا خی (امریکہ)، مولانا عظمت اللہ جی نیز مولاناعارف پٹیل جی (بوے) مبلغ سی دعوت اسلامی الحاج محمد صادق رضوی نے بڑے حساس موضوعات پراپنے گرال قدر خطابات سے سامعین کی تربیت کی اوران کی زبیت کی اوران کی زبیت کی اوران کی زبیت کی اوران کی زبیت کی اوران کی

تفاضوں کے مطابق واضح کیا۔ مفکر اسلام علامہ قمر الزمال اُظمی کاخطاب عوام وخواص سب کے لیے کیسال اہمیت کاحا مل تھا۔ امیرسنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر نوری نے بڑی اہم اصلاحی گفتگو فرمائی۔ شرعی سوالات و جوابات سیشن میں کر پٹوکرنسی کے متعلق حضرت مفتی محمد نظام المدین رضوی صاحب نے فرمایا کہ کر پٹوکرنسی اصلاکرنسی نہیں ہے اور نہ ہی قانونی کرنسی ہے۔ اس لیے اس کاموجودہ محم میہ ہے کہ اس میں کاروبار کی اجازت نہیں کیول کہ حکومت ہندنے بھی اسے قانونی طور پرمان کرنسی نہیں مانا ہے۔ ہال اگر حکومت نے اسے قانونی طور پرمان کیا تو پھر کر پٹوکرنسی کے جائز ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

ایا ہو پر مر پومر می ہے جامر ہوئے یں موں را وقت ہیں ہوں۔

بلیک برن ہوئے سے تشریف لائے حضرت مولانا خیر

الدین صاحب نے نماز کی اہمیت، اس کے ظاہری وباطنی حقوق

وآداب پر روشنی ڈالی۔ مولانا جامی رضااز ہری ، مولانا جاوید

رضانجی اور مولانا مجمد سجاد نجمی نے ختم نبوت کے اہم مسکلے پر ایک
مفید اور گراں قدر مذاکرہ پیش کیا۔

سنی دعوت اسلامی کے جمعیۃ الحسان کے نعت خوانول نے مل کراپنی خوب صورت اور سحرکن آوازوانداز سے نعت رسول پیش کرکے سمال باندھ دیا ۔ان حضرات کے علاوہ دیگر بہت سارے علاو مبلغین کے بھی خطابات ہوئے ۔نظامت کے فرائض قاری رضوان صاحب کے ساتھ ساتھ ان کے معاونین نے بھی انجام دیے ۔ دوسرے دن کا اجتماع عشاکی نمازکی ادائیگی کے ساتھ شب میں دس بجاختنام کو پہنچا۔

تیسرااورآخری دن : فتلف مبلغین ، علمااور ماہرین کے خطابات اور تعلیم و تربیت سے حاضرین مستفید ہوتے رہے۔
آج کا ایک اہم سیشن کیر کر گائڈینس پروگرام ، تھاجس میں ایس ڈی آئی اُمید ٹیم کے تعلیمی ماہرین نے پڑھنے کھنے کے شوقین طلبہ کو تعلیم رہنمائی فراہم کی اور تعلیم و کیر کرکے متعلق ان کے سوالات کے جوابات دیے۔دوسرااہم پروگرام سنی دعوت سوالات کے جوابات دیے۔دوسرااہم پروگرام سنی دعوت

جنوری2025 🗦

مفسر قرآن مولاناظمبر الدین رضوی خطیب وامام اساعیل حبیب مسجد کا مبیکر اسٹریٹ ممبئ وشیخ الحدیث دار العلوم محمدیہ ممبئ فی خطاب فرمایا۔ انہوں نے بطور خاص حصول علم کی بڑی تاکید کی اور کہاکہ علم کاکوئی کنارہ نہیں، اسی لیے حدیث شریف میں مال کی گودسے لے کرقبر کی کو گھری تک علم حدیث شریف میں مال کی گودسے لے کرقبر کی کو گھری تک علم

حاصل کرنے پرزور دیا گیاہے اوراسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سرگ_رمیاں)

زندگی بھرعلم میں اضافے کی دعاما نگتے رہے۔

شرعی سوال وجواب کے سیشن میں مفتی محمد نظام الدین رضوی شرعی سوالات کے جوابات دیے۔مفکر اسلام علامہ قمر الزمال عظمی نے بھی ایک بڑاہی فکر انگیز خطاب فرمایا۔ان کاعنوان خطاب قرآن کا نظریہ تعلیم و تربیت ، تھا۔

تینوں دن کا اجتماع شروع سے اخیر تک تحریک کی ویب سائٹ اور اویٹوب پردکھایاجا تار ہااور دنیا بھر کے لاکھوں لوگ اس سے مستفید ہوتے رہے۔ پرنٹ میڈیا اور الیکٹر انک میڈیا فی اجتماع کی تفصیلات کو بہت اچھے سے کو ری دیا۔ خاص طور پر ممبئ عظمی سے نکلنے والے اردوروز ناموں نے اجتماع کے متعلق کسی بھی خبر کی اشاعت میں بخل سے کام نہیں لیا۔ حاضرین مدعویین اور معاونین کا شکر میہ اداکرنے لیے امیر سنی دعوت اللامی کی طرف ایک شکر میامہ بھی پیش کیا گیا۔

"الله تعالی کے فضل وکرم سے تحریک سنی دعوت اسلامی کا ۱۳۲۸ دوال سالانه سنی اجتماع بحسن و خوبی مکمل ہو گیا۔ ملک و بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے ہمارے تمام علمات کرام، مشاک ،خطبا اورداعیان نے اپنے موئر ترین خطابات اور نصائح کے ذریعے ملک کی مختلف ریاستوں سے تشریف لائے والے مسلمانوں کی اصلاح و تربیت فرمائی اوران کی دنیاوآ خرت سنوار نے میں حتی المقدور کوششیں فرمائی ۔اس کے لیے ہم ان کا اپنے منتظمین کی طرف سے دل کی کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ اداکرتے ہیں۔" از:صادق رضامصباحی

اسلامی کے مختلف اداروں کی جانب سے فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار بندی کا تھا۔ بعد نماز ظہرسب سے پہلے ان کے لیے ختم بخاری شریف کی محفل منعقد کی گئی پھراان کے سروں پر دستار باندھی گئی۔امسال درجہ فضیلت ،درجہ حفظ اور درجہ قراءت سے فارغ ہونے والے طلبہ کی تعداد تیرہ (۱۳۳)ہے۔ امیر سنی دعوت اسلامی کی تحریر کردہ گئی کتابوں کا اجرابھی کیا گیا۔

مفسر قرآن، تدریی خدمات اور پچاس ساله امامت و خطابت کے تفییر قرآن، تدریی خدمات اور پچاس ساله امامت و خطابت کے اعتراف میں سنی دعوت اسلامی کی طرف سے اخیس 'دائی اسلام' ایوارڈ پیش کیا گیا اور سیاس نامہ بھی دیا گیا۔ ان کے علاوہ مفکر اسلام علامہ قمر الزمان عظمی مصباحی کو بھی ان کی نصف صدی سے زائد دعوتی و تبلیغی خدمات کے اعتراف میں نسفیر اسلام' ایوارڈ اور سیاس نامہ دیا گیا۔ مفتی محمد زبیر مصباحی (ممبئی)، معران محمین الزمان (برطانیہ) میرسٹر معین الزمان (برطانیہ) اور تحریک کے سینئر مبلغین کے بڑے خطابات ہوئے جنہوں نے بطور خاص عوام الناس کوزیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے اور اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی تلقین کی اور بیر پیغام دیا کہ قرآن خود بھی پڑھائے۔

الحاج سیدامین القادری صاحب نے کہاکہ ہمیں ظاہری مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اندرسے بھی مسلمان بننے کی ضرورت ہے ۔وین ظاہری رسومات کانام نہیں ،صرف مذہبی پوشاک کانام نہیں بلکہ اپنے باطن کوپاک کرنے اور اپنا تذکیہ کرنے کانام ہے۔امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر نوری نے اپنے پر تاثیر خطاب میں اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساڑھے چودہ سوسال جہلے کی پیشین گوئوں کو اپنے اور برگانے سبھی وائرل کرتے ہیں اور اس حساب کی اسلامی حضور کے بین اور اس حساب کے بارے میں حضور کی تعلیمات پر عمل کے لیے تیار نہیں ہیں۔

خيابان خرم

نعت

ان کی فرقت میں جو برساتی ہیں گوہر آ تکھیں قلزم عشق نبی کی ہیں شناور آ تکھیں

تجھ میں وہ حسن ہے اے گنبد خضرائے رسول! دیکھ کر جس کو چرائیں مہ و اخر آئکھیں

بوسہ لیتی رہیں تا حشر ترے روضے کا چھوڑ آؤں گا میں آقا ترے در پر آنکھیں

اپنی تقدیر پہ اصحاب نبی ناز کرو تم کو مخلوق میں سب سے ملیں بہتر آنکھیں مدتوں سے ہے تمنا کہ مدینہ دیکھوں ہو نہ جائیں مرے آقا کہیں پھر آنکھیں

خاک کوئے شہ کونین! کرم کر مجھ پر تو اگر حاہے تو ہو جائیں منور آنکھیں

> اے شہ کون و مکاں! جان مدینہ آقا! کاش ہوجائیں ترے در یہ نچھاور آئکھیں

سامنے گنبہ خضرا کا ہو منظر جس وقت ہے تمناکہ نہ چھوڑیں مجھے پل بھر آئکھیں

ہ کوئی گوشہ جو مدینے کا میسر آئے یہ تمنا ہے مری کر لیں اسے گھر آٹکھیں

بزم کونین کی ہر آنکھ فدا ہونے لگی ہو گئیں جو شہ بطحا کی ثناگر آنکھیں خاک طیبہ میں اگر لوٹ لگالیں اے نور

باغ جنت کا دکھا سکتی ہیں منظر آئکھیں

نعت

آج کا دن کس قدر اچھا گیا دل کبھی مکہ ، کبھی طیبہ گیا

جس نے خاک کوئے طیبہ چوم لی دولت عشق نبی وہ پا گیا

بس در سرکار تک پہنچا وہی لے کے اشکول کا جو سرمایہ گیا

چل پڑی موج بہار اس کی طرف جو مدینے کی طرف رستہ گیا

غم کا دریا ہے رہا تھا آنکھ سے خاک طیبہ دے کے بہلایا گیا

مصطفیٰ کے در پہ جانا تھا مجھے دکھتا خوشبو کا نقش یا گیا

چشمۂ حسن در سرکار سے کب کوئی لمحہ مجھی پیاسا گیا

اے مرے آقاکے دیوانے اولیں! تیرا رنگ عشق مجھ کو بھا گیا

شہیر تخنیل سے طیبہ گر بارہا اے ٹور میں آیا گیا

سيد محمد نور الحسن نور نواني عزيزي، قاضي پور شريف

جنورى2025

R.N.I. No. 29292/76 Regd. No. AZM/N.P.28 2023-25

THE ASHRAFIA MONTHLY

Mubarakpur Azamgarh (U.P.) 276404 (INDIA)

DEC. 2024

(Mob. No.) 9450109981 (Mumbai Office) 022-23726122 (Delhi Office) Tel. 011-23268459, Mob.No. 9911198459

www.aljamiatulashrafia.org Email: info@aljamiatulashrafia.org

الجامعة الاشرفيه مبرك ير

الجامعة الاشرفیه مبارک پور کاعلمی فیضان مهندوستان گیر ہی نہیں بلکہ اب عالم گیر ہوگیا ہے۔اشرفیہ نے جس برق رفتاری سے ارتفائی منزلیں طے کی ہیں اشرفیہ کے معاونین اور دیگر اہل خیر اس سے بخو فی واقف ہیں۔اس وقت دوسو پچپاس سے نا مُدافراد پرشتمل ایک متحرک اور فعال اسٹاف ابینے فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہے اور مختلف شعبوں میں تقریبًا گیا رہ ہزار طلب تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہیرونی طلبہ کی خوداک، رہائش اور اساتذہ و ملاز مین کی تخواہوں پر ایک خطیرر قم سالانہ خرج کی جاتی ہے۔لہذا میہ اوارہ بجاطور پر اہلِ خیر حضرات کی خصوصی توجہ کاطالب ہے۔والسلام محید المحفیظ عملی عنہ

سربراواعلى الجامعة الاشرفيه مباركبور

DONATION

You can make donation by cheque, Draft or by online in the favour of-

برائے تعلیم چندہ (For Education)

(1) Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom Central Bank of India A/C 3610796165 IFSC. Code: CBIN 0284532

(2) Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom Union Bank of India A/C 303001010333366 IFSC. Code: UBIN 0530301

(3) Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom **Punjab National Bank** A/c 05752010021920

Branch Code: 530301

IFSC. Code: PUNB0057510

((For Construction) رائے تعیری چنر (1) Aljamiatul Ashrafia Central Bank of India

A/c 3610803301 IFSC. Code: CBIN 0284532

(2) Aljamiatul Ashrafia
Union Bank of India
A/c 303002010021744

IFSC. Code: UBIN 0530301 Branch Code: 530301

(3) Aljamiatul Ashrafia **Punjab National Bank**

A/c 05752010021910 IESC, Code: PUNB0057510

(1)- Exempted u/s 80G, (5) (VI), of Income Tax Act. 1961, Vide File No. Aa. Ayukt/Gkp/80G, Redg. S.No. 178/2011-12 Dt. 30/8/2011 w.e.f A.Y 2012-13 (F.Y.2011-12) (2)- Exempted u/s 12A, Vide Letter No. 177/2011-12



BHIM UPI Payments Accepted at Darul Uloom Ahle Sunnat Madrasa Ashrafia Misbahul Uloom Account Number: 3610796165, IFSC Code: CBIN0284532

SCAN & PAY ANY UPI SUPPORTED APPS



Only for Foreign Countries. FCRA Registration. No.236250051 Nature: Educational Social. For Account Detail, please visit http://aljamiatulashrafia.in/donation.php?lang=EN